چھ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش اور بنگلہ) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جولائی 2022ء / ذوالحجۃ الحرام 1443ھ
دل کی سختی کے چند علاج 07
اچھے پہلو تلاش کیجئے 13
حج ایک عظیم عبادت 20
شہادتِ عثمان غنی اور صحابہ کے تاثرات 25
میٹھے پانی کا کنواں 54
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت
سوشل میڈیا کا استعمال طلبہ، اساتذہ، ماں باپ اور
اولاد کو متاثر کر رہا ہے۔

رزق اور مال و دولت میں برکت

یَا اَللہُ 786 بار بعدِ جمعہ لکھ لیجئے اسے دکان یا مکان میں رکھنے سے رزق بڑھتا اور مال و دولت میں برکت ہوتی ہے۔

(چڑیا اور اندھا سانپ، ص25)

پھنسی ہوئی رقم حاصل کرنے کا وظیفہ

خاص کر جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد یَا اَللہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ نماز کی جگہ بیٹھ کر پڑھتے رہیں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے اب گڑگڑا کر اللہ کی جناب میں دعا کیجئے اِن شآءَ اللہ پھنسی ہوئی رقم مل جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 15 رمضان المبارک 1441ھ مطابق 08 مئی 2020)

سامان، گاڑی، گھر بِکوانے کے لئے

پارہ 13 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 80 مکمل پڑھ کر سامان یا گاڑی پر دَم کر دیجئے۔ اِن شآءَ اللہ سامان جلد فروخت ہو جائے گا۔

(چڑیا اور اندھا سانپ، ص30)

ہر حاجت پوری ہوگی، اِن شآءَ اللہ

جس نے اتوار کے دن نمازِ ظہر کے فرض و سنّتوں کے بعد چار رکعت نماز پڑھی، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ سجدہ پڑھی اور دوسری میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ ملک پڑھی پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا پھر آخری دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور ان میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ جمعہ کی تلاوت کی اور اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کی تو اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔ (قوت القلوب، 1/ 52،53)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

چھ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش اور بنگلہ) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جولائی 2022ء/ذُوالحجۃ الحرام 1443ھ

شمارہ: 07 جلد: 6

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرتِ سیّدُنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِسرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ:	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر:	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر:	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش:	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر:	یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

← قیمت	رنگین شمارہ: 100 روپے	سادہ شمارہ: 50 روپے
← ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 1200 روپے
← ممبر شب کارڈ (Member Ship Card)	رنگین: 1100 روپے	سادہ شمارہ: 550 روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، 5/320، حدیث:3556)

مخلوقِ خدا پر مہربان ہوجائیں

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ ﴾ ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔(پ9، الاعراف:156)

تفسیر: خداوندِ قدوس کی صفات لامتناہی ہیں، مخلوق ان کا شمار نہیں کرسکتی۔ تمام شانوں کا علم صرف خدا کو ہے جبکہ قرآن وحدیث میں جتنی صفات مذکور ہیں وہ اہلِ علم جانتے ہیں اور ان کے علاوہ بہت سی شانوں پر اہلِ معرفت واصحابِ باطن مطلع ہیں، لیکن کچھ صفات ایسی ہیں جن سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے جیسے اللہ تعالیٰ خالق ہے، رازق ہے، مالک ہے، پالنے والا ہے، زندگی موت دینے والا ہے۔

ان مشہور صفات میں سے اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت بھی ہے کہ ہمارا پاک پروردگار رحمٰن و رحیم یعنی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔ یہ دونوں صفات مخلوق کی زبانوں پر اس قدر جاری ہیں کہ مسلمان کو ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم ہے اور بسم اللہ میں اللہ تعالیٰ کی یہی دو صفات یعنی رحمٰن ورحیم کا ذکر ہے، یونہی ہر نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہے اور سورۂ فاتحہ کے شروع میں ان دو صفات کا ذکر موجود ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی صفت بہت کثرت سے مختلف انداز میں بیان فرمائی ہے، چنانچہ ایک جگہ فرمایا: ﴿ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُۙ(۴۹) ﴾ ترجمہ: میرے بندوں کو خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں۔(پ14، الحجر:49) دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ ﴾ ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔(پ9، الاعراف:156) اور تیسری جگہ فرمایا: ﴿ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۵۳) ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔(پ24، الزمر:53)

شانِ رحمت اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہے کہ اس نے اپنے حبیب، حضور سید العالمین، محمد رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جو شانیں عطا فرمائیں ان میں نہایت نمایاں، شانِ رحمت

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضان مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ہے چنانچہ فرمایا:﴿ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷) ﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔ (پ17، الانبیآء:107) اسی شانِ رسالت کو دوسری جگہ ایک اور خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا:﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ(۱۲۸) ﴾ ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔(پ11، التوبۃ:128)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رحمت و رافت کا پیکر بنا کر اللہ تعالیٰ نے خود محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فرمایا کہ آپ کے اخلاق کی عظمت، طبیعت کی خوبی، مزاج کی نرمی، شفقت کی فراوانی، عفو و درگزر کی خُو، حلم و تحمل کی خصلت سب فضل و رحمتِ خداوندی کا نتیجہ ہیں۔ اسی رب کریم نے اپنے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شفیق و کریم اور رءوف ورحیم بنایا، چنانچہ فرمایا:﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْۚ-وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۪-فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ ﴾ ترجمہ: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے تو آپ ان کو معاف فرماتے رہو اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے رہو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو۔(پ4، اٰل عمرٰن:159)

حضور خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خدا کی وہ رحمت و نعمت بن کر تشریف لائے کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو دوست بنا دیا، دلوں کی نفرتوں کو مٹا دیا، روٹھے ہوؤں کو منا دیا، بچھڑوں کو ملا دیا، خون کے پیاسوں کو ایثار کا پیکر بنا دیا، جنگ و جدل کے خُوگروں کو آپس میں بھائی بھائی میں تبدیل کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًاۚ ﴾ ترجمہ: اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔(پ4، اٰل عمرٰن:103)

خدا کا پیارا کلام قرآنِ مجید بھی رحمت کی صورت میں تشریف لایا، چنانچہ فرمایا:﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِۙ۬-وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(۵۷) ﴾ ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت آگئی۔(پ11، یونس:57)

رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام بھی انوارِ نبوت سے فیضیاب ہو کر ہدایت و رحمت کے روشن مینار بن گئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ﴾ ترجمہ: (نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ) آپس میں نرم دل ہیں۔(پ26، الفتح:29)

الغرض دینِ اسلام میں رحمت، شفقت، نرمی، محبت، عفو و درگزر، حلم و تحمل بہت پسندیدہ خوبی ہے اور اسے رنگ رنگ سے قرآن مجید میں بیان فرمایا۔ لوگوں کو اس کی عظمت و افادیت بتاتے ہوئے فرمایا:﴿ وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۠(۴۳) ﴾ ترجمہ: اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے۔(پ25، الشوریٰ:43) اور نرمی و عفو کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:﴿ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ(۳۴) ﴾ ترجمہ: برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کر دو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان دشمنی ہو گی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔(پ24، حٰمٓ السجدۃ:34)

پھر اسی رحمت و شفقت والے سلوک کے مستحقین اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار بیان فرمائے:﴿ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ﴾ ترجمہ: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور

مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو) اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔(پ1، البقرۃ:83) محبت و شفقت کے رویے میں جہاں سب سے زیادہ کوتاہی ہوتی ہے (یعنی بیویوں کے بارے میں) وہاں اللہ تعالیٰ نے تاکید بھی سب سے زیادہ فرمائی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا(۱۹)﴾ ترجمہ: اور بیویوں کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔(پ4، النسآء:19) اور ایک جگہ فرمایا: ﴿فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا(۳۴)﴾ ترجمہ: پھر اگر بیویاں تمہاری اطاعت کریں تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔

(پ5، النسآء:34)

دوسروں کے لئے کس قدر رحمت بن کر رہیں اور آسانی و مہربانی کا خیال زندگی میں کس حد تک رکھا جائے، اس کا اندازہ قرآن مجید کی اِس خوب صورت تعلیم سے لگائیں کہ زندگی کی عام مجلس و محفل کے متعلق فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْۚ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللہ تمہارے لئے جگہ کشادہ فرمائے گا۔(پ28، المجادلۃ:11) یعنی آپ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور کوئی دوسرا شخص آجائے تو اس کے لئے جگہ کشادہ کردیں، دوسروں کے لئے آسانی پیدا کرنے کا یہ معمولی سا کام بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس قدر پسندیدہ ہے کہ فرمایا، تم دوسروں کے لئے جگہ کشادہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جنت میں جگہ کشادہ فرما دے گا۔ اللہ اکبر و سبحان اللہ والحمد للہ علیٰ فضلہ و کرمہ و رحمتہ و رافتہ۔

مخلوقِ خدا پر مہربانی میں سب سے پہلا اور ضروری درجہ یہ ہے کہ انہیں بلاوجہ تکلیف نہ پہنچائی جائے، کسی کا دل نہ دکھائیں، کسی کو گالی نہ دیں، بہتان نہ لگائیں، غیبت نہ کریں، عیب تلاش نہ کریں، الفاظ و افعال سے دوسروں کو نہ ستائیں، شور شرابہ، گندگی، کھیل، عزت و ناموس پر حملہ وغیرہ کے ذریعے کسی کو تکلیف نہ دیں۔ مہربانی کا یہ درجہ فرض کا حکم رکھتا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠(۵۸)﴾ ترجمہ: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔

(پ22، الاحزاب:58)

تمام کلام کا خلاصہ اور درس یہ ہے کہ جب ہمارا پاک پروردگار، رحمٰن و رحیم ہے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم، رحمۃ للعالمین ہیں، ہمارا قرآن، منبعِ رحمت ہے، ہمارا دین، سراسر رحمت ہے، اسلام کی تعلیم رحمت ہے، ہمیں رحمت و شفقت کا حکم ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ یہ نرمی، شفقت، محبت، مہربانی، رحمت، رافت، کشادہ دلی، وسعتِ قلبی، عفو و درگزر، مسکراہٹ، خوش اخلاقی، ملنساری، دوسروں کا خیال رکھنا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کے اعلیٰ اخلاقی اوصاف و عادات ہمارے معاشرے میں انتہائی نچلے درجے تک پہنچے ہوئے ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں نفرت، عداوت، سختی، شدت، غصہ، کینہ، حسد، چہرے کے بے جان تأثرات، کاٹ کھانے کو دوڑنے کا رویّہ، شور شرابے سے پڑوسیوں کو تکلیف دینا، گلیوں میں اور سڑکوں پر دوسروں کے حقوق برباد کرنا، گھروں میں کشیدہ ماحول اور عام زندگی میں بیزاری عام ہے؟ آخر کیوں؟ آخر کیوں؟ اے کاش کہ ہم سچے مسلمان بن جائیں، اپنے مالکِ حقیقی عزوجل کی صفات کے انوار خود میں اتاریں، اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سنتِ رحمت و رافت اپنالیں، اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام کے دل کش اخلاق کی اتباع کریں، مخلوقِ خدا کا بھلا کریں اور دوسروں کا خیال رکھنا شروع کردیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

دل کی سختی کے چند علاج

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

حضور نبیِّ کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے سخت دلی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اِنْ اَرَدْتَ اَنْ یَلِیْنَ قَلْبُکَ، فَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ وَامْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ یعنی اگر تم دل کی نرمی چاہتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔[1]

اِس حدیثِ پاک میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دل کی سختی کے دو علاج عطا فرمائے ہیں، علاج کی خوب صورتی پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یتیموں اور مسکینوں سے حسنِ سلوک اللہ پاک کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور رحمتِ الٰہی دل کی نرمی کا سبب ہے۔ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! عجیب علاج ہے یتیموں، مسکینوں پر مہربانی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہے اور اللہ کی رحمت سے دل نرم ہوتا ہے، ربّ فرماتا ہے: ﴿ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍۙ(۱۴) یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍۙ(۱۵) اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍؕ(۱۶) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو۔[2] نرمیِ قلب اللہ کی بڑی رحمت ہے علاج بالضد ہوتا ہے تکبر کا علاج تواضع (عاجزی) سے، بخل (کنجوسی) کا علاج سخاوت سے ہوتا ہے ایسے ہی سختی دل کا علاج غریبوں یتیموں پر رحم سے ہے۔[3]

دل کی سختی سے مراد کیا ہے؟ دل کی سختی کا مطلب ہوتا ہے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہوجائے، گناہ کرنے پر کوئی شرمندگی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجّہ نہ ہو۔[4]

دل کی سختی معمولی بیماری نہیں دل کی سختی کوئی چھوٹی بیماری نہیں بلکہ اس کی وجہ سے انسان سے بڑے بڑے گناہ ہوجاتے ہیں، چوری، ڈکیتی اور قتل وغیرہ جیسے چھوٹے بڑے ظلم اور حق تلفی کے واقعات دل کی سختی کی وجہ سے ہوتے ہیں، دل سخت ہونے کی وجہ سے انسان بڑے سے بڑا گُناہ بھی کرجاتا ہے حتی کہ کُفر تک جاپہنچتا ہے، یہ بیماری اللہ پاک کی رحمت سے دور اور عبادت کی لذت ختم کردیتی ہے، سخت دل شخص گناہ کرنے میں دلیر ہوجاتا ہے، یہی وہ بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے نصیحت کی دوائیں بھی بالکل بے اثر ہوجاتی ہیں۔ دل کی سختی کتنی بڑی سزا ہے؟ اس کا اندازہ حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس فرمان سے بھی ہوتا ہے: اللہ کی طرف سے دلوں اور جسموں میں کچھ سزائیں ہیں مثلاً: روزی میں تنگی اور عبادت میں سُستی اور بندے کے لئے دل کی سختی سے بڑی کوئی سزا نہیں ہے۔[5]

دل سخت ہوتا کیوں ہے؟ 1 زبان کا دل کے ساتھ گہرا تعلق ہے، زبان جب زیادہ اور فضول چلتی ہے غلطیاں بھی اُتنی زیادہ کرتی ہے اور دل کی سختی کا سبب بنتی ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ حدیث پاک میں زیادہ بولنے کو دل کی سختی کا سبب قرار دیا گیا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اے لوگو! ذِکرُ اللہ کے بغیر کلام کی کثرت مت کیا کرو! کیونکہ ذکرُ اللہ کے بغیر کثرت سے باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور بے شک لوگوں میں اللہ پاک سے زیادہ دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔[6] اللہ غنی کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں ہے۔[7] حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

نہیں۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ رسول کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔[8] 2 زیادہ ہنسنا بھی دل کی سختی کا سبب ہے چنانچہ رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔[9] رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زیادہ ہنسنے کا نقصان بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتا ہے۔[10] 3 پیٹ بھر کر کھانا بھی دل کی سختی کا سبب ہے چنانچہ حضرت بشر بن حارث رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دو عادتیں دل کو سخت کر دیتی ہیں زیادہ باتیں کرنا اور زیادہ کھانا۔[11] 4 گناہوں کی کثرت بھی دل سخت ہونے کا سبب ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مؤمن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بن جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور (گناہ سے) الگ ہو جائے اور بخشش چاہے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر (توبہ نہ کرے بلکہ) گناہوں میں زیادتی کا مرتکب ہو تو وہ نکتہ بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔[12] حضرت سیّدُنا امام ابنِ حجر ہیتمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وہ سیاہ نکتہ پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے اور یہ وہی زنگ ہے جسے اللہ پاک نے اپنی کتاب میں اس طرح ذکر فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ ٜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۱۴﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔[13]

دل کی سختی کے چند علاج رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دل کی سختی کے جو علاج عطا فرمائے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1 تلاوتِ قراٰن اور موت کی یاد بھی دل کی سختی دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ ہے: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو پانی پہنچنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! اس کی صفائی کس چیز سے ہو گی؟ فرمایا: موت کی بکثرت یاد اور تلاوتِ قراٰن سے۔[14] 2 غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے بعض بزرگوں کے حوالے سے بیان فرمایا ہے: تمام خیر (اِن) دو کلموں میں ہے: (۱) حکمِ الٰہی کی تعظیم (۲) اللہ پاک کی مخلوق پر شفقت۔ جو اللہ کے حکم کی تعظیم نہ کرے اور نہ اللہ کی مخلوق پر شفقت کرے تو ایسا شخص اللہ (کی رحمت) سے دور ہے۔[15] اللہ پاک کی مخلوق پر شفقت و مہربانی کے بہت سارے طریقے ہیں جن میں سے ایک مسکینوں کو کھانا کھلانا بھی ہے اور یہ اللہ پاک کی رحمت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے چنانچہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: رحمتِ الٰہی کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے مسکین مسلمانوں کو کھانا کھلانا ہے۔[16] 3 مخلوق پر شفقت و مہربانی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یتیموں سے حسنِ سلوک کو بہترین گھر کی نشانی اور اِن کے ساتھ بدسلوکی کو بدترین گھر کی نشانی قرار دیا ہے چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔[17]

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت یوں بھی واضح فرمائی کہ اُن کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے کو دل کی سختی جیسی بڑی بیماری دور کرنے کا سبب بھی قرار دیا اور اس انداز سے اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے کے لئے اجر و ثواب بھی بیان فرمایا چنانچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: جس نے صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گُزرا ہر بال کے بدلے اسے نیکیاں ملیں گی۔[18]

اللہ کریم ہمارے دلوں کو نرمی کی نعمت سے نوازے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسند احمد، 13/21، حدیث: 7576 (2) پ30، البلد: 14تا16 (3) مراٰۃ المناجیح، 6/583 (4) صراط الجنان، 4/370 (5) حلیۃ الاولیاء، 6/313، رقم: 8747 (6) ترمذی، 4/184، حدیث: 2419 (7) ترمذی، 3/406، حدیث: 2016 (8) مراٰۃ المناجیح، 6/641 (9) ابنِ ماجہ، 4/465، حدیث: 4193 (10) الترغیب والترہیب، 3/340، حدیث: 27 (11) حلیۃ الاولیاء، 8/392، رقم: 12637 (12) ابن ماجہ، 4/488، حدیث: 4244 (13) پ30، المُطفّفین: 14، الزواجر، 1/26 (14) شعب الایمان للبیہقی، 2/352، حدیث: 2014 (15) الفتح الربانی، 89 (16) الترغیب و الترہیب، 2/35، حدیث: 9 (17) ابن ماجہ، 4/193، حدیث: 3679 (18) مسند احمد، 8/272، حدیث: 22215۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 7 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 کیا بچے حج کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا میں حج کر سکتی ہوں؟ (ایک بچّی کا سُوال)

جواب: جی ہاں! بچّے حج کر سکتے ہیں۔ بچّوں کے حج کے متعلق رفیقُ الحَرَمَین میں ایک مخصوص باب ہے، جو بچّوں کو حج پر لے جا رہے ہوں وہ اس باب میں دی ہوئی تفصیلات کو پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم فائدہ ہوگا۔ (مدنی مذاکرہ، 9 رجب المرجب 1440ھ)

2 کیا بچپن کے حج سے فرض حج ادا ہو جاتا ہے؟

سُوال: اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے حج کر لیا تھا، اب بالغ ہونے کے بعد صاحبِ اِستطاعت ہونے پر اپنا فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا یا پہلے جو کر لیا تھا وہی کافی ہے؟

جواب: نابالغ پر حج فرض نہیں ہوتا لیکن اگر اس نے حج کر لیا تو اس پر ثواب پائے گا کیونکہ نابالغ کی نیکی مقبول ہے۔ البتہ نابالغی کی حالت میں کیے گئے حج سے فرض حج ادا نہیں ہوگا لہٰذا بالغ ہونے کے بعد اگر وہ صاحبِ اِستطاعت ہوا اور حج فرض ہونے کی دِیگر شرائط بھی پائی گئیں تو اب اسے فرض حج کرنا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/775 ماخوذاً) زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/216) بعض لوگ بَر سرِ روزگار ہونے کو حج کے فرض ہونے کی شرط سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاخریٰ 1440ھ)

3 اُلٹا لیٹنا کیسا؟

سُوال: اُلٹا لیٹنا کیسا؟

جواب: اُلٹا لیٹنا جہنمیوں کا طریقہ ہے۔[1] آج کل ایک تعداد ہے جو اُلٹا لیٹ کر سوتی ہے چھوٹے بچے بھی اِس طرح سوتے ہیں ان کو بار بار کروٹ بدلوا کر صحیح کر دینا چاہئے تاکہ ان کی صحیح لیٹ کر سونے کی عادت بنے۔ اگر بچپن میں دُرُست نہیں کیا گیا تو اُلٹا لیٹ کر سونے کی عادت بن جائے گی پھر بڑے ہو کر اُلٹا لیٹے بغیر نیند نہیں آئے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 20 جمادی الاولیٰ 1440ھ)

4 ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے

سُوال: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس شعر کی وضاحت فرما دیجئے:

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

(1) حضرت سیِّدُنا ابو ذر رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے آپ فرماتے ہیں: میں پیٹ کے بَل لیٹا ہوا تھا رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس سے گزرے اور پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا: اے جُندب! (یہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رضی اللہُ عنہ کا نام ہے) یہ جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔ (ابن ماجہ، 4/214، حدیث: 3724) اِس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اِس طرح کافر لیٹتے ہیں یا یہ کہ جہنمی جہنم میں اِس طرح لیٹیں گے۔ (بہارِ شریعت، 3/434)

جواب: مدینے کا سفر پہلے اونٹوں اور گھوڑوں پر ہوتا تھا۔ راستے میں بسا اوقات ڈاکو لوٹ لیتے تھے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس دور میں اونٹ پر مدینے شریف کے سفر کا اِرادہ کیا تو لوگوں نے ڈرایا کہ لوٹ لئے جاؤ گے لیکن آپ نے پھر بھی سفر فرمایا اور راستے میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو اس موقع پر غالباً یہ شعر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نظم فرمایا کہ

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے

حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص202)

یعنی سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں آرام کے ساتھ اپنے سائے میں لے آئے اور مدینے شریف کی حاضری سے مُشَرَّف فرمایا۔ جن کو مدینے جانا نہیں ہوتا وہ نخرے کرتے ہیں ان کیلئے یہ راہ ڈر والی ہے لیکن جو اللہ پاک پر بھروسا کرکے ہمت کرلے، اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے تو اِس شعر میں ایک تسلی ہے۔(مدنی مذاکرہ، 25جمادی الاخریٰ1440ھ)

5 بکری وغیرہ پر مُقَدَّس نام لکھا ہو تو کیا کریں؟

سُوال: اکثر بکری، سبزیوں یا مکئی کے اوپر اللہ پاک کا نام یا سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام قدرتی طور پر لکھا ہو، ان کا کیا کرنا چاہئے؟ کیا بکری کو ذَبح کر دینا چاہئے یا ٹماٹر کو کاٹ دینا چاہئے؟ راہ نُمائی فرمادیجئے۔

جواب: اِن اَشیاء پر مُقَدَّس نام اکثر تو نہیں لکھا ہوتا، کبھی کبھار دیکھا جاتا ہے اور جب نظر آتا ہے تو لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اِن چیزوں کو عام طور پر لوگ کھاتے نہیں، ان کی تصویر سوشل میڈیا پر وائرل کرتے ہیں، لوگوں کو زیارت کرواتے ہیں اور اس کا اَدب کرتے ہیں۔ البتہ اگر کوئی مُقَدَّس نام والی چیز کھالے تب بھی کوئی حَرَج نہیں ہے۔ جیسے اگر ٹماٹر یا کسی سبزی پر مُقَدَّس نام آگیا تو اسے کھا سکتے ہیں۔ بکری پر آگیا تو اس کو ذَبح کرسکتے ہیں۔

کھال کے ٹکڑے کی فریم بنالی جائے

پھر کھال کا وہ ٹکڑا جس پر واقعی مُقَدَّس نام لکھا ہوا ہو، کھینچ تان کر نہ بنایا گیا ہو، کلیئر لکھا ہوا نظر آرہا ہو تو اب اس کی بے اَدَبی نہ کی جائے۔ اتنا کھال کا ٹکڑا کاٹ کر فریم بنوا کر گھر یا دکان وغیرہ میں بَرَکت کے لئے لگالیجئے۔ اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام قدرتی طور پر لکھا ہوا ہو تو اِس کا اپنا ایک Attraction ہوتا ہے، عقیدت و عشق میں اضافہ ہوتا ہے کہ دیکھو میرا رَبّ سچا ہے، کھال پر یہ مُقَدَّس نام کسی بندے نے نہیں لکھا بلکہ میرے رَبّ نے لکھا ہے۔ ہوسکتا ہے قدرتی لکھے ہوئے مُقَدَّس نام کو غیر مسلم دیکھے تو مسلمان ہو جائے۔(مدنی مذاکرہ، 20جمادی الاولیٰ1440ھ)

6 اللہ پاک کو سخی کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ پاک کو دُعا میں سخی کہنا کیسا ہے؟

جواب: دُعا اور دُعا کے عِلاوہ بھی اللہ پاک کو سخی کہنا منع ہے۔ اللہ پاک کو سخی کہنے کے بجائے ”جَوَاد“ کہنا چاہئے۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 27/165) ہاں! پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سخی کہہ سکتے ہیں۔(مدنی مذاکرہ، 6جمادی الاولیٰ1440ھ)

7 چیل کووں کو صَدَقے کا گوشت کھلانا کیسا؟

سُوال: پرندوں کو صَدَقے کا گوشت کھلانا کیسا؟

جواب: بعض لوگ چیل، کووں کو صَدَقے کی نیت سے لُٹا لُٹا کر گوشت کھلاتے ہیں یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔[2]

(مدنی مذاکرہ، 18جمادی الاخریٰ1440ھ)

---

(2) چیل، کوّوں کو گوشت کھلانے سے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہونے والا سوال وجواب ملاحظہ فرمایئے: سوال: اکثر دیکھا گیا کہ لوگ بکرا منگا کر اور اس کو لڑکے یا لڑکی کے نام ذبح کرکے کچھ گوشت چیل، کوّا کو کھلاتے ہیں، اور کچھ فقراء کو تقسیم کرتے ہیں، یہ فعل کس حد تک صحیح ہے؟ جواب: مساکین کو دیں، چیل، کوّوں کو کھلانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا، یہ فاسق ہیں، اور کوّوں کی دعوت رسمِ ہنود۔ واللہ تعالیٰ اَعلَم۔

(فتاویٰ رضویہ، 20/588، 590)

دارُالافتاء اَہلِسنّت

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

01 احرام کی حالت میں ٹشو پیپر استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ اِحرام کی حالت میں ایسا ٹشو پیپر استعمال کرنا کہ جو خوشبو سے تَر ہوتا ہے، اُسے انگریزی میں بھی "Wet Tissue" یعنی گیلا ٹشو ہی کہا جاتا ہے۔ اگر مُحرِم اُس سے مکمل ہاتھوں کو صاف کرے تو کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ اِحْرام میں خوشبو سے تَر ٹشو پیپر (Wet Tissue) کے ذریعے ہاتھوں کو صاف کرنے سے مُحرِم پر دَم واجب ہو گا۔

اِس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ خوشبودار ٹشو پیپر میں اگر خوشبو کا عَین موجود ہے یعنی وہ پیپر خوشبو سے بھیگا ہوا ہے، تو اُس تری کے بدن پر لگنے کی صورت میں جو حکم خوشبو کا ہوتا ہے، وُہی اس کا بھی ہو گا، یعنی اگر خوشبو قلیل (کم) ہے اور عُضْوِ کامِل (یعنی پورے عُضْو) کو نہیں لگی، تو مُحرِم پر صدقہ واجب ہے، اور اگر خوشبو کثیر (یعنی زیادہ) ہو یا پورے عُضْو کو لگ جائے، تو دم واجب ہے۔ اب جبکہ سوال کے مطابق مُحرِم نے اُس خوشبو سے بھیگے ٹشو سے مکمل ہاتھ کو صاف کیا تو دَم واجب ہو گا، کیونکہ ہاتھ ایک کامِل عضو ہے اور کامل عضو کو خوشبو لگنے کی صورت میں دَم واجب ہوتا ہے، اور اگر پورے ہاتھ کو نہ لگی لیکن اُس ٹشو سے لگنے والی خوشبو اِتنی زیادہ ہو کہ اُس پر "کثیر" یعنی بہت زیادہ خوشبو ہونے کا اِطلاق ہو تو بھی دَم واجب ہو گا۔

اوپر مسئلہ میں "دَم" کے واجب ہونے کا ذکر ہوا۔ دَم سے مراد ایک بکرا ہے، اِس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں، نیز اِس جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے اور مزید یہ کہ اِس دم میں دیے جانے والے جانور میں سے نہ تو آپ خود کچھ کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو کھلا سکتے ہیں، وہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 حج بدل کون کرواسکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب کے پاس اتنی رقم تقریباً چار پانچ سال سے موجود ہے کہ جس سے وہ حج کر سکیں اور اُن پر حج فرض تھا، مگر ابھی تک انہوں نے حج نہیں کیا اور اب اُن کی عمر تقریباً 70 سال ہے اور شوگر، بلڈ پریشر اور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے زیادہ پیدل نہیں چل سکتے، البتہ تھوڑی دیر چل سکتے ہیں اور خود سے سواری وغیرہ پر بھی بیٹھ سکتے ہیں، تو کیا وہ اپنی طرف سے حجِ بدل کرواسکتے ہیں یا ان پر خود حج کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عُذر کے فرض حج کو ایک سال تک مؤخر کرنا گناہِ صغیرہ اور چند سال تک تاخیر کرنا گناہِ کبیرہ ہے، لہٰذا اِس تاخیر پر توبہ کی جائے۔ جب حج ادا کرنے پر

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

قدرت ہو اور دیگر تمام شرائط موجود ہوں تو فوراً یعنی اُسی سال حج کی ادائیگی فرض ہے، نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فرض حج ادا کرنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ بعد میں اُسے کیا دشواری لاحق ہو جائے۔

اور جہاں تک سوال میں بیان کی گئی صورت کا تعلق ہے تو آپ کے والد صاحب حجِ بدل نہیں کروا سکتے، بلکہ اُن پر فرض ہے کہ اپنا حج خود ادا کریں، کیونکہ فقہائے کرام نے حجِ بدل کروانے کی اجازت ایسے شخص کو دی ہے جو عاجز ہو اور (عجز کے ممکن الزوال ہونے کی صورت میں) اُس کا عجز (عاجز ہونا) موت تک باقی رہے، یعنی وفات تک وہ شخص حج کرنے پر قادر ہی نہ ہو، اس کی ایک صورت یہ ہے کہ شدید بڑھاپے یا شدتِ مرض کی وجہ سے حالت ایسی ہو چکی ہو کہ خود حج کرنے پر بالکل قدرت ہی نہ رکھتا ہو، جبکہ آپ کے والد صاحب کے لئے حج کرنے میں مَشَقَّت ضرور ہے، لیکن وہ عاجز نہیں، کیونکہ فی زمانہ حج کا سفر قدرے آسان ہے، حَرَمین شریفین میں طواف، سَعْی اور دیگر مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے ویل چیئرز (Wheel chairs) اور دیگر سہولیات میسر ہیں، یونہی مکۂ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ آنے جانے کے لئے بھی بہترین سفری سہولیات موجود ہیں، لہٰذا اتنی سہولیات اور آسانیاں موجود ہوتے ہوئے آپ کے والد صاحب حج کی ادائیگی سے عاجز نہیں ہیں، اُن پر فرض ہے کہ اپنا حج خود ادا کریں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 زکام میں آنکھ سے پانی نکلنے سے وُضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ بعض اوقات سخت زکام میں آنکھ سے پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے، کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکام کی وجہ سے آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے، اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، یہی حکم آنکھوں میں تیز ہوا لگنے یا رونے کی وجہ سے نکلنے والے پانی کا ہے، یعنی اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ آنکھ سے نکلنے والے اس پانی سے وضو ٹوٹتا ہے، جو آنکھ میں درد یا بیماری کی وجہ سے نکلے اور اس سے وضو ٹوٹنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں خون اور پیپ وغیرہ نجاستوں کی آمیزش کا ظن (گمان) ہوتا ہے، اس لئے احتیاطاً اس سے وضو ٹوٹنے کا حکم دیا گیا اور زکام، تیز ہوا لگنے یا رونے کی وجہ سے نکلنے والے پانی کا معاملہ ایسا نہیں، لہٰذا اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

04 نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا آپس میں مصافحہ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا آپس میں مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مصافحہ کرنا اصل کے اعتبار سے سنّت ہے اور خاص نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا جائز و مباح بلکہ ایک اچھا عمل ہے کہ مصافحہ کرنا بغض و کینے کو دور کرتا ہے اور محبت بڑھاتا ہے اور نمازوں کے بعد مصافحہ علماء، صلحاء اور عامۃُ المسلمین اچھا سمجھ کر کرتے ہیں اور حدیثِ مبارک میں ہے کہ وہ کام جسے عامۃُ المسلمین اچھا سمجھ کر کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

اور کُتبِ فقہ میں جو نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کو بدعت قرار دیا ہے، اس سے مراد بدعتِ سیئہ نہیں، بلکہ بدعتِ حَسَنَہ (یعنی وہ نیا کام جو قرآن و سنّت کے خلاف نہیں) یعنی اچھی بدعت ہے جو کہ شرعاً مذموم نہیں، بلکہ اگر اس کام کو عامۃُ المسلمین اچھا سمجھ کر کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا قرار پاتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

اے عاشقانِ رسول! اچھے پہلو پر نظر رکھنا انسان کی سوچ کے اچھا ہونے کی نشانی ہے اور سوچ کی اچھائی انسان کے اچھا ہونے کا پتا دیتی ہے، نیز اچھے پہلو پر نظر رکھنے سے جہاں دلی سکون و اطمینان کی دولت نصیب ہوتی، ڈپریشن، ٹینشن، اینگزائیٹی (گھبراہٹ) وغیرہ کئی خطرناک بیماریوں سے انسان کی بچت ہوتی ہے وہیں اپنے ربِّ کریم کا شکر ادا کرنے کے بھی آدمی کو کئی مواقع ملتے ہیں۔

اللہ والے اچھے پہلو تلاش کرتے تھے اچھے پہلوؤں پر غور کرنا ہمارے بزرگانِ دین کی زندگی کا لازمی حصہ ہوا کرتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت سیّدُنا سہل تُستری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: چور میرے گھر میں داخل ہو کر گھر کا سامان لے کر چلا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا شکر ادا کرو! اگر شیطان تمہارے دل میں داخل ہو کر تمہارے ایمان میں فساد ڈال دیتا تو تم کیا کرتے؟ اسی طرح ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سڑک سے گزر رہے تھے کہ ان کے سر پر راکھ کا ایک تھال گرا دیا گیا۔ وہ بارگاہِ خداوندی میں سجدۂ شکر بجالائے، ان سے سجدہ کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں تو اپنے اوپر آگ کے ڈالے جانے کا مُنتظِر رہتا تھا، اس کی جگہ راکھ ڈالا جانا نعمت ہے۔ (احیاء العلوم،4/158)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے زندگی کے ہر معاملے میں اچھے پہلو ہی پر نظر رکھیں، **اپنے اندر اچھے پہلو تلاش کیجئے** سب سے پہلے اپنے بارے میں غور کیجئے، مثال کے طور پر آپ کے بدن میں تکالیف ہیں، آپ ان تکالیف کو ایک کاغذ پر لکھئے، مثلاً آپ نے 10 تکلیفیں لکھ لیں، اب غور کیجئے کہ آپ کے بدن کے کن حصوں میں تکلیف نہیں ہے، اب ان حصوں کو لکھئے تو شاید ان عافیت وسلامتی والے حصوں کی تعداد 100 بن جائے گی، تو 10 حصوں میں تکلیف ہے اور 100 میں نہیں ہے، تو یہ شکر کا پہلو ہے۔ یوں ہی آپ اپنی موجودہ حالت کے بارے میں غور کیجئے، مثلاً آپ ایک نارمل اور جائز جاب کرتے ہیں مگر آپ کی سیلری آپ کو اپنی صلاحیتوں کے مقابلے میں کم لگتی ہے، تو یوں غور کیجئے کہ اللہ پاک کا شکر ہے کہ سیلری کم ہے کوئی بات نہیں، میرا کام تو جائز اور اچھا ہے، دھوکا دہی وغیرہ کرکے میں حرام روزی تو نہیں کماتا اور نہ ہی مجھے کام کے دوران اس پر مجبور کیا جاتا ہے، سیٹھ مجھ پر ظلم و زیادتی تو نہیں کرتا، عام سیٹھوں کی طرح ماں بہن کی گالیاں تو نہیں دیتا، جلدی بلاتا اور دیر سے تو نہیں چھوڑتا، اگر کبھی وقت پورا ہونے کے بعد بھی کام کرنا پڑے تو اس وقت کو گول کرنے کے بجائے میرے اوور ٹائم میں شامل کرلیتا ہے اور اس وقت کے بھی مجھے پیسے ملتے ہیں، نیز سیلری بھی مجھے وقت پر ہی ملتی ہے۔ اس

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

طرح اگر آپ اپنے بارے میں اچھے پہلوؤں پر غور کریں گے تو شکر کے کئی پہلو آپ کے سامنے آجائیں گے، اور جب آپ اللہ پاک کا شکر ادا کریں گے تو اللہ پاک آپ پر اپنی نعمتیں مزید بڑھادے گا اِن شآءَ اللہ۔ چنانچہ ہمارا پاک پروردگار ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔ (پ13، ابراھیم:7)

اپنے ملک کے بارے میں بھی اچھے پہلو تلاش کیجئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے ملک پاکستان کے بارے میں اچھے پہلو تلاش کرتا ہوں، مانتا ہوں کہ میرے ملک میں بہت مسائل ہیں، مگر میرے وطن میں ہونے والی اچھائی اس میں پائے جانے والے مسائل پر اب بھی غالب ہے، میرے ملک میں بہت خوبصورتیاں اور بہت اچھائیاں ہیں۔ اس میں لاکھوں مساجد و مدارس ہیں، لاکھوں نمازی ہیں، غریبوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کی خدمت کرنے والوں کی میرے ملک میں کوئی کمی نہیں ہے، اس میں اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام لینے پر کوئی پابندی نہیں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان میں ٹھیک ٹھاک دِین کا کام ہوتا ہے اور یہاں جتنی آزادی سے دِین کی خدمت کرسکتے ہیں اتنی آزادی سے کہیں اور نہیں کر سکتے۔

اولاد میں اچھے پہلو تلاش کیجئے اپنی چھوٹی اولاد کہ جس کی شرارتوں اور حرکتوں کی وجہ سے آپ پریشان ہیں، اس کے بارے میں یوں غور کیجئے کہ صرف شرارتی ہے، اللہ پاک کا شکر ہے کہ پاگل تو نہیں ہے، مارتی پیٹتی تو نہیں ہے، ہاتھ پاؤں سلامت ہیں جسمانی معذور تو نہیں ہے، چوریاں تو نہیں کرتی۔ بڑی نافرمان اولاد کے بارے میں یوں غور کیجئے کہ صرف نافرمان ہے، جَرسی مَوالی، جُواری اور شرابی تو نہیں ہے، آپ کو گالیاں تو نہیں دیتی، گھر سے باہر تو نہیں نکالتی، مزید دیگر ظلم وزیادتیاں جو وہ آپ پر کرسکتی تھی وہ تو نہیں کرتی وغیرہ۔ یوں ہی والدین اولاد میں اور اولاد والدین میں، شوہر بیوی میں تو بیوی شوہر میں، ملازمین سیٹھ میں تو سیٹھ ملازمین میں اچھے پہلو تلاش کریں گے تو اِن شآءَ اللہ انہیں راحت و سکون نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ شکر کا موقع بھی ملے گا۔

ساس بہو میں اور بہو ساس میں اچھے پہلو تلاش کرے بہو گھر کے کام کاج درست طریقے سے نہیں کرتی، اس پر ساس یہ سوچے کہ کوئی بات نہیں صرف اتنا سا ہی معاملہ ہے، اللہ پاک کا شکر ہے کہ میری بہو زبان کی خراب نہیں، لڑائی اور جھگڑے نہ کرتی ہے اور نہ کرواتی ہے، گھر کی باتیں باہر نہیں کرتی جو کہ اچھی بہو کی ایک نشانی ہے، اسی طرح بہو بھی ساس میں اچھے پہلو تلاش کرنے کی کوشش کرے تو اِن شآءَ اللہ گھر کی فضا خوشگوار ہوجائے گی اور کئی گناہوں کے دروازے بھی بند ہوجائیں گے۔

اچھے پہلو پر نظر کے ساتھ صبر و برداشت سے بھی کام لیجئے

رات میں دن کا، دن میں رات کا اور بیماری کے بعد صحت کا انتظار ہی کرنا ہوتا ہے، بعض مہلک اور خطرناک بیماریاں ہوتی ہیں جو جلدی ختم نہیں ہوتیں، یوں ہی بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے پیچھے کچھ خرابیاں چھپی ہوتی ہیں کہ جب تک وہ خرابیاں دور نہیں ہوتیں تب تک ان بیماریوں کا علاج بھی نہیں ہوپاتا، اسی طرح دو چار دس دن میں عادتیں اور طبیعتیں نہیں بدلتیں، انہیں بدلنے میں کچھ وقت لگتا ہے، صبر سے کام لیجئے، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اللہ پاک نے چاہا تو سب بہتر ہوجائے گا، اپنا معاملہ اللہ پاک کے حوالے کردیں، وہ دل بدلنے والا ہے، مزاج کو اسی نے ہی تبدیل کرنا ہے، وہ جس کا جب چاہے دل بدل دے، جس کا جب چاہے ذہن بدل دے اور جس کے جب چاہے حالات بدل دے، البتہ آپ اچھے پہلو تلاش کیجئے، یقین مانئے جو لوگ میری اس عرض یعنی اچھے پہلو تلاش کرنے پر عمل کریں گے تو اِن شآءَ اللہ وہ مجھے دعائیں دیں گے۔ میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! گھر کے لوگوں اور اپنے دیگر ماتحت افراد پر اپنی شفقت زیادہ سے زیادہ اور قریب سے قریب کیجئے، درخت بہت اونچا ہو تب بھی سایہ نہیں دیتا، نیچا ہو مگر گھنا نہ ہو پھر بھی اس کے سائے سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا، درخت گھنا ہونے کے ساتھ ساتھ نیچا ہو تو بہترین سایہ دیتا ہے، لہٰذا اچھے پہلو تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق، شفقت، صبر اور برداشت سے کام لیجئے۔ اللہ پاک ہم سب پر رحمت کی نظر فرمائے اور ہمیں اچھے پہلو تلاش کرنے کے لئے اچھا ذہن نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شانِ سیّد الاتقیاء

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابوالحسن عطاری مدنی*

28 اَنَا اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ، وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰہِ ترجمہ: میں تم سب سے بڑا متقی اور حدودِ خداوندی کا عالم ہوں۔[1]

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ مبارک فرمان کچھ الفاظ کے فرق سے مختلف مواقع پر ارشاد فرمایا ہے، بعض روایات میں "اَخْشَاکُمْ" کا لفظ بھی آیا ہے جبکہ بعض میں "اَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِ اللہ" کی جگہ صرف "اَعْلَمُکُمْ بِاللہ" کے الفاظ ہیں۔

اس فرمانِ عالیشان کا پس منظر مختلف واقعات ہیں چنانچہ ایک انصاری صحابی نے روزے کی حالت میں اپنی اہلیہ کا بوسہ لے لیا، اب وہ خوف زدہ ہوئے کہ کہیں میرا روزہ تو نہیں ٹوٹ گیا، جب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اس کے متعلق سوال عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ کے رسول بھی یہ عمل کرتے ہیں (یعنی روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا) جب ان انصاری صحابی کو یہ جواب پہنچا تو انہوں نے گمان کیا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ہم جیسے نہیں ہیں، انہیں تو ان کے رب کی جانب سے کئی معاملات میں اختیار و خصوصیت حاصل ہے ممکن ہے کہ اس معاملے میں انہیں رخصت ہو، اب پھر یہ سوال پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَنَا اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ، وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰہِ" میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ اللہ کی حدود کا جاننے والا ہوں۔[2]

اسی طرح ایک روایت حضرت انس سے بھی ہے کہ کچھ افراد نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عبادت کے بارے میں معلوم کیا، جب انہیں عبادات کی خبر دی گئی تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ تو اللہ کے محبوب اور پیارے ہیں اور ان کے سبب تو ان کے اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف ہوئیں اس لئے ہمیں تو بہت زیادہ عبادت کی ضرورت ہے چنانچہ ان میں سے ایک بولا کہ میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا، دوسرا بولا میں مسلسل روزہ دار رہوں گا، تیسرا بولا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کبھی نکاح نہ کروں گا، پھر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم ہی وہ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا خبردار رہو کہ ”وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَتْقَاکُمْ لَہٗ“ خدا کی قسم! میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں لیکن میں (نفلی) روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، (راتوں کو) نماز پڑھتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں، نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔[3]

دیگر بھی چند روایات ہیں، بہر حال ان روایات اور حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان پر غور کیا جائے تو ان احادیثِ کریمہ کے دو پہلو سمجھ میں آتے ہیں: ایک یہ کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعتدال کو پسند فرماتے ہیں اور دوسرا یہ کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری کائنات سے بڑھ کر متقی و پرہیز گار، اللہ کریم کا خوف رکھنے والے اور اللہ کریم کی حدود کے جاننے اور سمجھنے والے ہیں۔

پہلی صورت کا بیان تو گزشتہ روایات سے واضح ہو گیا، جبکہ دوسری صورت سمجھنے کے لئے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو کئی ایسے مناظر و واقعات ملتے ہیں کہ جن میں سیدُ المرسلین کی شانِ تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خدا کا اعلیٰ مقام نظر آتا ہے۔

یاد رکھئے! مقام و منصب جس قدر اعلیٰ اور اہم ہوتا ہے اسی قدر اس کے تقاضے اور احتیاطیں بھی زیادہ اور اہم ہوتی ہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ اور سب سے عالی رتبہ کے مالک ہیں، ربِّ کریم نے ہر طرح کے خزانے اور اختیارات کا مالک بنایا لیکن اس کے باوجود ربِّ کعبہ کی شانِ قہاری و جباری کے پیشِ نظر خوف و خشیت کے اعلیٰ وصف سے موصوف ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ یہ بھی آپ کے اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ارشاد ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔[4]

چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ”اَنَا اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰہِ“ فرمانا واضح کرتا ہے کہ آپ ہر لحاظ سے اور ساری کائنات سے بڑھ کر اپنے ربّ کی بارگاہ میں مکرم و معزز ہیں۔

آپ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا یہ عالَم ہے کہ جسے چاہیں جنّت کا مژدہ سنادیں پھر بھی خوف و خشیت کی ایسی کیفیت کہ قبر کے کنارے کھڑے ہو کر اس قدر گریہ وزاری فرماتے ہیں کہ زمین آنسوؤں سے نم ہو جاتی ہے اور اصحاب سے فرماتے ہیں: اس قبر کے لئے تیاری کرو۔[5]

ربِّ رحیم نے قراٰنِ کریم میں ”وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْؕ“[6] فرما کر آپ کی امّت کو عذاب سے مامون ہونے کا مژدہ سنایا لیکن پھر بھی آپ اس قدر خوفِ خدا رکھتے کہ اگر کبھی تیز آندھی دیکھتے اور بادل آسمان پر چھا جاتے تو آپ کے چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ کبھی حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لے جاتے اور کبھی واپس آجاتے، پھر جب بارش ہو جاتی تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا: مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ بادل اللہ پاک کا عذاب نہ ہو جو میری اُمّت پر بھیجا گیا ہو۔[7]

دن میں ستر ستر بار استغفار کرنا آپ کی عادت مبارکہ تھی، احادیثِ مبارکہ میں ایسی کثیر دعائیں مروی ہیں جن میں اللہ کریم سے خوف، عذاب سے پناہ اور تقویٰ و پرہیز گاری کا مضمون موجود ہے۔

---

(1) مسند احمد، 9/172، حدیث: 23743 (2) مسند احمد، 9/172، حدیث: 23743 (3) بخاری، 3/421، حدیث: 5064 (4) پ26، الحجرات: 13 (5) ابن ماجہ، 4/466، حدیث: 4195 (6) ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پ9، الانفال: 33) (7) شعب الایمان، 1/546، حدیث: 994۔

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

وقت ضائع ہونے کے اسباب

احتساب کا عمل انسان کے رویّے اور عمل کو نکھارتا ہے اور عقل مند انسان اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں کا نوٹس لے کر انہیں دور کرتا ہے اور اللہ پاک کے فضل سے ترقی کا سفر طے کرتا چلا جاتا ہے۔ آیئے! اپنا احتساب کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہمارا قیمتی وقت کس کس طرح اور کن کن کاموں میں ضائع ہو رہا ہے۔

1 نظامُ الاوقات نہ بنانا جب ہم نے بہت سے کام کرنے ہوں لیکن نظامُ الاوقات نہ بنایا ہو تو ہر کام کرتے وقت دوسرے کاموں میں بھی ذہن اَٹکا رہے گا اور اطمینان سے کوئی کام نہیں ہو پائے گا اور کبھی ہم ایک ہی کام پر بہت زیادہ وقت لگا دیں گے اور باقی کام رہ جائیں گے۔ اوقات کی ترتیب و تقسیم کا درس ہمیں سنّتِ نبوی سے بھی ملتا ہے، ہمارے پیارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے کاموں کا نظامُ الاوقات / شیڈول بنایا ہوا تھا۔

حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شیڈول: حضرتِ علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب گھر میں داخل ہوتے تو اپنے وَقْت کے تین حصّے کرلیتے تھے: 1 ایک حِصّہ اللہ پاک کی عبادت کے لئے 2 دوسرا اپنے گھر والوں کے لئے اور 3 تیسرا حصہ اپنی ذاتِ مبارکہ کے لئے۔ پھر ذاتی وقت کو اپنے اور عام لوگوں کے درمیان تقسیم کرلیتے، حاضرِ خدمت ہونے والے قریبی حضرات کے ذریعے غیر حاضر لوگوں تک احکامات پہنچاتے اور نصیحت و ہِدایت کی کوئی بات عام وخاص سے پوشیدہ نہ رکھتے۔ اس وقت میں اہلِ فضل (خاندانی شرافت / اسلام میں سبقت کرنے والوں / زیادہ متقی و پرہیزگاروں) کو ترجیح دیتے اور اس وقت کو دینی ضَرورتوں کے مُطابق تقسیم فرماتے۔ کسی کو ایک مسئلہ پوچھنا ہوتا، کسی کو دو اور بعض کو کثیر مَسائل پوچھنے کی ضَرورت ہوتی، نیز حاضرین کو وہی باتیں پوچھنے کی اجازت عطا فرماتے جن میں اُمت کی بہتری و خیرخواہی ہوتی اور حسبِ حال احکامات ارشاد فرماتے۔[1]

یوں ہی حضرتِ عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے بھی وعظ و نصیحت کیلئے جمعرات کا دن مقرر کر رکھا تھا۔ بخاری شریف میں ہے: حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ فرماتے تھے، ایک شخص نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے اُکتاجانے کو ناپسند کرتا ہوں، میں نے تمہاری رعایت کے لئے دن مقرر کیا جس طرح حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمارے لئے دن مقرر فرمایا تھا کہ کہیں ہم اُکتا نہ جائیں۔[2]

2 ترجیحات کا تعین نہ ہونا اگر خوش قسمتی سے نظامُ الاوقات تو بن جائے لیکن یہ لحاظ نہ رکھا جائے کہ کون سا کام زیادہ اہم ہے اور کون سا کم، کس کام کو پہلے کرنا چاہئے اور کس کو بعد میں، نیز کس کام کو کتنا وقت دینا چاہئے، تو بھی وقت ضائع ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔ عقل و دین کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ہم "اہم کاموں" کو ترجیح دیں۔ بزرگوں کی نظر میں "اہم کام" کی اہمیت کس قدر ہوتی ہے اس

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

کا اندازہ اس واقعے سے لگائیں کہ حضرت سیدنا ربیع بن خُثَیْم رحمۃ اللہ علیہ نے 20 ہزار درہم مالیت کا گھوڑا پاس باندھا اور نماز پڑھنے لگے، ایک چور آیا اور گھوڑا کھول کر لے گیا، اسے پکڑنے کیلئے آپ نے نہ تو نماز توڑی، نہ ہی آپ پریشان ہوئے اور نہ بے چین، لوگوں نے افسوس کیا اور تسلی دی نیز عرض گزار ہوئے: آپ نے چور کو للکارا کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے چور کو گھوڑا کھولتے ہوئے دیکھ لیا تھا مگر میں ایسے کام میں مصروف تھا گھوڑے سے زیادہ اہم اور قیمتی تھا۔[3]

نوٹ: یاد رہے یہ ان بزرگ کا تقویٰ اور اہم کام کو ترجیح دینا ہے اگرچہ اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز تھا۔ بہارِ شریعت، جلد اوّل، صفحہ 637 پر لکھا ہے: اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دُودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔[4]

3 دوسروں کے تجربات سے نہ سیکھنا دوسروں کے تجربات سے سیکھنے کے بجائے نئے سرے سے وہی تجربات دُہرانا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ اگر کسی کام / چیز کا تجربہ ومشاہدہ ہو چکا اور اس کے نتائج سامنے آچکے تو اب بلاوجہ اس کا دوبارہ تجربہ بربادیِ وقت ہی کہلائے گا۔

اگر کسی میدان میں لوگ تجربات کرکے کامیابیاں سمیٹ چکے ہیں تو ایسے لوگوں کے حالات پڑھ کر، ان کی باتیں سُن کر ان کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے یا یوں کہہ لیں کہ جس فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں اُس فیلڈ کے کامیاب لوگوں کے شب وروز کی اسٹڈی کی جائے، اگر انہوں نے اپنی فیلڈ کے تجربات خطاب، کتاب یا کسی اور کام کی صورت میں چھوڑے ہیں تو ان سے استفادہ کیا جائے۔ لہٰذا اپنے بڑوں جیسے کامیاب استاد، عالم، دادا، والد، تاجر وغیرہ کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں، عربی کا مقولہ ہے: اَکْبَرُ مِنْكَ سِنًّا اَکْثَرُ مِنْكَ تَجْرِبَۃً یعنی جو عمر میں تم سے بڑا ہے وہ تجربے میں بھی تم سے بڑا ہے۔

4 ہر کام خود کرنے کی کوشش کرنا کام کو تقسیم کرنے سے کم وقت میں زیادہ کام ہو جاتا ہے، لیکن ہر کام خود کرنے کی کوشش میں کوئی بھی کام اچھے انداز میں نہیں ہو پاتا اور وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ کام کی تقسیم کاری سنّتِ نبوی ہے، حُضور تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں اور سفر میں کاموں کو تقسیم فرما دیا کر دیتے تھے اور خود بھی اُس میں حصہ لیتے تھے۔

غزوۂ خندق کے موقع پر جب خندقیں کھودی جارہی تھیں تو یہ کام مختلف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر تقسیم فرمایا اور آپ نے خود بھی اس کام میں شرکت فرمائی، یوں ہی ایک سفر میں کھانا پکانے کا موقع آیا تو کام کی تقسیم کاری کے اعتبار سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ذمّہ لکڑیاں جمع کرکے لانے کا کام لیا۔ الغرض وقت بچانے اور بڑے ومشکل کام آسانی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کام کی تقسیم ضروری ہے ورنہ ہر کام خود کرنے اور ہر چیز کا نئے سِرے سے تجربہ کرنے کا مزاج وقت برباد کرتا ہے۔

5 فضول وبے فائدہ مشاغل اختیار کرنا فضول کاموں، بے مقصد تبصروں، بے فائدہ بحثوں، گپ شپ اور بے ضرورت باتوں سے بھی بہت سارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ ترجمہ: بندے کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ بے کار وبے نفع چیز کو ترک کردے۔[5]

سچی بات ہے کہ صحت کی قَدر بیمار جانتا ہے تو وَقت کی قَدر بے حد مصروف لوگ، ورنہ "فارغ" لوگوں کو کیا پتا کہ وقت کی اہمیت کیا ہے لہٰذا خود کو اچھے کاموں میں مصروف رکھیں۔ چنانچہ سینکڑوں کتب کے مصنف حضرت علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ وقت ضائع کرنے والوں کی صحبت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔[6]

روزمرہ کی زندگی میں مختلف مواقع پر دانستہ ونادانستہ طور پر وقت ضائع کیا جارہا ہوتا ہے، کئی لوگ نیند سے اُٹھنے کے باوجود کافی دیر تک بستر نہیں چھوڑتے، کھانا کھاتے ہوئے بہت زیادہ وقت لیتے، کافی دیر آئینے کے سامنے کھڑے رہتے، راتوں کو گھنٹوں فضول بیٹھک لگاتے اور ہوٹلوں کی رونق بڑھاتے ہیں۔ کہیں چائے پینے بیٹھے تو فضول وبے کار باتوں جیسے ملکی وسیاسی حالات اور میچوں پر تبصروں میں گھنٹوں وقت ضائع کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہوتی ہے۔ شاید ایسوں ہی کے متعلق کہا گیا ہے:

"سوتے ہوئے کو جگانا آسان مگر جاگے ہوئے کو جگانا مشکل ہے۔"

6 "کل کرلوں گا" کی عادت آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت کی وجہ سے کوئی بھی کام وقت پر نہیں ہو پاتا اور وقت بے مقصد ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکا ہے کہ "کل کریں گے۔" کسی نے بڑی اچھی بات کہی ہے: عقل مندوں کی لغت میں "کل" کا لفظ نہیں ہوتا اور بے وقوفوں کے رجسٹر اس سے بھرے پڑے ہیں۔ یوں ہی بہت سے ناکام لوگ کہتے ہوئے ملیں گے: ہم نے اپنی عمر "کل" کا پیچھا کرتے ہوئے کھو دی اور اپنے ہاتھوں سے اپنی قبر کھود لی۔

بہرحال کاموں کے بہترین اور عمدہ نتائج کے حصول میں ایک بڑی رُکاوٹ ٹال مٹول اور سستی ہے، یہ ایسا مرض ہے جس کو اپنی ذات سے دُور کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اِس مرض سے غیر ذمّہ داری کے جراثیم پرورش پاتے ہیں جس کے سبب سخت نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنا انمول وقت ضائع ہونے سے بچائیں اور اپنے کاموں کو اچھے طریقے سے مکمل کریں تو اپنی طبیعت سے سستی، ٹال مٹول، کام کو مؤخر کرنے (Procrastination) کی عادت اور "پھر کبھی" والا مزاج ختم کرنا ہوگا اور زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے "ابھی" اور "فوراً" والا فارمولا نافذ کرنا ہوگا۔ مشکل کاموں کو ایک طرف کرنے کے بجائے چیلنج سمجھ کر جلد انجام دینے کی کوشش کریں۔

(جاری ہے۔۔۔)

(1) شمائل محمدیہ، ص192، حدیث:319 (2) بخاری، 1/42، حدیث:70 (3) احیاء العلوم، 4/349 (4) ردالمحتار، 2/513، فتاویٰ عالمگیری، 1/109 (5) ابن ماجہ، 4/344، حدیث:3976 (6) قیمۃ الزمن عند العلماء، ص58۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے شعبانُ المعظم اور رمضانُ المبارک 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "تندرست رہنے کے فارمولے" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی عبادت کے لئے اچھی صحت دے اور اُسے خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرما کر بلاحساب مغفرت سے نواز دے۔ اٰمین 2 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "مُسکرانا سُنّت ہے" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے مسکرانے والے سب سے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قِیامت کے دن شَفاعت سے مُشرّف فرما کر جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔ اٰمین 3 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "سمجھانے کا طریقہ" پڑھ یا سُن لے اُسے ہر کام شریعت و سنّت کے مطابِق کرنے کی سعادت عنایت فرما کر بے حساب بخش دے۔ اٰمین 4 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "رَمضان کی شان" پڑھ یا سُن لے اُسے ماہِ رَمضان کا قَدر دان بنا اور ساری زندگی گناہوں سے بچ کر نیکیوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
تندرست رہنے کے فارمولے	17لاکھ26ہزار896	9لاکھ94ہزار222	27لاکھ21ہزار118
مُسکرانا سُنّت ہے	18لاکھ14ہزار105	10لاکھ10ہزار462	28لاکھ24ہزار567
سمجھانے کا طریقہ	15لاکھ30ہزار500	10لاکھ18ہزار571	25لاکھ49ہزار71
رَمضان کی شان	15لاکھ35ہزار273	10لاکھ41ہزار404	25لاکھ76ہزار677

حج ایک عظیم عبادت

مولانا سید عمران اختر عطّاری مَدَنی*

حج اسلام میں نہایت مقدس فریضہ ہے جس کو ادا کرنے کے لئے بندگانِ خدا اپنے اپنے علاقوں، شہروں اور ملکوں سے بیتُ اللہ کا قصد و ارادہ کر کے نکلتے ہیں اور احرام کی حالت میں مکۂ مکرمہ پہنچ کر ایّامِ حج میں طوافِ کعبہ اور دیگر ارکانِ حج ادا کرتے ہیں۔ حج ایسی عظیم عبادت ہے کہ اس کیلئے گھر سے نکلنے سے واپسی تک قدم قدم پر ثواب ہی ثواب ملنے کی بشارتیں ہیں بلکہ اگر کوئی اس عبادت کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہو مگر زندگی کی بازی ہار جائے اس کے لئے بھی بڑی جیت ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو حج کے ارادے سے نکلا پھر انتقال کر گیا تو اللہ پاک قیامت تک اس کیلئے حج کرنے والے کا ثواب لکھے گا۔[1] اُس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اور اُس سے کہا جائے گا: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ یعنی تو جنّت میں داخل ہو جا۔[2] اور جسے حج ادا کرنا نصیب ہو جائے اس کے فضائل، قدم قدم پر اجر و ثواب، گناہوں کی بخشش، اہلِ خانہ کے حق میں اس کی سفارش کی قبولیت وغیرہ کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں چنانچہ تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیان کئے جاتے ہیں: (1) حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شَفاعت کرے گا اور اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا کہ جس دِن اس کی ماں نے اسے جَنا تھا۔[3] (2) اللہ پاک حاجی کی اور جس کے لئے وہ دعائے مغفرت کرے اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔[4] (3) حجِ مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں۔[5]

لہٰذا جس پر حج فرض ہو اسے چاہئے کہ اس فریضے کو ادا کرنے اور اس مبارک سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ضروری سامانِ سفر کی خوش دلی سے بھرپور تیاریاں کرے کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَتَزَوَّدُوْا﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور زادِ راہ ساتھ لے لو۔[6] یعنی سفر کا سامان لے کر چلو، دوسروں پر بوجھ نہ ڈالو اور سوال نہ کرو کہ یہ تمام چیزیں توکل اور تقویٰ کے خلاف ہیں اور تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔[7] یاد رکھئے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کے اس دور میں اگرچہ حاجیوں کو بھاری سفری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ شیطان یہ وسوسہ بھی دلائے کہ حج کی تیاریوں میں اس قدر خطیر رقم خرچ ہو گی تو تُو کنگال ہو جائے گا مگر اس وسوسہ کو ذہن سے کُھرچ کر پھینک دینا چاہئے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاجی کیلئے فقر و تنگدستی سے دائمی نجات کی ضمانت دیتے ہوئے صاف طور پر فرما دیا: حاجی کبھی فقیر نہیں ہوتا۔[8]

اور پھر لُطف کی بات تو یہ ہے کہ اس راہ میں لگایا ہوا ایک ایک پیسہ دفترِ اعمال کو نیکیوں سے بھرنے میں بھی نہایت کارآمد ثابت ہو گا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تمہارے لئے تمہاری تکلیف، مشقّت اور اخراجات کے مطابق ثواب ہے۔[9]

---

(1) مسند ابی یعلیٰ، 5 / 441، حدیث: 6327 (2) معجم اوسط، 4 / 111، حدیث: 5388 (3) مسند البزار، 8 / 169، حدیث: 3196 (4) مجمع الزوائد، 3 / 483، حدیث: 5287 (5) مسلم، ص903، حدیث: 3289 (6) پ2، البقرۃ: 197 (7) صراط الجنان، 1 / 314 (8) مصنف ابن ابی شیبہ، 8 / 764، حدیث: 15993 (9) مستدرک للحاکم، 2 / 130 حدیث: 1776۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

درجات بلند کروانے والی نیکیاں (قسط:05)

مولانا محمد نواز عطّاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! جنّت کے درجوں میں سب سے بلند اور آخری درجہ ”جنّت الفردوس“ ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ پاک سے مانگو تو اس سے ”فردوس“ مانگو، کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے۔[1] شارحین فرماتے ہیں کہ ”فردوس“ میں تمام وہ نعمتیں جمع ہیں جو دوسری جنتوں میں ہیں، ان سب کے علاوہ اور بہت نعمتیں ہیں۔ اس طبقہ میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں سے جنت کی چاروں نہریں (یعنی) پانی، دودھ، شہد اور شراب طہور کی نہریں جاری ہیں، سب نہروں کا سَرچشمہ یہاں ہے۔ خیال رہے کہ جنت میں جتنا درجہ اونچا اتنا وہاں آرام زیادہ اور دوزخ میں جتنا طبقہ نیچا اتنی تکلیف زیادہ۔[2]

جنّتُ الفردوس مانگنے والے کی بخشش ہوگئی کسی شخص نے حضرت سیّدُنا حمّاد بن سلمہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب میں کہا کہ اس نے مجھے بخش دیا، مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے ”جنّت الفردوس“ میں جگہ عطا فرمائی۔ اس شخص نے عرض کی: کس سبب سے؟ فرمایا: یہ کلمات ”یَاذَا الطَّوْلِ، یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَاکَرِیْمُ اَسْکِنِّی الْفِرْدَوْسَ“ کہنے کے سبب اس نے مجھے جنّتُ الفردوس میں جگہ عطا فرمادی۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! جنّت کے اس اہم ترین درجے کو پانے کے لئے اپنے ربِّ کریم سے ضرور دعا بھی کیجئے، نیز اس کے حصول کے لئے چند نیکیوں کے بارے میں پڑھئے، عمل کیجئے اور اللہ پاک کی رحمت سے یہ درجہ اور بہت کچھ حاصل کیجئے:

جنّتُ الفردوس دِلانے والی 7 نیکیاں (1) خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا (2) بیہودہ یعنی لہوو باطل باتوں کی طرف دھیان نہ کرنا (3) زکوٰۃ ادا کرنا (4) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا (5) امانتوں کی حفاظت کرنا (6) عہدوں کو پورا کرنا اور (7) اپنی نمازوں کی نگہبانی کرنا۔ ان نیکیوں کو اپنانے والے مؤمنوں کے اُخروی انعام کا بیان کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَۙ(۱۰) الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۱۱)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔[4]

2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1) **اچھے اخلاق والے کے لئے جنّتُ الفردوس میں گھر:** ”جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کے لئے جنت کے اُوپری حصے میں گھر بنایا جائے گا۔“[5]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! خوش خلقی کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے کہ اس سے جنّتُ الفردوس نصیب ہوتی ہے مگر حُسنِ خُلق کے لئے کوشش بھی کرے رب سے دعا بھی۔[6] (2) **تین سورتوں کی تلاوت کرنے والے کی شان:** ”سورۂ حدید، سورۂ واقعہ اور سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو زمین و آسمان کی بادشاہت میں ساکن الفردوس (یعنی جنّتُ الفردوس کا رہنے والا) کہہ کر پکارا جاتا ہے۔“[7]

اللہ کریم ہمیں مذکورہ اعمال اپنانے اور جنّتُ الفردوس پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/547، حدیث: 7423 (2) مراٰۃ المناجیح، 7/481 (3) موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 3/157، حدیث: 340 (4) پ 18، المؤمنون: 10، 11 (5) ترمذی، 3/400، حدیث: 2000 (6) مراٰۃ المناجیح، 6/460 (7) شعب الایمان، 2/490، حدیث: 2496۔

* فارغُ التحصیل جامعۃُ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ایک معروف کمپنی کی تجارتی ڈیل کا شرعی حکم

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مینو فیکچر کمپنی کیش پر کام کرتی ہے، ادھار پر کام نہیں کرتی جبکہ ایک معروف سپر اسٹور کو ادھار پر سامان کی حاجت ہے، اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے ان دونوں نے درج ذیل طریقہ اختیار کیا ہے:

ایک شخص بطورِ ڈسٹری بیوٹر مینو فیکچر کمپنی سے مال خرید کر ثمن ادا کر کے قبضہ کر لیتا ہے (مینو فیکچر کمپنی کی طرف سے ڈسٹری بیوٹر پر کوئی شرطِ فاسد نہیں لگائی گئی) پھر ڈسٹری بیوٹر مینو فیکچر کمپنی ہی کو اپنا وکیلِ مطلق بنا دیتا ہے کہ مینو فیکچر کمپنی جسے چاہے یہ مال فروخت کر دے۔ پھر مینو فیکچر کمپنی بحیثیتِ وکیل اپنے مؤکل (ڈسٹری بیوٹر) کے مال کو مثلاً تین ماہ کے ادھار پر سپر اسٹور کو فروخت کر دیتی ہے، تین ماہ گزر جانے کے بعد سپر اسٹور سے وکیل کو پیمنٹ موصول ہوتی ہے جسے وصول کرنے کے بعد وکیل (مینو فیکچر کمپنی) اپنے مؤکل (ڈسٹری بیوٹر) کو پہنچا دیتی۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ 1 کیا مذکورہ طریقۂ کار شرعی طور پر جائز ہے؟ 2 نیز اس میں خدانخواستہ سپر اسٹور کا نقصان ہو گیا یا دیوالیہ ہو گیا اور سپر اسٹور وکیل کو رقم لوٹانے سے عاجز آجاتا ہے، رقم ادا نہیں کرتا تو یہ نقصان کون برداشت کرے گا؟ وکیل (مینو فیکچر کمپنی) یا مؤکل (ڈسٹری بیوٹر)؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: 1 سوال میں بیان کی گئی صورت جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ یہاں تین الگ الگ معاملات ہیں:

١ ڈسٹری بیوٹر نے مینو فیکچر کمپنی سے مال خریدا، اس کی رقم ادا کر کے مال پر قبضہ بھی کر لیا، یہ معاہدہ مکمل ہو گیا اور کسی ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہونا بھی واضح ہے کہ سامان خریدنا بیچنا شرعاً جائز ہے۔

٢ مال خریدنے اور قبضہ کرنے کے بعد ڈسٹری بیوٹر نے مینو فیکچر کمپنی کو مال بیچنے کے لئے وکیل بنا دیا، وکیل نے سامان بیچ کر رقم مالک کو پہنچا دی، یہ معاملہ بھی جائز ہے، جس میں کوئی ناجائز پہلو نہیں کیونکہ اپنا مال وکیل کے ذریعے بکوانا شرعاً جائز ہے۔

٣ مینو فیکچر کمپنی کا سپر اسٹور کو ادھار مال بیچنا اور رقم وصول کر کے مالک تک پہنچانا بھی جائز ہے کیونکہ وکیل کا

*محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

سامان بیچنا اور رقم وصول کر کے مالک کو دینا شرعاً جائز ہے نیز وکیل کا ادھار میں سامان بیچنا بھی جائز ہے۔ جب مذکورہ تینوں معاملات الگ الگ جائز ہیں تو ان کا مجموعہ بھی جائز ہے، جس میں عدمِ جواز کا کوئی پہلو موجود نہیں، اور ان میں کوئی معاملہ دوسرے سے مشروط بھی نہیں۔

لیکن اس ڈیل میں چار مرحلے بہت نازک ہیں، ہر ڈیل میں ان کو بطورِ خاص ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

1۔ ڈسٹری بیوٹر کا مینوفیکچر کمپنی سے مال خریدنا۔

2۔ وکیل کا ڈسٹری بیوٹر کی طرف سے مال پر قبضہ کرنا۔

3۔ آگے بیچنے کے لئے ڈسٹری بیوٹر کا وکیل بنانا۔

4۔ ڈسٹری بیوٹر کی طرف سے سپر اسٹور کو مال بیچ کر رقم وصول کرنا۔

ڈسٹری بیوٹر کا مینوفیکچر کمپنی سے مال خریدنا:

اس مرحلے کے مطابق ہر مرتبہ مینوفیکچر کمپنی کے مجاز نمائندے اور ڈسٹری بیوٹر یا اس کے مجاز نمائندے کے درمیان ایجاب و قبول ہونا ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ ڈسٹری بیوٹر رقم دے کر بھول جائے اور مینوفیکچر کمپنی یہ سمجھے کہ میں تو وکیل ہوں لہٰذا مجھے ڈائریکٹ بیچنے کا اختیار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کمپنی کو ڈسٹری بیوٹر کا مال بیچنے کا اختیار ہے۔ لیکن اس کے لئے ڈسٹری بیوٹر کے پاس مال بھی تو ہو۔ یہاں ڈسٹری بیوٹر کی ملکیت میں مال یوں آئے گا کہ مینوفیکچر کمپنی اپنا مال ڈسٹری بیوٹر کو بیچ کر مالک بنائے گی اور ڈسٹری بیوٹر خود یا اس کا وکیل اس کی طرف سے قبضہ کرے گا۔ اس کے بعد مال ڈسٹری بیوٹر کی طرف سے سپر اسٹور کو بیچا جائے گا لہٰذا ہر مرتبہ اس مرحلے پر عمل ہونا ضروری ہے۔ اگر مینوفیکچر کمپنی نے اپنا مال کسی بھی موقع پر ڈسٹری بیوٹر کو نہیں بیچا تو ڈسٹری بیوٹر فارغ ہو گیا، وہ ایسی ڈیل میں نفع کا مستحق نہیں ہو سکتا اور سپر اسٹور سے اس ڈیل کے بدلے جو رقم لینی ہو گی، اس کی مالک کمپنی ہو گی، ڈسٹری بیوٹر کا اس رقم سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

وکیل کا ڈسٹری بیوٹر کی طرف سے مال پر قبضہ کرنا:

جب مینوفیکچر کمپنی اور ڈسٹری بیوٹر کے درمیان مال بیچنے خریدنے کا معاہدہ ہو جائے تو ڈسٹری بیوٹر خود یا اس کا مجاز نمائندہ مال اپنے قبضے میں لے لے۔ ڈسٹری بیوٹر وکیل کے ذریعے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو مینوفیکچر کمپنی میں موجود کسی تیسرے فرد کو وکیل بنا سکتا ہے، یہ شخص مینوفیکچر کمپنی کا ملازم بھی ہو سکتا ہے البتہ مینوفیکچر کمپنی کو مال پر قبضہ کرنے کا وکیل نہیں بنایا جا سکتا۔

سامان پر قبضہ کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ ڈسٹری بیوٹر کا وکیل مال کے قریب موجود ہو اور بغیر کسی مانع اور رکاوٹ کے قبضہ کرنا چاہے تو قبضہ کر سکے۔ جب وکیل اس مال پر قبضہ کر لے گا تو اس پر مؤکل یعنی ڈسٹری بیوٹر کا بھی قبضہ ہو گیا کیونکہ وکیل کا قبضہ مؤکل کا قبضہ ہی شمار ہوتا ہے۔ یہاں یہ احتیاط ضروری ہے کہ سپر اسٹور سے ہونے والی ڈیل سے پہلے قبضہ کرنے کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہو، اگر مال پر قبضہ کیے بغیر سپر اسٹور سے ڈیل ہوئی تو یہ فعل ناجائز و گناہ ہو گا، شرعی طور پر ایسے معاہدے کو ختم کر کے شرعی احکام کے مطابق نئے سرے سے معاہدہ کرنا ہو گا۔[1]

آگے بیچنے کے لئے ڈسٹری بیوٹر کا کسی کو وکیل بنانا:

اس مرحلے میں ڈسٹری بیوٹر کسی شخص کو اپنا وکیل بنائے گا جسے اپنا مال بیچنے یا کسی کو وکیل بنا کر مال بکوانے کا اختیار دے گا، اگر ایک ہی بار آگے بیچنے کی وکالتِ عامہ دے دی جائے مثلاً یوں کہہ دیا کہ میں جب جب فلاں مال خریدوں تو تم اس پر میری طرف سے قبضہ کر کے میرا اتنا نفع رکھ کر وہ مال بیچ دینا تو یہ ایک بار کی وکالت دینا کافی ہو گی، ہر بار میں نئے سرے سے وکیل بنانا ضروری نہیں ہو گا کیونکہ وکالت کو شرط پر معلق کیا جا سکتا ہے اور مسلسل وکیل رہنے کا اختیار بھی دیا جا سکتا ہے۔

یہاں ایک اہم بات نوٹ کرنے کی یہ ہے کہ وکیل پر لازم ہے کہ جتنی قیمت میں بیچنے کا وکیل بنایا ہے، اسی قیمت پر مال

بیچے، اس سے کم میں بیچنے کی اجازت نہیں حتیٰ کہ وکیل بناتے وقت ریٹ مثلاً ایک ہزار روپے تھا، بعد میں ریٹ بڑھ گیا تو پرانے ریٹ پر بیچنے کی اجازت نہیں۔ البتہ ریٹ نہیں بتایا تو عرف کے مطابق کمی بیشی کے ساتھ بیچنے کا اختیار ہے۔[2]

ڈسٹری بیوٹر کی طرف سے سپر اسٹور کو مال بیچ کر رقم وصول کرنا:

جب ڈسٹری بیوٹر نے کسی کو اپنا وکیل بنا دیا اور اس نے سپر اسٹور کو مال بیچ دیا تو اس سے متعلق تمام حقوق یعنی مال سپر اسٹور کے سپرد کرنا، ثمن وصول کرنا وغیرہ اسی وکیل سے متعلق ہیں، لہٰذا جب وکیل کی حیثیت سے سامان بیچ دیا تو اس مال کو سپر اسٹور تک پہنچانا اور مقررہ وقت پر رقم وصول کر کے مؤکل یعنی ڈسٹری بیوٹر کو پہنچانا وکیل کی ذمہ داری ہے۔[3]

2 پوچھی گئی صورت میں جو نقصان ہو گا وہ سارا مؤکل یعنی ڈسٹری بیوٹر کو ہو گا، اس نقصان سے وکیل کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ جب ڈسٹری بیوٹر نے مال مینوفیکچر کمپنی سے خریدا تو وہ اس کی ملک ہے جس پر قبضہ بھی ہو چکا، اب اس مال سے متعلق نفع یا نقصان کا مکمل طور پر تعلق ڈسٹری بیوٹر سے ہے۔ اس کے بعد وکیل نے وہ مال بیچ دیا تو اس کا نفع و نقصان بھی مؤکل سے متعلق ہے کیونکہ وکیل کے عقد سے صرف اتنا فرق واقع ہوا کہ ثمن وصول کرنا اور مال سپرد کرنا وغیرہ وکیل کی ذمّہ داری میں شامل ہو گیا، اس مال کا نفع یا نقصان وکیل سے متعلق نہیں ہوا، یہی وجہ ہے کہ اس ڈیل سے حاصل ہونے والا مکمل نفع مؤکل رکھے گا، اس نفع میں وکیل کا کوئی حصہ نہیں۔ جب مال کا نفع مکمل طور پر مؤکل کا ہے تو قواعدِ شریعت کے مطابق نقصان ہونے کی صورت میں نقصان بھی مؤکل ہی کا ہو گا۔ البتہ اگر کسی ڈیل میں مذکورہ بالا جواب میں موجود احتیاطوں پر عمل نہ کیا تو حکم مختلف ہو سکتا ہے۔[4]

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) فتاویٰ بزازیہ، 1/393، مبسوط سرخسی، 19/176، رد المحتار، 6/13، بہار شریعت، 3/180، رد المحتار، 7/95 (2) درر الحکام، 2/295، العقود الدریۃ، 1/363، بہار شریعت، 2/990، 991، ردالمحتار، 8/293 (3) ہدایہ مع الفتح، 8/15، بہار شریعت، 2/978 (4) عمدۃ ذوی البصائر، 1/373، در مختار، 8/282، بہار شریعت، 2/978۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ افضل (کراچی) 2 محمد باسط رضا (لاہور) 3 بنتِ امین (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 12 احادیث مروی ہیں 2 ماہ شوالُ المکرّم، سن 3 ہجری میں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ عبد الرحمٰن (لاہور) ❁ بنتِ جان محمد (بہاولپور) ❁ بنتِ منظور حسین (لاہور) ❁ رمضان شاہ (ٹنڈوجام) ❁ بنتِ عمران (شیخوپورہ) ❁ مزمل عطّاری (فیصل آباد) ❁ بنتِ ظفر اقبال (منڈی بہاؤالدین) ❁ بنتِ محمد یار (اوکاڑہ) ❁ جلیل احمد (کراچی) ❁ محمد عثمان (ملتان) ❁ بنتِ مختار (گجرات) ❁ محمد بلال (میرپور خاص)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ شفقت (رحیم یار خان) 2 بنتِ عمر رضا (لاہور) 3 بنتِ رضوان (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 رومال کیوں نہیں جلا؟ ص 53 2 غیبت نہ کرو، ص 51 3 لائبریری کی سیر، ص 56 4 مظلوم پرندے، ص 57 5 چھوٹی عمر میں گاڑی نہیں چلانی چاہئے، ص 52۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ سعد حسین (چنیوٹ) ❁ محمد فضیل اشرف (ننکانہ) ❁ محمد صائم (ملتان) ❁ بنتِ نور احمد (لیہ) ❁ عادل (سرگودھا) ❁ محمد ارمان (حیدر آباد) ❁ بنتِ ابدال (سیالکوٹ) ❁ گل محمد (لاڑکانہ) ❁ بنتِ محمد عمر (میرپور خاص) ❁ حسن عقیل (لاہور) ❁ کرم رضا بن ابو رجب (کراچی) ❁ بنتِ صدیق (گوجرانوالہ)۔

شہادتِ عثمانِ غنی اور صحابہ کے تأثرات

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

روشن ستارے

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سنہری دور کے آخر میں فتنہ وفساد کا دروازہ کھلا اور دیکھتے ہی دیکھتے مدینۂ منورہ میں بلوائیوں اور باغیوں نے امیرُ المؤمنین کے گھر کا محاصرہ کر کے پانی بند کر دیا یہ محاصرہ 40یا49یا80 دن تک رہا، اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاہتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کرتے اور باغیوں کی سرکوبی کرکے انہیں سخت سے سخت سزا دیتے لیکن آپ نے مدینۂ منوّرہ کی پاکیزہ سرزمین پر خون بہانا پسند نہ کیا اور مصلحت پسندی سے کام لیتے ہوئے ان باغیوں کو بار بار سمجھاتے رہے مگر فسادی لوگ اپنے فساد سے باز نہ آئے، سن 35 ہجری 18 ذوالحجۃ الحرام جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد کچھ لوگ گھر کے پچھلے حصے سے دیوار کود کر اندر داخل ہوئے اور آپ کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا، آپ اس وقت روزے کی حالت میں تلاوتِ قراٰن کر رہے تھے۔[1]

کئی دن تک رہے محصور ان پر بند تھا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی نہایت مظلومانہ شہادت مسلمانوں کے لئے ایک بڑے سانحہ، پُردرد المیہ اور عظیم حادثہ سے کم نہیں تھی اس موقع پر صحابۂ کرام شدتِ غم میں ڈوب گئے۔ ذیل میں اس جاں گداز اور پُرسوز واقعہ پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے تأثرات اور کیفیات ملاحظہ کیجئے۔

مولیٰ علی شیرِ خدا: بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوئے: اے اللہ! میں نہ تو حضرت عثمان کے قتل پر خوش ہوں اور نہ میں نے اس کا حکم دیا ہے۔[2] **حضرت سعد بن ابی وقاص:** آپ نے اس واقعہ کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرلی اور اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ لوگوں کے کچھ کچھ معاملات کی ان کو خبر پہنچاتے رہیں۔[3] **حضرت عبدُ الرحمٰن بن عوف:** میں اس بات کا اندیشہ بھی نہیں رکھتا تھا کہ خود تو زندہ رہ جاؤں گا اور حضرت عثمانِ غنی شہید ہو جائیں گے۔[4] **حضرت امام حسن:** اللہ حضرت عثمان کے قاتلوں پر لعنت فرمائے۔[5] **حضرت عبدُ اللہ بن سلام:** 1 آنسو بہاتے ہوئے فرمایا: آج! اہلِ عرب ہلاک ہوگئے۔[6] 2 لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کرکے اپنے اوپر فتنے کا وہ دروازہ کھول لیا ہے جو روزِ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔[7] **حضرت حذیفہ:** 1 مدائن میں آپ نے کسی سے پوچھا: حضرت عثمان کے معاملے کا کیا ہوا؟ جواب ملا: لگ رہا ہے کہ شر پسندوں نے حضرت عثمان کو قتل کر دیا ہوگا، آپ نے فرمایا: اگر انہوں نے ایسا کیا ہوگا تو حضرت عثمان جنت میں ہوں گے اور شر پسند آگ میں۔[8] 2 اللہ کی قسم! قاتلین حضرت عثمان کو قتل کرکے بدلے میں ان سے بہتر کوئی شخص نہیں پا سکیں گے۔[9] 3 (اسلام میں) سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل ہے اور آخر فتنہ دجال کا نکلنا ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس کے دل میں قاتلینِ عثمان سے محبت کا ایک ذرہ بھی ہوا اور اس نے دجال کا زمانہ پالیا تو اس کا پیروکار بن کر مرے گا اور اگر ایسے شخص نے دجال کو نہیں پایا تو وہ اپنی قبر میں دجال پر ایمان لے آئے گا (یعنی قبر میں دجال کا پیروکار شمار ہوگا)۔[10] **حضرت ابو موسیٰ اشعری:** اگر قتلِ عثمان درست ہوتا تو اہلِ عرب دودھ دوہتے لیکن یہ قتل گمراہی ہے لہٰذا اب اہلِ عرب نے خون دوہنا ہے۔[11] **حضرت ابو ہریرہ:** 1 شہادتِ عثمان کے دن آپ کے بالوں کی دو لٹیں نکلی ہوئی تھیں، آپ ان دونوں کو

مزار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

تھام کر کہنے لگے: میری گردن بھی اڑا دو، اللہ کی قسم! حضرت عثمان کو ناحق قتل کیا گیا ہے۔[12] 2 جب شہادتِ عثمان کا معاملہ حضرت ابو ہریرہ کے سامنے ذکر کیا جاتا آپ رونے لگ جاتے۔[13] **حضرت عبد اللہ بن عباس:** 1 آپ نے حضرت عثمان رضی اللہُ عنہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے اس سال حج کے فرائض سر انجام دیئے تھے، مکے میں آپ تک یہ کربناک خبر پہنچی تو آپ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت عثمان ان لوگوں میں سے ہیں جو عدل و انصاف قائم رکھتے ہیں، کاش! میں بھی اس دن قتل ہوگیا ہوتا۔[14] 2 اگر حضرت عثمان کے قتل میں سب لوگ شریک ہوجاتے تو سب کو اس طرح پتھر مارے جاتے جس طرح قومِ لوط پر پتھر برسائے گئے۔[15] **حضرت عبدُ اللہ بن زبیر:** قاتلوں نے حضرت عثمان پر اس طرح جھپٹا مارا جیسے بستی کے پچھواڑے سے چوروں نے جھپٹا مارا ہو، اللہ ان سب کو غارت کرے۔[16]

حضرت زید بن ثابت: آپ حضرت عثمان کے محصور کئے جانے پر رویا کرتے تھے۔[17] **حضرت سلمہ بن اَکْوَع:** آپ شہادتِ عثمان کے بعد مدینے سے مقام ربذہ چلے گئے پھر مسلسل وہیں رہے، اپنے انتقال سے چند راتوں قبل مدینے آگئے۔[18] **حضرت ثمامہ بن عدی:** آپ کو یمن میں دورانِ خطبہ یہ تکلیف دہ خبر ملی تو بہت روئے، جب افاقہ ہوا اور حالت سنبھلی تو فرمانے لگے: آج اُمّتِ محمدیہ سے نبوت کی جانشینی چھین لی گئی۔[19] **حضرت سَمُرہ بن جُنْدُب:** بے شک! اسلام ایک مضبوط و محفوظ قلعے میں تھا اور ان بلوائیوں نے حضرت عثمان کو شہید کرکے اسلام میں رخنہ و شگاف ڈال دیا ہے، لوگ اس شگاف کو قیامت تک بند نہیں کرسکیں گے۔[20] **نابینا صحابی حضرت ابو اُسید:** اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے زمانۂ نبوی میں آنکھیں ارکھ کر یہ احسان فرمایا کہ میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کرتا رہا اور اس فتنہ بھرے زمانے میں میری بصارت لے لی۔[21] **حضرت ابو بکرہ ثقفی:** حضرت عثمان کے قتل میں شریک ہونے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ آسمان سے زمین پر پٹخ دیا جاؤں۔[22] **اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ یا حضرت صفیہ:** اللہ اور اس کا رسول ان لوگوں سے بیزار ہیں جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے۔[23] **حضرت عبدُ اللہ بن عمرو:** حضرت عثمان غنی ذُوالنورین رضی اللہُ عنہ کو ظالمانہ طور پر قتل کیا گیا ہے اس پر حضرت عثمان کو دوچند اجر دیا گیا ہے۔[24] **حضرت حسان بن ثابت:** شعر: تم نے اللہ کے ولی کو اس کے گھر میں قتل کردیا اور تم ظلم و گمراہی والا معاملہ لے آئے جس قوم نے راہِ راست پر چلنے والے ہدایت یافتہ حضرت عثمان کے قتل پر مدد کی وہ قوم فلاح نہیں پائے گی۔[25] **حضرت کعب بن مالک:** شعر: تم نے دیکھ لیا کہ حضرت عثمان کے بعد بھلائی لوگوں سے کس طرح پیٹھ پھیر کر چل دی گویا کہ تیز رفتار شتر مرغ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔[26] **حضرت ولید بن عقبہ:** شعر: کاش! میں اس واقعہ سے پہلے ہلاک ہوجاتا، میرا جسم بیمار ہے جبکہ دل گھبراہٹ کا شکار ہے۔[27] **حضرت زینب بنتِ عوام:** شعر: تم نے حضرت عثمان کو ان کے گھر میں پیاسا کردیا، تم خود ایسے سیراب ہوئے جیسے سخت پیاسے اونٹ کھولتا ہوا پانی پی لیں۔[28] **مختلف صحابۂ کرام:** 1 حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور مدینے میں دیگر حضرات رضی اللہُ عنہم کو یہ روح فرسا خبر ملی تو ان کے ہوش اُڑ گئے۔[29] 2 بعض ازواجِ مطہرات نے اس عظیم سانحہ پر فرمایا: بلاؤں نے حملہ کردیا اور اسلام مغلوب ہوگیا۔[30] 3 کئی بدری صحابہ رضی اللہُ عنہم اس افسوس ناک واقعہ کے بعد اپنے گھروں میں بیٹھ گئے پھر ان کی وفات کے بعد ہی انہیں باہر لایا گیا۔[31]

---

(1)معرفۃ الصحابہ، 1/85، معجم کبیر، 1/77، اسد الغابہ، 3/615، المنتظم، 5/34 (2)تاریخ ابن عساکر، 39/369 (3)معجم مااستعجم، ص 1093 (4)مصنف ابن ابی شیبہ، 21/348 (5)ریاض النضرہ، 2/80 (6)ایضاً، 21/308 (7)ریاض النضرہ، 2/81 (8)ایضاً، 2/80 (9)تاریخ المدینہ، ص1249 (10)ریاض النضرہ، 2/80 (11)تاریخ ابن عساکر، 39/480 (12)تاریخ المدینہ، ص1246 (13)طبقات ابن سعد، 3/59 (14)تاریخ ابن عساکر، 39/219 (15)ریاض النضرہ، 2/81 (16)زاد المسیر، 8/121 (17)طبقات ابن سعد، 3/59 (18)بخاری، 4/439، حدیث: 7087 (19)معجم کبیر، 2/90، طبقات ابن سعد، 3/59 (20)تاریخ ابن عساکر، 39/483 ملخصاً (21)ایضاً، 39/482 ملخصاً (22)ایضاً، 39/483 (23)تاریخ المدینہ، ص1314 (24)معجم کبیر، 1/89 ملتقطاً (25)الاستیعاب، 3/163 (26)تاریخ ابن عساکر، 39/537 (27)ایضاً، 63/249 (28)الاستیعاب، 3/162 (29)تاریخ ابن عساکر، 39/419 (30)ایضاً، 39/528 (31)البدایۃ والنہایہ، 5/351۔

جنّتُ البقیع

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

ذوالحجۃ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 70 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالحجۃ الحرام 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 حضرت عبدُ اللہ بن زَمعہ قرشی اسدی رضی اللہ عنہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے دربان اور معززینِ قریش میں سے تھے، ہجرت کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی، آپ مدینہ شریف کے رہائشی اور کئی احادیث کے راوی ہیں، آپ کی شہادت یومُ الدّار (18 ذوالحجہ 35ھ) کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔(1)

2 حضرت عبدُ اللہ بن عَمْرو قرشی سہمی رضی اللہ عنہ عالم، فاضل، محدث، عابد، دن میں روزہ، رات میں عبادت اور کثرت سے تلاوت کرنے والے تھے، آپ کا چہرہ لمبا اور سرخی مائل تھا، فرمانِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: اصحابِ رسول میں سے کسی کی بھی احادیث مجھ سے زیادہ نہ تھیں سِوائے عبدُ اللہ بن عَمْرو کی احادیث کے، کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے جبکہ میں لکھا نہیں کرتا تھا۔ آپ کی وفات 27 یا 28 ذوالحجہ 63ھ کو مدینہ شریف کے واقعۂ حرہ میں ہوئی۔(2)

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

3 حضرت سیّد ابو محمد سلیمان بن عبدُ اللہ محض حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ اہلِ بیت کے چشم و چراغ تھے، آپ کی اور حضرت سیّد ادریس حسنی اوّل (بانی سلطنت ادریسیہ مراکش) کی والدہ حضرت عاتکہ مخزومیہ تھیں، آپ کا وصال 53 سال کی عمر میں 8 ذوالحجہ کو مکۂ مکرمہ میں ہوا، آپ کے دو بیٹے سیّد عبدُ اللہ اور سیّد محمد تھے، ثانیُ الذّکر نے اپنے چچا حضرت سیّد ادریس کے ساتھ برِّاعظم افریقہ میں ہجرت کی اور تلمیسین میں وصال فرمایا۔(3)

4 قطبِ زماں، حضرت سیّد صفیُ الدین احمد قشاشی قُدسی مدنی حسینی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 991ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی، آپ حافظِ قراٰن، شافعی عالمِ دین، عرب و عجم کے تقریباً سو علما و مشائخ سے مستفیض، سلسلہ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت، ستر کے قریب کُتب کے مصنف، نظریہ وحدۃُ الوجود کے قائل و داعی تھے، آپ نے 19 ذوالحجہ 1071ھ کو مدینہ شریف میں وصال فرمایا اور جنّتُ البقیع میں مدفون ہوئے، تصانیف میں الدرۃ الثمینۃ فیما لزائر النبی الی المدینۃ آپ کی پہچان ہے۔(4)

5 حضرت شاہ سیّد عبدُ المحمد قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت خاندانِ غوثُ الاعظم کی رازقی شاخ میں 1001ھ کو بغدادِ معلیٰ میں ہوئی اور 9 ذوالحجہ 1075ھ کو وصال فرمایا، تدفین بیجاپور (کرناٹک، ہند) میں ہوئی۔ آپ سیاحت کرتے ہوئے بیجاپور ہند میں آئے، یہاں انہیں مقبولیتِ عامہ حاصل ہوئی اور یہیں سکونت فرمائی، آپ صاحبِ فیض ولیُّ اللہ تھے۔(5)

6 ناصرُ الملت والدین حضرت شاہ محمد فاخر الٰہ آبادی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1120ھ اور وفات 11 ذوالحجہ 1164ھ کو ہوئی، آپ شاہ خوب اللہ الٰہ آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرزند، مادر زاد ولی، عالمِ باعمل، مدرس درسِ نظامی اور جانشینِ خانقاہ تھے، مزار سلطان عالمگیر کے قریب اورنگ آباد دکن ہند میں ہے۔(6)

7 حضرت شاہ غوث حضرت سیّد محمد موسیٰ (موسن) شاہ گیلانی اوّل رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت گھوٹکی کے گیلانی سادات خاندان میں

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

ہوئی اور 8 ذوالحجہ 1173ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فارغُ التحصیل عالمِ دین، مرید و خلیفہ شیخ سلطان نور محمد قادری بن حضرت سلطان باہو، بانی جامع مسجد گھوٹکی، کثیرُ الفیض اور مرجعِ خاص و عام شیخِ طریقت تھے۔(7)

8 نجیبُ الطرفین حضرت خواجہ پیر سیّد مبارک علی شاہ مَشہدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1276ھ کو جہاں آباد (نزد بھوئی گاڑ، حسن ابدال ضلع اٹک) میں ہوئی اور 5 ذوالحجہ 1356ھ کو راولپنڈی میں ہوا، تدفین دربار نوگزہ پیر (کشمیر روڈ نزد مریڑ چوک، راولپنڈی) کے احاطے میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، پابندِ شریعت، مرید و خلیفہ پیر سیال خواجہ شمسُ العارفین اور مرجعِ خلائق تھے۔(8)

حضرت زکریا بن محمد انصاری الازہری رحمۃ اللہ علیہ

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

9 شیخُ الاسلام حضرت امام زینُ الدّین ابو یحییٰ زکریا بن محمد انصاری الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 826ھ کو سُنیکہ (صوبہ شرقیہ) مصر میں ہوئی، آپ فاضل جامعہ اَزہر، فقیہ شافعی، محدثِ وقت، حافظُ الحدیث، صوفیِ باصفا، قاضیُ القضاۃ، بہترین قاری، مصنفِ کُتبِ کثیرہ، لغوی و متکلم، مؤرِخ و مُدرّس، مفتیِ اسلام، اور دسویں صدی ہجری کے مُجدِّد ہیں، آپ نے 4 ذوالحجہ 925ھ کو قاہرہ مصر میں وفات پائی۔ قاہرہ میں امام شافعی کے مزار کے قریب قرافہ صغریٰ میں تدفین ہوئی۔ تحفۃ الباری علی صحیح البخاری، الغرر البھیۃ اور آسنی المطالب آپ کی مشہور کتب ہیں۔(9)

10 حضرت مولانا احمد عبدُ الحق فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1103ھ اور وفات 9 ذوالحجہ 1167ھ کو لکھنؤ میں ہوئی، آپ بانیِ درسِ نظامی مولانا نظامُ الدّین سہالوی کے بھتیجے و شاگرد، عالم و فاضل، سلسلہ قادریہ (آستانہ رزاقیہ بانسہ شریف) میں بیعت، صوفیِ کامل، مصنفِ کُتب اور مرجعِ عوام و خواص تھے۔ شرح سُلَّمُ الْعُلوم یادگار ہے۔(10)

11 میاں جی حضرت مولانا محبوب عالم بجنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1298ھ کو نجیب آباد (ضلع بجنور، یوپی، ہند) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں یکم ذوالحجہ 1307ھ کو وصال فرمایا۔ آپ عابد و زاہد، مرید و خلیفہ امیرِ ملت، شیخِ طریقت اور صابر و شاکر شخصیت تھے۔(11)

12 مصنفِ کُتبِ کثیرہ حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت لاہور کے مفتی و سہروردی خاندان میں ہوئی اور سفرِ حج کے دوران 27 ذوالحجہ 1307ھ کو مدینۂ منورہ میں وصال فرمایا، بیر بالا حسانی نزد بدر (صوبہ مدینہ منورہ) میں تدفین ہوئی، آپ عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا، مؤرخ و تذکرہ نویس، ادیب و شاعر تھے، زندگی بھر تصنیف و تالیف میں مصروف رہے، درجن سے زیادہ کتب تصنیف فرمائی جن میں سے خزینۃ الاصفیاء اور جامع اللغات کو شہرت حاصل ہوئی۔(12)

13 حضرت مولانا مفتی عبدُ الرحیم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش موضع ٹھٹھی گجراں (تحصیل فتح جنگ، ضلع اٹک) کے علمی گھرانے میں ہوئی، والد و چچا دونوں مُتَبَحِّر علما اور مرجعِ طلبہ تھے، انہیں سے علم حاصل کیا، قبلۂ عالم پیر مہر علی شاہ سے بیعت کا شرف پایا، زندگی بھر تدریسِ کُتب میں مصروف رہے۔ 17 ذوالحجہ 1358ھ کو وصال فرمایا۔(13)

---

(1) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 4/83، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/43 (2) بخاری، 1/58، حدیث:113، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/86، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 4/165 (3) اتحاف الاکابر، ص155 (4) الامم لایقاظ الھمم، ص125 تا 127، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عرب مشائخ، ص8 تا 10، 42 (5) تذکرۃ الانساب، ص135 (6) ملت راجشاہی، ص93، 94 (7) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/311 (8) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 7/343 (9) شذرات الذھب، 8/174 تا 176، النور السافر، ص172 تا 177، الاعلام للزرکلی، 3/46 (10) تذکرہ علمائے ہند، ص93، ممتاز علمائے فرنگی محل لکھنؤ، ص86 (11) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص168 (12) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص192 تا 199 (13) تذکرہ علماء اہلسنت ضلع اٹک، ص148۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت پیر سیّد امیر احمد شاہ صاحب ہمدانی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

نازوں کا پالا کام نہ آئے گا!

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”بادشاہوں کی ہڈیاں“ صفحہ نمبر 14 پر ہے: حضرتِ سیّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی: اے بیٹے! کیا تو میرے پیٹ میں نہ رہا؟ کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا؟ بیٹا عرض کرے گا: اے میری ماں! کیوں نہیں۔ اِس پر ماں کہے گی: بیٹا! میرے گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے اِس میں سے تو صرف ایک گناہ ہی اُٹھالے۔ بیٹا کہے گا: میری ماں! مجھ سے دُور ہو جا، مجھے اپنی فکر لاحق ہے، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ (الروض الفائق، ص155)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ سیّد آفاق حسین شاہ صاحب ہمدانی، سیّد جواد شاہ صاحب ہمدانی، سیّد احسان شاہ صاحب ہمدانی اور سیّد محسن شاہ صاحب ہمدانی کے ابو جان اور حاجی سیّد خورشید حسین شاہ صاحب ہمدانی، سیّد ضیاء حسین شاہ صاحب ہمدانی اور حاجی سیّد فدا حسین شاہ صاحب ہمدانی کے بھائی جان حضرت پیر سیّد امیر احمد شاہ صاحب ہمدانی کُبْرَوِیَّہ ہمدانیہ جگر اور گردوں کے مرض میں مبتلا رہتے ہوئے 16 رمضان شریف 1443 سِنِ ہجری مطابق 18 اپریل 2022ء کو 73 سال کی عمر میں کشمیر میں انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت پیر سیّد امیر احمد شاہ صاحب ہمدانی کو غریقِ رحمت فرما، مولائے کریم! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، یااللہ پاک! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحشر جگمگاتی رہے، اِلٰہ العٰلمین! ان کی قبر پر انوار و تجلیات کی برسات ہو، یااللہ پاک! ان کی قبر تاحدِ نظر وسیع ہو جائے، مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، اِلٰہ العٰلمین! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، میرے مولا! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر و ثواب عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت پیر سیّد امیر احمد شاہ صاحب ہمدانی سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز، روزوں کی پابندی کرتے اور کرواتے رہئے، مدنی چینل دیکھتے رہئے، اپنی اچھی اچھی نیتیں بھی بھجوایئے اور ہمت رکھئے گا۔

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

حضرت سیّد شاہ عبدُ الحق قادری صاحب کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ عالی وقار حضرت قبلہ سیّد شاہ عبدُ الحق قادری اَطَالَ اللہُ عُمْرَہٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حاجی عبدُ الحبیب کے ذریعے حضور کی علالت کا علم ہوا، اللہ کریم

پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے آپ کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرمائے، ربِّ کریم! آپ کو صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی نصیب کرے، آپ کا سایۂ عاطفت ہم غریب سنّیوں پر تادیر قائم رکھے، آپ کی خدماتِ دینی قبول فرمائے، اِن شآءَ اللہ آپ ٹھیک ہوجائیں گے، ہمت رکھئے گا۔

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ!

حضورِ والا! بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں اور اپنے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے میری سفارش کیجئے گا کہ مجھے اپنی شفاعت سے محروم نہ کریں اور اپنے قدموں میں مدینے بلالیں۔

حضرت سیّد شاہ عبدُالحق قادری صاحب کا جوابی صَوتی پیغام

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

حُضور امیرِ اہلِ سنّت، امیرِ دعوتِ اسلامی کی خدمتِ اقدس میں اس فقیرِ حقیر سیّد شاہ عبدُالحق قادری کا محبتوں بھرا اسلام!

حضور آپ کا دعاؤں بھرا صَوتی پیغام موصول ہوا جس کا فقیرِ حقیر تہِ دل سے ممنون و مشکور ہے، الحمدُللہ حُضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے طفیل اب طبیعت میں بہتری ہے آپ کی دُعائیں مزید شاملِ حال رہیں تو اِنْ شآءَ اللہ تبارَک وتعالیٰ صحت مکمل بحال ہوجائے گی، اللہ ربُّ العزت آپ کا سایۂ عاطفت میرے اور تمام سنیوں کے سَروں پر دراز فرمائے، اٰمین ثم اٰمین۔

حضرت مولانا قاری حنیف چشتی صاحب کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

ہر بیماری کی دوا ہے

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچا دی جاتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے مریض اچھا ہوجاتا ہے۔ (مسلم، ص933، حدیث: 5741) حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: جب اللہ پاک کسی بیمار کی شفاء نہیں چاہتا تو دواء اور مرض کے درمیان ایک فرشتے کے ذریعے آڑ (رکاوٹ) کردیتا ہے جس کی وجہ سے دواء مرض پر واقع نہیں ہوتی، جب شفاء کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دواء مرض پر واقع ہوتی ہے اور شفاء ہوجاتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/214)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن ط

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت مولانا قاری محمد حنیف چشتی صاحب کو شوگر کے مرض سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یااللہ پاک! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کیلئے گناہوں کا کفارہ، ترقیِ درجات کا باعث اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا سبب بنے، اے اللہ پاک! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یااللہ پاک! انہیں در در کی ٹھوکروں، اسپتال کے پھیروں، ڈاکٹروں کی فیسوں اور دواؤں کے خرچوں سے نجات عطا فرما، مولائے کریم! ماہِ رمضان کا صدقہ ان پر رحمت کی خاص نظر فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ!

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اپریل 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 2069 پیغامات جاری فرمائے جن میں 282 تعزیت کے، 1617 عیادت کے جبکہ 170 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے 1 حضرت مولانا حاجی حضور بخش چِنّہ سلیمی قادری (جیکب آباد)[1] 2 پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت مولانا ڈاکٹر قاضی معین الدین نقشبندی صاحب (حیدرآباد)[2] 3 پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت مولانا پیر سیّد احمد شاہ صاحب جیلانی (ہند)[3] 4 حضرت مولانا قاری مفتی محمد یوسف سعیدی صاحب (پاکپتن شریف)[4] سمیت 282 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

---

(1) تاریخِ وفات: 2 رمضان شریف 1443ھ مطابق 4 اپریل 2022ء (2) تاریخِ وفات: 5 رمضان شریف 1443ھ مطابق 7 اپریل 2022ء (3) تاریخِ وفات: 6 رمضان شریف 1443ھ مطابق 8 اپریل 2022ء (4) تاریخِ وفات: 23 رمضان شریف 1443ھ مطابق 25 اپریل 2022ء۔

جنت کے نام

مولانا ابو نوید عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اعمال کا بدلہ اور انعام دینے کے لئے آخرت میں جو شاندار مقام تیار کر رکھا ہے اُس کا نام جنّت ہے اور اُسی کو بہشت بھی کہتے ہیں۔[1] جنّت کن لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے؟ اس کا ذکر اللہ پاک نے خود قراٰنِ پاک میں یوں ارشاد فرمایا: ﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: پرہیز گاروں کے لیے تیار رکھی ہے۔[2]

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنّتیں 8 ہیں (اور ان کے نام یہ ہیں): دارُ الجلال، دارُ القرار، دارُ السلام، جنّتِ عدن، جنّتُ المأوٰی، جنّتُ الخلد، جنّتُ الفردوس اور جنّتُ النعیم۔[3] جنّت کے لئے قراٰنِ پاک میں جو نام استعمال کئے گئے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

(1) اَلْجَنَّۃ: جنّت کے معنی ہیں ”گھنا باغ جس میں درختوں کی وجہ سے زمین چھپی ہو۔“ چونکہ جنّت میں گھنے درخت ہیں، نیز وہ دنیا میں نگاہوں سے چھپی ہے، عالَمِ غیب میں سے ہے اس لئے اسے جنّت کہتے ہیں۔[4] لفظِ جنّت قراٰنِ پاک میں کئی مقامات پر آیا ہے، بروزِ قیامت مسلمانوں سے کہا جائے گا: ﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جائیں اور تمہیں خوش کیا جائے گا۔[5]

(2) جَنَّۃُ الْخُلْد: (ہمیشگی کے باغ) قراٰنِ کریم میں جنّت کے لئے لفظِ خلد بھی استعمال ہوا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ کیا یہ بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے۔[6] جنّت اور جنّت کے رہنے والوں کے ہمیشہ باقی رہنے کی وجہ سے اسے جنّۃُ الْخُلد کہتے ہیں۔ بروزِ قیامت جنتیوں سے فرمایا جائے گا: ﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا جنّت میں جاؤ سلامتی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کے ساتھ یہ ہمیشگی کا دن ہے۔[7]

(3) جَنَّۃُ الْمَاْوٰی: (رہنے کے باغات) نیک اعمال کرنے والے مؤمنین کی جزا کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: بہر حال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں۔[8] جنّۃُ الماْوی سدرۃُ المنتہٰی کے پاس ہے جیسا کہ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى(۱۴) عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىﭤ(۱۵)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: سدرۃُ المنتہٰی کے پاس، اس کے پاس جنّتُ الماویٰ ہے۔[9] یہ وہ جنّت ہے جہاں حضرت آدم علیہ السّلام نے قیام فرمایا تھا اور اسی جنّت سے آپ زمین پر تشریف لائے تھے۔[10]

(4) اَلْفِرْدَوْس: جو مؤمنین خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے، بیہودہ باتوں کی طرف دھیان نہ کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے، اپنی شرمگاہوں اور امانتوں کی حفاظت کرتے، وعدوں کو پورا کرتے اور اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، ان کو آخرت میں ملنے والے انعام کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَۙ(۱۰) الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۱۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔[11]

جنّتُ الفردوس سب جنّتوں سے اعلیٰ ہے اور حدیث میں جنّتُ الفردوس کی دعا مانگنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے چنانچہ بخاری شریف کی حدیث میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جب تم اللہ پاک سے مانگو تو اس سے جنّتُ الفردوس کا سُوال کرنا کیونکہ یہ جنّت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے، اس کے اوپر اللہ پاک کا عرش ہے اور جنّت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔[12]

(5) جنّتِ عَدن: (قیام کا باغ، جہاں ہمیشہ قیام رہے گا) اللہ پاک نے اسے اپنی مخلوق میں سے جس کیلئے چاہا خاص کیا ہے۔[13] یہ لفظ قراٰن میں کئی بار آیا ہے۔ اللہ پاک نے مؤمنین سے جنّتِ عدن کا وعدہ فرمایا ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ-وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ-ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۠(۷۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور عدن کے باغات میں پاکیزہ رہائشوں کا (وعدہ فرمایا ہے) اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔[14] جنّتِ عدن کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں، تفسیرِ طبری میں ہے: حضرت ضحاک رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: جنّتِ عدن جنّت کا شہر ہے جس میں رُسل، انبیا، شہدا اور ائمۃُ المسلمین ہوں گے بقیہ لوگ اور دیگر جنّتیں اس کے گرد ہیں۔[15]

جنّتِ عدن کے متعلق حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے جنّتِ عدن کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک سرخ یاقوت کی اور ایک سبز زبرجد کی ہے، مشک کا گارا ہے، اس کی گھاس زعفران کی ہے، موتی کی کنکریاں اور عنبر کی مٹی ہے۔[16]

(6) دارُ السَّلام (سلامتی کا گھر): جنّت کو دارُ السلام اس لئے کہتے ہیں کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ بلاؤں اور مصیبتوں سے سلامت رہے گا۔[17] دنیا کی ناپائیداری بیان کرنے کے بعد اللہ پاک نے لوگوں کو سلامتی کے گھر یعنی جنّت کی یوں دعوت دی: ﴿وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے۔[18] تفسیر خزائن العرفان میں ہے: حضرت قتادہ رضی اللہُ عنہ نے کہا کہ دارُ السلام جنّت ہے یہ اللہ کا کمالِ رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنّت کی دعوت دی۔[19]

یہ وہ جنّت ہے جسے اللہ پاک نے اپنے اولیا کیلئے تیار کیا ہے وہ اس میں غم و پریشانی سے سلامت رہیں گے اور وہ جنّت میں موجود نعمتوں اور کرامتوں کے ختم سے امن میں رہیں گے۔[20]

(7) دارُ المُقامۃ: (آرام کی جگہ) جنّتی جنّت میں جانے کے

بعد یوں اللہ پاک کی حمد بیان کریں گے: ﴿ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ-لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ(۳۵) ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر میں اتارا، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ چھوئے گی۔[21]

(8) دارُالآخِرة: جنت کی زندگی حقیقی، سچی اور ہمیشہ کی زندگی ہے اللہ فرماتا ہے: ﴿ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچّی زندگی ہے۔[22] علامہ محمد بن عبد اللہ بن ابی زمنین مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آخرت کے گھر سے مراد جنت ہے۔[23]

(9) المقامُ الامین: (امن کی جگہ) یعنی موت، جنت سے نکلنے اور ہر قسم کی مصیبت اور پریشانی سے امن و سلامتی کا مقام۔ قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍۙ(۵۱) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں۔[24]

(10) مقعدُ صدقٍ: (سچ کی مجلس) سچ اُن اعمال میں سے ہے جو مسلمان کو جنت میں داخل کرتے ہیں۔ سچ بولنے والے پرہیزگاروں کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ۠(۵۵) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔[25] امام قرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صدق سے مراد حق اور سچ کی مجلس ہے جس میں کوئی لغوبات اور گناہ نہ ہو (فرماتے ہیں:) وہ جنت ہے۔[26]

(11) دارُ المُتّقین: (پرہیزگاروں کا گھر) ﴿ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌؕ-وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَۙ(۳۰) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا۔[27]

(12) الحُسنٰی: (بھلائی) قراٰن کریم میں اللہ پاک نے تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے جنتی ہونے کا وعدہ ان الفاظ سے فرمایا: ﴿ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔[28] صاحبِ تفسیرِ طبری فرماتے ہیں: الحسنٰی سے مراد جنت ہے۔[29]

(13) الغُرفة: (یعنی اونچا درجہ) اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًاۙ(۷۵) خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ-حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا(۷۶) ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: انہیں ان کے صبر کے سبب جنت کا سب سے اونچا درجہ انعام میں دیا جائے گا اور اس بلند درجے میں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے۔[30]

(14) جنّٰتُ النعیم: (چین کے باغات) ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کی جزا اللہ پاک نے یوں بیان فرمائی: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِۙ(۸) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لیے چین کے باغ ہیں۔[31]

اللہ پاک ہمیں بھی قراٰن کریم میں مذکور جنت کے ناموں کے صدقے سے جنت الفردوس میں اپنے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بہشت کی کنجیاں، ص23 (2) پ4، اٰلِ عمرٰن:133 (3) روح البیان، الصف، تحت الآیۃ:12، 9/508 (4) مرقاۃ المفاتیح، 9/576، تحت الحدیث:5612 ملخصاً (5) پ25، الزخرف: 70 (6) پ18، الفرقان:15 (7) پ26، قٓ:34 (8) پ21، السجدۃ:19 (9) پ27، النجم:14، 15 (10) تفسیر صاوی، النجم، تحت الآیۃ: 15، 6/2048 (11) پ18، المؤمنون:10، 11 (12) بخاری، 4/547، حدیث:7423 (13) تفسیر طبری، التوبۃ، تحت الآیۃ:72، 6/416 (14) پ10، التوبۃ: 72 (15) تفسیر طبری، التوبۃ، تحت الآیۃ: 72، 6/418 (16) الترغیب والترہیب، 4/283، حدیث:33 (17) تفسیر بغوی، الانعام، تحت الآیۃ: 127، 2/108 (18) پ11، یونس:25 (19) خزائن العرفان، ص397 (20) تفسیر طبری، یونس، تحت الآیۃ:25، 6/548 (21) پ22، فاطر:35 (22) پ21، العنکبوت: 64 (23) تفسیر القرآن العزیز، 3/253 (24) پ25، الدخان:51 (25) پ27، القمر: 55 (26) تفسیر قرطبی، القمر، تحت الآیۃ: 55، 9/111 (27) پ14، النحل:30 (28) پ5، النسآء: 95 (29) تفسیر طبری، النسآء، تحت الآیۃ: 95، 4/232 (30) پ19، الفرقان:75، 76 (31) پ21، لقمٰن:08۔

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں!

مولانا راشد علی عطاری مَدَنی*

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالَم میں جو کچھ خَفی و جَلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالِم السِّر
کہ تجھ پر مری حالتِ دِل کُھلی ہے [1]

الفاظ و معانی آگاہ: واقفِ حال، کسی بات سے باخبر۔ خَفی: چھپا ہوا، پوشیدہ۔ جَلی: آشکار، واضح، ظاہر۔ عالِمُ السِّر: راز جاننے والا۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے لکھا ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ان اشعار میں فرماتے ہیں: (1) یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دونوں جہانوں میں جو کچھ خَفی و جَلی (یعنی چھپا اور ظاہر) ہے اُس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے (2) اے عالِمُ السِّر (یعنی اے چُھپے ہوئے حالات جاننے والے!) آپ سے کیا عرض کروں آپ پر تو میرے دل کی ساری حالت ظاہر ہے۔[2]

ان اشعار میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا ذکر ہے، یاد رکھئے! "ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے محض اپنے فضل سے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت و شان بڑھانے کیلئے اپنے محبوبِ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "جَمِیْعَ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ" کا علم عطا فرمادیا۔ "مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ" سے مراد یہ ہے کہ جس دن سے دُنیا کی تخلیق ہوئی اس دن سے لے کر قیامت قائم ہونے تک جتنی چیزیں عالَمِ وجود میں آچکی ہیں یا آئیں گی وہ سب ماکان و مایکون ہیں۔ اور ان سب کا علم حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حاصل ہے۔"[3]

سرکارِ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب جانتے ہیں سیّدِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کے ثبوت پر کثیر آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی موجود ہیں چنانچہ امیرُ المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. یعنی ایک بار سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم میں (منبر پر) کھڑے ہو کر مخلوق کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنّت اور دوزخیوں کے دوزخ میں چلے جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بُھول گیا جو بُھول گیا۔[4]

بخاری شریف کی مشہور اور مستند شُروحات "عمدۃ القاری"، "فتح الباری" اور "ارشادُ الساری" میں اِس حدیثِ پاک کے تحت ذکر کیا گیا ہے کہ اِس قدر مختصر وقت میں اتنی ساری باتوں کا بتادینا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عظیم معجزہ ہے۔ چنانچہ امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بیان مخلوق کی پیدائش، دُنیا اور محشر سب کو شامل ہے اور ان سب باتوں کا ایک ہی مجلس میں بیان کر دینا خلافِ عادت اور عظیم معجزہ ہے۔[5]

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود[6]

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب اور دیگر معجزات کے متعلق مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "سیاہ فام غلام" کا مطالعہ کیجئے۔

---

(1) حدائقِ بخشش، ص188 (2) نیکی کی دعوت، حصہ اوّل، ص380 (3) فتاویٰ شارحِ بخاری، 1/462-463 (4) بخاری، 2/375، حدیث: 3192 (5) فتح الباری، 6/359، تحت الحدیث: 3192 (6) حدائقِ بخشش، ص264۔

* شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت، المدینۃ العلمیہ، کراچی

سیکھنے کے انداز

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

دیگر مخلوقات کی نسبت انسان میں سیکھنے کا عمل سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں پانچ قسم کے حواس سے نوازا ہے۔ 1 دیکھنے 2 سننے 3 سونگھنے 4 چکھنے 5 اور چھونے کی حس۔ ان پانچ حواس کے ذریعے معلومات انسان کے دماغ تک پہنچتی ہیں۔ دماغ کے مختلف حصے اس انفارمیشن کو پروسیس کرتے ہیں اور پھر انسان کو یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ اب اس انفارمیشن کی روشنی میں اسے کیا کرنا ہے۔ اپنے آپ میں کیا تبدیلی لانی ہے تاکہ اس انفارمیشن سے وہ فائدہ حاصل کر سکے۔ یہ ہے بنیادی طور پر سیکھنے کا عمل۔

سیکھنے کے عمل میں کئی عوامل کار فرما ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹا بچّہ ہے تو اس کو والدین کی راہنمائی درکار ہوتی ہے۔ اسکول کا طالبِ علم ہے تو استاد کی پیشہ ورانہ مہارت ایک لازمی جز ہے۔ معاشرتی طور پر عزیز و اقارب اور دوست احباب سیکھنے کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور آج کل کے دور میں سوشل میڈیا کا شاید سب سے زیادہ influence ہے۔

عمومی طور پر دیکھا جائے تو ایک ہی گھر میں پلنے والے دو افراد کو اگرچہ یکساں ماحول میسر آتا ہے لیکن سیکھنے کے حوالے سے دونوں کا تجربہ مختلف ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی زندگی میں کامیاب ترین ہو اور دوسرا بھائی ناکام۔ اگرچہ اس بات میں کچھ مبالغہ ہے لیکن کافی حد تک حقیقت بھی ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کلاس کا ٹیچر ایک ہی ہے۔ وہ سب طلبہ کو ایک ہی انداز میں سکھاتا ہے۔ لیکن کچھ طلبہ کو بات سمجھ آجاتی ہے اور بعض کو نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ جن طلبہ کو بات سمجھ نہیں آئی انہوں نے توجہ سے نہ سنی ہو یا پھر ان کی اپنی سمجھ ہی محدود ہو آپ کا ایسا سوچنا اور طالبِ علم کو ہی مَوردِ الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے۔

تو پھر اصل مسئلہ کیا ہے؟

اس کے کئی پہلو ہیں، لیکن جس پہلو پر آج روشنی ڈالی جائے گی وہ ہے **سیکھنے کا انداز**۔ جی ہاں! ہم میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا سیکھنے کا انداز ہوتا ہے۔ اور اگر ہمیں اپنے اپنے سیکھنے کے انداز کے مطابق تربیت ملے تو کامیابی کے چانس بڑھ جاتے ہیں۔

سیکھنے کے انداز کا ٹاپک سائیکالوجی میں بڑا دلچسپ ہے، اس پر

*ماہرِ نفسیات، U.K

مختلف جہتوں سے عرصہ دراز سے ریسرچ ہو رہی ہے۔ مختلف ریسرچرز نے سیکھنے کے انداز کو مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ ایک مشہور ماڈل ہے جس کو وارک لرننگ اسٹائلز (VARK Learning Styles) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس ماڈل کے مطابق سیکھنے کے چار بنیادی انداز ہیں:

1 دیکھ کر سیکھنا (Visual Learning): اس قسم کا learner تصاویر، گرافس، ویڈیوز اور چارٹس کے ذریعے بہتر انداز میں سیکھتا ہے۔ ایسے learner کو اگر صرف باتوں کے ذریعے سکھایا جائے (جیسے کوئی بیان کر رہا ہو یا لیکچر دے رہا ہو) تو ممکن ہے اس کو بہت ساری باتیں سمجھ میں نہ آئیں۔

2 سُن کر سیکھنا (Auditory Learning): اس قسم کا learner باتوں کو سن کر زیادہ سیکھتا ہے۔ لیکچر، بیان اور ہدایات وغیرہ کو یہ اچھے انداز سے یاد کر لیتا ہے۔ عموماً یہ اپنے اسباق کی اونچی آواز میں دہرائی بھی کرتا ہے تاکہ اپنی ہی آواز سے یہ سیکھ سکے۔

3 کتاب پڑھ کر یا نوٹس لکھ کر سیکھنا (Reading/Writing): اس قسم کا learner تحریر میں دی گئی معلومات کو پڑھ کر یا پھر اپنے نوٹس بنا کر اچھے انداز سے سیکھتا ہے۔ بورڈ یا پاور پوائنٹ پریزینٹیشن پر تحریر کی گئی انفارمیشن اس کے سیکھنے کو نکھارتی ہے۔

4 تجربہ کے ذریعے سیکھنا (Kinesthetic Learning): اس قسم کا learner چیزوں کو چھو کر اور مختلف قسم کے کام کرنے سے زیادہ سیکھتا ہے۔ یہ عموماً زیادہ دیر تک ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتا کیونکہ اس کو تجربات کرنے کا شوق ہوتا ہے اور وہ دی گئی انفارمیشن کو عملی جامہ پہنا کر سیکھتا ہے۔

اب آپ اپنے آپ سے سوال کریں کہ اوپر دیئے گئے لرننگ اسٹائلز میں سے آپ کا کون سا اسٹائل ہے؟ ہو سکتا ہے آپ کہیں کہ ہر اسٹائل کا کچھ جز کسی حد تک مجھ پر اپلائی ہوتا ہے لیکن آپ کسی ایک اسٹائل کے ذریعے دیگر کی نسبت زیادہ سیکھتے ہوں گے۔ اور یہی وہ لرننگ اسٹائل ہے جو اگر آپ کو اکثر میسر آتا رہے یا آپ اس کا اہتمام کرتے رہیں تو زندگی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اب آتے ہیں ان کی طرف جن کی ذمہ داری دوسروں کو سکھانے کی ہے۔ مثلاً والدین، اساتذہ، مبلغین، علمائے کرام اور آج کل کے دور میں پرسنل ڈویلپمنٹ ٹرینرز۔ ان سب کو چاہئے کہ لرننگ کو Maximize کرنے کے لئے درج ذیل طریقے اپنائیں:

جو بھی چیز آپ نے سکھانی ہو تو سب سے پہلے آپ اس کو اپنی آواز میں بیان کریں (Auditory learning)۔

اس کے بعد آپ کسی تصویر کے ذریعے اس چیز کو سمجھائیں (Visual learning)۔

پھر اسی عمل کو پریکٹیکلی کر کے دکھائیں یا پھر اس کا ویڈیو چلائیں (Kinesthetic learning)۔

آخر میں ان سب ہدایات کو تحریری نوٹس کی شکل میں ضرور سیکھنے والے کو دیں (Reading/writing learning)۔

جب یہ انداز ہو گا سکھانے کا تو لوگوں کو صحیح معنوں میں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ سکھانے کے اس انداز کا مشاہدہ کرنا ہو تو دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کریں اور دیکھیں کہ مبلغینِ دعوتِ اسلامی کیسے آپ کو علمِ دین سکھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر وضو کرنے کا طریقہ جب سکھایا جاتا ہے تو مبلغ درج ذیل طریقے پر عمل کرتا ہے:

1 سب سے پہلے نماز کے احکام کتاب سے وضو کا طریقہ پڑھ کر سنایا جائے گا۔ یہ ہوئی Auditory learning 2 جہاں مواقع میسر ہوں وہاں امیر اہلسنت کا وضو کرنے کا ویڈیو کلپ بھی چلایا جاتا ہے۔ یہ ہوئی Visual learning 3 پھر مبلغ عملی طور پر وضو کر کے دکھائے گا بھی اور شرکائے مدنی قافلہ کو وضو کرنے بھی کہے گا اور جہاں غلطی ہو گی وہاں احسن انداز میں اصلاح بھی کی جائے گی۔ یہ ہے Kinesthetic learning 4 اور آخر میں مبلغ وضو کا طریقہ رسالہ پڑھنے کے لئے تحفے میں بھی دے گا۔ یہ ہوئی Reading/Writing learning

تو پھر آپ بھی نیت کر لیں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اور سیکھیں دینِ اسلام جدید اور بہترین طور طریقے سے۔

اللہ کریم ہمیں خوب خوب سیکھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انٹرویو Interview

رکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطّاری

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے قارئین! ہمارے سلسلے ”انٹرویو“ میں آج ہماری مہمان شخصیت دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک مولانا حاجی محمد علی عطّاری ہیں۔ آیئے! ان سے کچھ سوال وجواب کرتے ہیں:

مہروز عطّاری: یہ ارشاد فرمائیں کہ آپ کا نام کس نے رکھا تھا؟

حاجی محمد علی عطّاری: گھر میں یہ سنا تھا کہ میرے مرحوم دادا جان نے میرا نام رکھا تھا۔

مہروز عطّاری: آپ کے آباء واجداد کا تعلق کہاں سے ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: میرے دادا دادی تقسیمِ ہند کے وقت جب ہجرت کرکے پاکستان آئے تو کوئٹہ چلے گئے اور میرے والد صاحب کی پیدائش وہیں ہوئی، جبکہ نانا اور نانی پاکستان آکر لاڑکانہ میں قیام پذیر ہوئے جہاں میری والدہ کی ولادت ہوئی، جبکہ میں بابُ الاسلام سندھ کے شہر حیدرآباد میں پیدا ہوا۔

مہروز عطّاری: آپ کی تاریخِ پیدائش کیا ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: 7 جنوری 1971ء۔

مہروز عطّاری: بچپن میں آپ کس مزاج کے حامل تھے؟

حاجی محمد علی عطّاری: بچپن میں میری طبیعت شرمیلی تھی۔ گھبرانا، لوگوں سے بات نہ کرنا، گھر میں کوئی مہمان آئے تو چھپ جانا یہاں تک کہ سلام کرنے سے بھی شرمانا۔ ماشآءَ اللہ میرے والد صاحب سلام کرنے، آپ جناب سے بات کرنے، بڑی بہن کو باجی کہنے وغیرہ سے متعلق تربیت فرمایا کرتے تھے۔

مہروز عطّاری: آپ لوگ کتنے بہن بھائی ہیں اور آپ کا نمبر کون سا ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: ہم لوگ آٹھ بہن بھائی ہیں، سب سے بڑی ہمشیرہ ہیں اور ان کے بعد میرا نمبر ہے۔

مہروز عطّاری: گویا والد صاحب کے بعد گھر کے مَردوں میں بڑے آپ ہیں؟

حاجی محمد علی عطّاری: جی، نہ صرف اپنے گھر میں بلکہ خاندان میں بھی۔ میرے دادا جان کے تین بیٹے تھے یعنی میرے والد اور ہمارے دو تایا، مجھ سے پہلے ان تینوں کے یہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں، یوں میں اپنے خاندان میں پہلی نرینہ اولاد تھا۔

مہروز عطّاری: آپ کی بچپن کی عادات میں تبدیلی کب اور کیسے آئی؟

حاجی محمد علی عطّاری: پرائمری تعلیم کے بعد میں نے کلاس 6 سے 8 تک فیڈرل گورنمنٹ اسکول حیدرآباد میں تعلیم حاصل کی، اس وقت بھی میری طبیعت بچپن جیسی تھی۔ نویں کلاس کی تعلیم کیلئے میں نے ایک دوسرے اسکول میں داخلہ لیا اور وہاں کچھ کُھلنا شروع کیا، میں نے 1984ء میں چودہ سال کی عمر میں میٹرک کرلیا۔ میرے والد صاحب مجھے دوستوں کی طرح رکھتے تھے اور آٹھویں کلاس کے دوران ہی ابو نے مجھے ڈرائیونگ سکھادی تھی۔ کبھی والد صاحب دوسرے شہر گئے ہوتے تو میں گاڑی پر ہی اسکول چلا جاتا۔ اسی دور میں کھیلنے کیلئے میدانوں میں جانا شروع کیا اور مجھے اسپورٹس بالخصوص کرکٹ کا شوق ہوگیا۔

مہروز عطّاری: آپ باؤلر اچھے تھے یا بیٹس مین؟

حاجی محمد علی عطّاری: میں آل راؤنڈر تھا اور اپنی ٹیم کا کیپٹن بھی تھا۔

مہروز عطّاری: میٹرک کے بعد مزید کہاں تک تعلیم حاصل کی؟

حاجی محمد علی عطّاری: میٹرک کے بعد گریجویشن (B.Com) تک تعلیم حاصل کی، M.Com میں داخلہ بھی لے لیا لیکن فیملی معاملات اور کاروباری مصروفیات کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہوسکی۔

مہروز عطّاری: کس قسم کا کاروبار تھا؟

حاجی محمد علی عطّاری: والد صاحب کا میڈیکل اسٹور تھا۔ ہم لوگ خاندانی طور پر میڈیکل والے کہلاتے ہیں، اب بھی خاندان کے مختلف افراد مثلاً میرے چھوٹے بھائی، تایا ابو اور ماموں وغیرہ کے دس سے بارہ میڈیکل اسٹور ہوں گے۔

مہروز عطّاری: آپ کی دینی ماحول سے وابستگی کب اور کیسے ہوئی؟

حاجی محمد علی عطّاری: 1989ء میں سردیوں کے دن تھے جب اللہ کریم نے اپنے اس گناہگار بندے پر فضل و کرم فرمایا اور اسے گناہوں بھرے ماحول سے اٹھا کر اپنے نیک بندوں کی صحبت میں پہنچا دیا۔

ماحول میں آنے سے پہلے میں جس صحبت میں رہتا تھا وہ نہایت عجیب و غریب تھی۔ اس بات سے اندازہ لگالیں کہ 1984ء میں جب میں 14 سال کا تھا تو اس وقت بھی ہم موٹر سائیکل پر وَن وہیلنگ کرتے تھے۔ پھر اللہ پاک کے کرم سے میں نے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی آڈیو کیسٹ سنی جس کے سبب آہستہ آہستہ دینی ماحول سے وابستہ ہوتا چلا گیا۔ دینی ماحول سے وابستگی کے بعد بھی کئی ماہ تک میرے سابقہ دوست آکر مجھے پُرانی باتیں یاد دلاتے اور سمجھانے کی کوشش کرتے کہ یہ تو کن لوگوں میں پھنس گیا ہے، ان کے ساتھ تیرا کوئی کام نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

مہروز عطّاری: اپنے گھر میں آپ سب سے پہلے دینی ماحول سے وابستہ ہوئے تھے؟

حاجی محمد علی عطّاری: سب سے پہلے میرے چھوٹے بھائی جو مجھ سے چار، پانچ سال چھوٹے ہیں وہ ماحول سے وابستہ ہوئے اور عمامہ شریف سجالیا، ان دنوں دعوتِ اسلامی میں کتھئی (Brown) عمامہ پہنا جاتا تھا۔ حیدرآباد میں ان دنوں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع اور مدرسۃُ المدینہ بالغان شروع ہوچکا تھا، میرے چھوٹے بھائی مجھے اجتماع کی دعوت دیتے رہتے تھے جس پر کئی بار میں نے انہیں ڈانٹ دیا۔ ان دنوں میری فلموں اور گانوں وغیرہ کی کیسٹوں کی دکان تھی جس کے قریب ہی ہفتہ وار اجتماع کے لئے جانے والی گاڑی کھڑی ہوتی تھی۔

آخر کار ایک دفعہ بھائی کی وجہ سے امیرِ اہلِ سنّت کے آڈیو بیان کی کیسٹ سننے کا موقع ملا جس سے طبیعت میں نرمی آئی۔ ہوا کچھ یوں کہ بھائی نے کیسٹ پلیئر میں **”جہنم کے عذابات“** نامی بیان کی کیسٹ رکھ دی اور کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے، میں سمجھا کہ شاید یہ لطیفوں وغیرہ کی کوئی کیسٹ ہے، جب چلایا تو اس میں جہنم کے عذابات وغیرہ کا بیان تھا۔ دو تین بار بیان کو روکنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن پھر سوچا کہ درمیان میں روک دینے سے گناہ ملے گا، یہ سوچ کر مکمل بیان سنا جس سے دل میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد ایک اور بیان سنا **”زمین کھاگئی نوجواں کیسے کیسے؟“** اور ان دونوں بیانات نے میرے دل کی دنیا بدل کے رکھ دی۔

مہروز عطّاری: امیرِ اہلِ سنّت کے بیان سے دل میں گناہوں کی نفرت تو پیدا ہوگئی، اس کے بعد پھر آگے کا سفر کیسے طے ہوا؟

حاجی محمد علی عطّاری: اس واقعے سے ڈیڑھ دو مہینے پہلے ہی میں نے میوزک سینٹر کھولا تھا، اب میں نے اسے بند کردیا اور لکھ کر لگا دیا کہ یہاں گانے باجوں کی کیسٹیں فروخت نہیں ہوں گی۔ اب جب دین کے راستے پر چلنا شروع کیا تو کنفیوژن پیدا ہونے لگی کہ مختلف راستوں میں سے کون سا راستہ درست ہے۔ کوئی عام مسلمانوں کے معمولات کو شرک و بدعت کہتا ہے، کوئی دل جاری کرنے کی ترغیب دلاتا ہے تو کوئی کچھ اور کہتا ہے۔ میں چار پانچ قسم کے لوگوں سے ملا اور پریشان ہوگیا کہ کیا کروں؟ اس کشمکش نے مجھے اتنا پریشان کیا کہ ایک دن مغرب کی نماز کے دوران میری آنکھوں سے آنسو جاری رہے اور میں نے رو رو کر دعا کی کہ یا اللہ! مجھے سیدھا راستہ دکھادے۔ میں ان دنوں حیدرآباد کے علاقے مکھی باغ میں سیّد صالح شاہ مسجد میں مدرسۂ بالغان میں بھی پڑھتا تھا۔ ہماری اس مسجد میں ہر پیر کو نشست ہوتی تھی جس میں ہمارے نگران آکر تربیت فرماتے تھے۔ اب جب نشست ہوئی تو انہوں نے ترغیب دلائی کہ اللہ کے نیک بندے مولانا الیاس قادری عمرے پر جارہے ہیں اور اس سلسلے میں فلاں دن کراچی میں محفل ہے جس کے لئے حیدرآباد سے بھی قافلہ جائے گا، آپ لوگ بھی چلیں۔ میں نے سوچا کہ جن کا بیان سُن کر میری زندگی میں تبدیلی آئی ہے انہیں ضرور دیکھنا چاہئے، چنانچہ میں بھی قافلے کے ساتھ حیدرآباد سے سفر کرکے شہید مسجد کھارادر کراچی پہنچ گیا۔ ہم جلدی پہنچ گئے تھے اس لئے محراب کے قریب جگہ مل

گئی، میں بار بار اٹھ کر زیارت کرنے کی کوشش کرتا اور ساتھ والوں سے بھی پوچھتا کہ حضرت صاحب کب آئیں گے۔ تھوڑی دیر بعد سب لوگ اٹھے اور پھر بیٹھ گئے، کسی نے مجھے بتایا کہ حضرت صاحب آگئے ہیں۔ میں نے اُٹھ کر زیارت کی تو عام سے لباس اور عمامے میں ملبوس شخصیت نظر آئی، یہ سادگی بھرا انداز دیکھ کر مزید متأثر ہوا۔ محفل کے بعد جب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ایئرپورٹ روانگی کا وقت آیا تو آپ ایک کُھلی گاڑی میں بیٹھ گئے، اس موقع پر کوئی کلام پڑھا جارہا تھا اور آپ یادِ مدینہ میں رو رہے تھے، مدینۂ منورہ سے محبت کے اس انداز نے بھی میرے دل پر بہت اثر کیا۔ بس اس دن سے میں دعوتِ اسلامی سے دل و جان سے وابستہ ہوگیا اور آج آپ کے سامنے ہوں، اللہ کریم اسی دینی ماحول میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت نصیب فرمائے۔

مہروز عطّاری: آپ کا ذریعۂ معاش کیا ہے اور کیا رہا؟

حاجی محمد علی عطّاری: ذریعہ معاش کی داستان تو بہت لمبی ہے، مختصر یہ کہ جب میں ساتویں کلاس میں تھا تو ابو ان دنوں کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے، میں اسکول سے سیدھا ہمارے میڈیکل اسٹور پر جاتا تھا۔ اس کے بعد میری ڈیوٹی لگی کہ دکان پر کام کرنے والوں کے لئے کھانا لے جانا ہے تو پہلے گھر جاتا اور وہاں سے کھانا لے کر دکان پہنچتا۔ دکان پر میری ذمہ داری مغرب یا عشا تک ہوتی۔ 1994ء میں اپنی شادی تک میری ذمہ داری میڈیکل اسٹور پر رہی۔ شادی کے بعد میں نے الگ رہنا شروع کیا اور بہت سے کام ٹرائی کئے، مثلاً ففٹی موٹر سائیکل پر املی، گرم مصالحے، چائے کی پتی، شاپنگ بیگ وغیرہ سپلائی کئے، ملازمت بھی کی، کچھ رقم جمع ہوئی تو انویسٹمنٹ بھی کی۔

انہی دنوں میں نے اپنا میڈیکل اسٹور کھولنے کا ارادہ کیا جس کی تیاری بھی کرلی اور نام رکھوانے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امیرِ اہلِ سنّت مجھے ذاتی طور پر جانتے تھے اور دینی کاموں سے متعلق میری کارکردگی بھی نگران صاحب کے ذریعے پہنچتی تھی۔ میں نے اپنا ارادہ بتایا تو آپ نے فرمایا کہ بیٹا! دعوتِ اسلامی کا کام نہیں کرنا؟ میں نے عرض کی: بالکل کرنا ہے۔ آپ نے تین چار کاموں کے نام لئے کہ میڈیکل والے، ہوٹل والے وغیرہ، ان لوگوں کی ڈیوٹیاں تو بہت لمبی ہوتی ہیں، آپ کیسے دعوتِ اسلامی کا کام کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ ملازم رکھ لوں گا، ایک صبح سے دوپہر تک، دوسرا دوپہر سے رات تک۔ یہ سُن کر آپ مسکرائے اور فرمایا: بیٹا! کون کما کر دیتا ہے؟ مجھ سے پوچھا کہ آپ کا خرچہ کتنا ہے؟ میں نے بتایا تو امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مجھے مُضاربت کے طور پر کام کرنے کا مشورہ دیا اور اس کا شرعی طریقہ بھی سمجھایا۔

مہروز بھائی! اس دن کے بعد سے آج تک میرا تجربہ ہے کہ میں جس کام میں خود شامل ہوتا ہوں اس میں نقصان ہوجاتا ہے اور جس کام میں انویسٹ کرکے Sleeping Partner کے طور پر شریک ہوتا ہوں یعنی پیسے تو لگاؤں لیکن کام کوئی دوسرا کرے، تو وہ بہترین چلتا ہے۔ میرا حُسنِ ظن ہے کہ یہ ولیِ کامل کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کا اثر ہے۔

مہروز عطّاری: آپ کی شادی خاندان میں ہوئی یا باہر؟

حاجی محمد علی عطّاری: میرے سگے تایا کے یہاں شادی ہوئی۔

مہروز عطّاری: آپ کے کتنے بچّے ہیں؟

حاجی محمد علی عطّاری: اَلحمدُ لِلّٰہ تین بچے موجود ہیں، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔ چار بچّوں یعنی تین بیٹوں اور ایک بیٹی کا بچپن میں ہی انتقال ہوگیا تھا، اللہ کریم روزِ قیامت انہیں ہم میاں بیوی کے لئے شفاعت کرنے والا بنائے۔

مہروز عطّاری: آپ کو دعوتِ اسلامی میں سب سے پہلے کون سی ذمہ داری ملی تھی اور اس کے بعد آگے کا سفر کیسے طے کیا؟

حاجی محمد علی عطّاری: سب سے پہلے مسجد درس کی ذمہ داری ملی تھی، پھر مدرسۃُ المدینہ بالغان، پھر حیدرآباد کے ایک علاقے "گجراتی محلہ" میں پانچ مساجد پر ذمہ داری، پھر مزید ترقی کرتے کرتے حیدرآباد کے 4 علاقوں میں سے ایک کی ذمہ داری ملی۔ جب مرکزی مجلسِ شوریٰ بنی تو مجھے اس میں شامل کیا گیا اور ساتھ ہی سندھ کابینہ کی ذمہ داری بھی ملی۔

مہروز عطّاری: پاکستان سے باہر آپ نے کن ممالک کا سفر کیا ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: عرب شریف، یورپ کے کئی ممالک مثلاً جرمنی، بیلجیئم، فرانس، اٹلی، اسپین، یونان کے علاوہ نیپال، بنگلہ دیش، ترکی وغیرہ کا سفر کیا ہے۔

مہروز عطّاری: محمد علی عطّاری، حاجی محمد علی عطّاری کب بنے؟

حاجی محمد علی عطّاری: سن 2000ء میں مرکزی مجلسِ شوریٰ بننے کے ایک سال بعد شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ چل مدینہ کی سعادت ملی تھی۔

مہروز عطّاری: بنگلہ دیش میں آپ نے اپنی فیملی کے ساتھ تقریباً اڑھائی سال گزارے، آپ کا یہ وقت کیسے گزرا اور وہاں کے لوگوں کو کیسا پایا؟

حاجی محمد علی عطّاری: پہلی بار 2007ء میں نگرانِ شوریٰ کے ساتھ بنگلہ دیش کا سفر کیا تھا، اس کے بعد کچھ نہ کچھ آنا جانا رہا۔ 2010ء میں مجھے مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے باقاعدہ بنگلہ دیش کی ذمہ داری ملی، اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت اور نگرانِ شوریٰ نے فرمایا کہ یہاں ہجرت کرکے ہی کام ہو گا۔ میں نے اپنی فیملی کا ذہن بنایا اور ہم بنگلہ دیش چلے گئے۔ پہلے تقریباً 6 مہینے چٹاگانگ رہے، اس کے بعد بچّوں کے امتحانات کی وجہ سے واپس پاکستان آئے اور اس کے بعد لگ بھگ دو سال بنگلہ دیش میں قیام رہا اور آنا جانا بھی لگا رہا۔ بنگلہ دیش کی خاص بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بہت سادہ، محبت والے اور دین سے پیار کرنے والے ہیں، اگر انہیں دُرست راہنمائی مل جائے تو بہت جلد دین کے راستے پر آجاتے ہیں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے آج بنگلہ دیش میں دینی کاموں کی بہاریں ہیں، بنگلہ زبان میں مدنی چینل چل رہا ہے، تین تین دن کے سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں، 50 سے زیادہ جامعاتُ المدینہ اور کثیر مدارسُ المدینہ قائم ہیں اور بنگلہ دیش کے جامعاتُ المدینہ سے اب تک طلبہ کے چار بیچ فارغ ہو چکے ہیں۔

مہروز عطّاری: سنا ہے کہ نگرانِ شوریٰ کے ہمراہ بنگلہ دیش کے سفر میں کوئی حادثہ پیش آیا تھا، اس کی کچھ تفصیل بتادیں۔

حاجی محمد علی عطّاری: 2000ء میں جب نگرانِ شوریٰ کے ساتھ سفر ہوا تو ہم نے ایک 22 سیٹوں والی وین بک کروائی تھی۔ بنگلہ دیش میں بارشیں بہت ہوتی ہیں، ہم لوگ بارش کے دوران چٹاگانگ سے ڈھاکہ واپس آرہے تھے۔ راستے میں کُمیلہ نامی ایک شہر پڑتا ہے، اس شہر سے چند کلو میٹر پہلے مین ہائی وے پر ڈرائیور نے کسی وجہ سے بریک لگائی تو پھسلن کی وجہ سے گاڑی الٹ کر روڈ کے کنارے گہرائی میں جاگری۔ گاڑی میں اس وقت پندرہ، سولہ اسلامی بھائی موجود تھے، جب گاڑی الٹنا شروع ہوئی تو سب کی زبان پر ”یااللہ خیر“ اور کلمہ شریف وغیرہ مقدس کلمات جاری ہوگئے۔ حادثے سے پہلے گاڑی میں امیرِ اہلِ سنّت کا بیان چل رہا تھا، جب گاڑی اُلٹ کر رُک گئی تو بھی بیان جاری تھا۔ سب سے پہلے ایک اسلامی بھائی کھڑکی توڑ کر باہر نکلے اور نگرانِ شوریٰ کو باہر نکالا، پھر ایک ایک کرکے ہم سب باہر نکلے۔ گاڑی الٹی پڑی تھی، موبائل فون پانی میں بھیگ گئے۔ اس مشکل گھڑی میں بھی نگرانِ شوریٰ کے حواس قائم تھے اور آپ اسلامی بھائیوں کو حوصلہ دے رہے تھے۔ ڈرائیور کا موبائل کچھ کام کررہا تھا تو اس سے کسی کو کال کرکے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی تک پیغام پہنچانے کی درخواست کی۔ معمولی چوٹیں تو ہم سب کو آئی تھیں لیکن تین چار اسلامی بھائی جو زیادہ زخمی تھے انہیں فوراً اسپتال روانہ کیا گیا، پیچھے آنے والی ایک گاڑی سے لفٹ لے کر ہم قریبی شہر پہنچے اور وہاں سے گاڑی بک کرواکر ڈھاکہ پہنچے۔ اللہ کریم کا شکر ہے کہ سب کی جان محفوظ رہی۔

مہروز عطّاری: آپ کے پاس اس وقت دعوتِ اسلامی کے کون کون سے شعبہ جات کی ذمہ داری ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: شعبہ تعمیرات، شعبہ اثاثہ جات، شعبہ نیو سوسائٹیز، شعبہ اوورسیز کے بعض امور اور کراچی کے 4 ڈسٹرکٹ کی ذمہ داری میرے سپرد ہے۔

مہروز عطّاری: اثاثہ جات کا شعبہ دعوتِ اسلامی کے بڑے شعبہ جات میں سے ایک ہے، اس سے متعلق اہم چیلنج کون سا ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: ہمارے پاس بڑی تعداد میں خالی اثاثے موجود ہیں یعنی جو فی الحال استعمال میں نہیں ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں ایسے اثاثہ جات ہیں، لوگ دعوتِ اسلامی پر اعتماد کرتے اور اپنے اثاثہ جات دیتے ہیں۔ ہمارا سب سے بڑا چیلنج یہ ہوتا ہے کہ شرعی اور قانونی اعتبار سے کلیئرنس لینے کے بعد جلد سے جلد اسے مسجد، جامعۃُ المدینہ یا مدرسۃُ المدینہ وغیرہ کسی نیک کام میں استعمال کیا جائے تاکہ اثاثہ دینے والوں کا دل مطمئن ہو جائے کہ ہم نے جس مقصد کے لئے اپنی زمین یا عمارت دی تھی وہ پورا ہو گیا ہے۔

مہروز عطّاری: آج کل کے دور میں بچّوں کی شادی کرنے کی بہترین عمر کون سی ہے؟

حاجی محمد علی عطّاری: میرا خیال یہ ہے کہ 18 سے 22 سال کی عمر کے دوران بچوں کی شادیاں کر دینی چاہئیں۔

مہروز عطّاری: آپ کے سب بچّوں کی شادیاں ہو چکی ہیں؟ اور کیا بچوں کی شادیاں خاندان میں کی ہیں؟

حاجی محمد علی عطّاری: اللہ پاک کے فضل و کرم سے اولاد کی شادی کی ذمہ داری سے فراغت ہو چکی ہے۔ میرے بیٹے رضا عطّاری اور ایک بیٹی کی شادی دعوتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والے ایک دینی خاندان میں کی ہے جبکہ ایک بیٹی کی شادی میرے بھتیجے سے ہوئی ہے۔

مہروز عطّاری: ما شآءَ اللہ آپ دادا بھی بن چکے ہیں، اولاد کی شادیاں کرنے اور دادا بننے کے بعد کیسا محسوس کرتے ہیں؟

حاجی محمد علی عطّاری: رضا کی شادی تو کم و بیش 6 سال پہلے ہوگئی تھی، بیٹیوں کی شادی کے بعد میں نے نگرانِ شوریٰ سے کہا کہ اب میں فارغ ہو چکا ہوں۔ نگرانِ شوریٰ تو نگرانِ شوریٰ ہیں، انہوں نے فرمایا کہ فارغ نہیں ہوئے بلکہ ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں، اب مزید کئی خاندان آپ سے منسلک ہو چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے 2 پوتے ہیں، شعبان رضا عطّاری 5 سال کے ہیں جبکہ میلاد رضا عطّاری کی عمر لگ بھگ 3 سال ہے۔ جب یہ دادا، دادا کہہ کر لپکتے ہیں اور گود میں آتے ہیں تو اس وقت اللہ پاک کی اس نعمت کا احساس ہوتا ہے اور یہ بات دُرست لگتی ہے کہ انسان کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ اولاد کی اولاد پیاری ہوتی ہے۔

مہروز عطّاری: دعوتِ اسلامی میں آپ کو ایک خصوصی اعزاز یہ حاصل ہے کہ آپ نے فیملی سمیت بہت سے سفر کئے ہیں اور پاکستان و بیرونِ پاکستان مختلف شہروں میں دینی کاموں کے لئے طویل عرصہ قیام کیا ہے۔ اس کا ذہن کیسے بنا؟

حاجی محمد علی عطّاری: 1989ء میں دینی ماحول سے وابستگی کے بعد میں نے کسی اخبار میں ایک کالم پڑھا تھا جس میں ایک غیر مسلم نے اپنی آپ بیتی ذکر کی تھی کہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے بیس بائیس سال پہلے فلاں ملک سے نکلا تھا، میں نے اسی دوران شادی کی، میرے بچے ہوئے اور میں نے خود کو اپنے بیوی بچوں سمیت اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اس شخص کی یہ بات میرے دل و دماغ پر نقش ہوگئی اور میں نے سوچا کہ اگر یہ اپنے بیوی بچوں سمیت اپنے باطل مذہب کے لئے وقف ہو سکتا ہے تو میں اپنی فیملی کے ساتھ دینِ اسلام کے لئے وقف کیوں نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد اللہ کے کرم سے میرے کام کی نوعیت بھی ایسی بن گئی کہ مالی لحاظ سے کوئی پریشانی نہیں رہی، چنانچہ شادی کے بعد مجھے اپنی فیملی کے ساتھ دینی کاموں کے لئے سفر کی سعادت ملتی رہی اور اس حوالے سے ذمہ داران میں میری مثال پیش کی جاتی تھی۔ دینی کاموں کی ذمہ داری کے حوالے سے ایک سال سکھر، ایک سال کراچی، دیگر کئی مقامات کے علاوہ چند سال بنگلہ دیش میں بھی قیام رہا۔ 1994ء میں میری شادی ہوئی اور آج تک میں نے تقریباً 19 یا 20 گھر تبدیل کئے ہیں۔ آخری بار 2016ء میں بنگلہ دیش سے کراچی واپسی کے بعد فیملی کی طرف سے کہا گیا کہ اب بچے بڑے ہو چکے ہیں اور ان کی شادیاں کرنی ہیں، اس لئے اب ان کی شادیوں تک آپ نے لمبا سفر نہیں کرنا چنانچہ پچھلے 6 سال سے ہم کراچی میں ہی قیام پذیر ہیں، اب دیکھیں آگے کیا ہوتا ہے۔

مہروز عطّاری: یوں تو آپ کے علم میں امیرِ اہلِ سنّت کے کئی واقعات ہوں گے، ہمارے قارئین کیلئے کوئی ایک واقعہ بیان فرمادیجئے۔

حاجی محمد علی عطّاری: آج سے کئی سال پہلے فیضانِ مدینہ کراچی میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مشورہ تھا۔ رات میں اراکینِ شوریٰ جس جگہ آرام کر رہے تھے اس کے قریب ہی امیرِ اہلِ سنّت کا کمرہ موجود تھا۔ سحری سے پہلے امیرِ اہلِ سنّت نے تشریف لاکر ہمیں تہجد کے لئے جگاتے ہوئے صدائے مدینہ لگائی: پیارے اسلامی بھائیو! میرے پیارے اراکینِ شوریٰ! اٹھ جائیں اور تہجد ادا فرمالیجئے۔ پہلے تو ایسا محسوس ہوا جیسے امیرِ اہلِ سنّت خواب میں تشریف لائے ہیں، پھر جب احساس ہوا کہ پیر و مرشد بنفسِ نفیس ہمیں جگانے کیلئے آئے ہیں اور کمرے کے کونے پر موجود ہیں تو سب ایک دَم سے اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ تہجد کے لئے جگانے کے بعد جاتے جاتے امیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا: تہجد پڑھ لیں اور پھر غریب خانے (یعنی میری رہائش گاہ) پر سحری کے لئے تشریف لے آئیں۔ زیادہ نعمتیں تو موجود نہیں لیکن جو کچھ ہے اس کے ذریعے سحری کر لیں یا روزہ نہیں رکھنا تو بھی آپ کو ناشتے کی دعوت ہے۔ بھلا پیر و مرشد کی دعوت کو کون چھوڑتا ہے، چنانچہ ہم سب تہجد کے بعد بارگاہِ مرشد میں حاضر ہوئے۔ دنیائے دعوتِ اسلامی کے امیر اور کروڑوں مریدین کے پیر و مرشد کے دستر خوان پر اس وقت سحری کے لئے ایک سبزی کا سالن، پانی میں اُبلا ہوا لوبیا، تندور کی روٹی اور پانی موجود تھا۔

مہروز بھائی! اس طرح اور بھی بہت سے واقعات ہیں۔ کچھ لوگ دنیا کے سامنے تو متقی پرہیز گار نظر آتے ہیں لیکن تنہائی میں ان کے معاملات اس کے برعکس (Opposite) ہوتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے پیر و مرشد کی خلوت (تنہائی) کی عبادات، ریاضات اور تقویٰ و پرہیز گاری ان کی جلوت سے کہیں زیادہ ہے۔ اللہ پاک کا کتنا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایسی ہستی کے دامن سے وابستہ فرمایا، اللہ کریم ہمیں مرتے دَم تک اور قبر و حشر میں بھی ان کے دامن سے وابستہ رکھے اور جنّتُ الفردوس میں ان کے ساتھ اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سفرنامہ

صحرائے تھر کا سفر

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

7 جنوری 2022ء بروز جمعۃُ المبارک ہمارا مدنی قافلہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سے صحرائے تھر کے سفر پر روانہ ہوا۔ اس سفر کے دوران تھر کے مختلف شہروں میں اجتماعات کے علاوہ ملاقاتوں اور دعوتِ اسلامی کے مختلف پراجیکٹس کا دورہ بھی کرنا تھا۔ ہمارے اس مدنی قافلے میں کئی ذمہ داران اور کراچی کے تاجران کے علاوہ سندھ کے شہروں ٹھٹھہ، ٹھارو، ساکرو اور گجّو کے بھی کئی اسلامی بھائی شریک تھے۔

والدین کے قدموں میں حاضری پہلے کراچی میں اپنے والدین کی قبروں پر حاضری دی اور وہاں سورۂ یٰسٓ شریف کی تلاوت کی۔ مدینۂ منوّرہ سے میرے مرحوم والد کے ایک دوست ان کی قبر پر ڈالنے کے لئے پھول بھیجتے رہتے ہیں، وہ پھول والدین کی قبر پر ڈالے اور پھر ہم سفر پر روانہ ہوئے۔

راستے میں ایک جگہ رُک کر ہم نے نمازِ عصر ادا کی جس کے بعد ایک اسلامی بھائی نے اصرار کرکے ہمیں چائے پلائی۔

میرپور خاص کا زیرِ تعمیر فیضانِ مدینہ نمازِ مغرب بھی راستے میں ادا کرکے مزید آگے سفر ہوا اور پھر ہم مین حیدرآباد روڈ پر میرپورخاص کی غوثِ اعظم سوسائٹی میں واقع دعوتِ اسلامی کے زیرِ تعمیر مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حاضر ہوئے۔ یہ مدنی مرکز تقریباً 44 ہزار اسکوائر فٹ پر مشتمل ہے جس میں مسجد کے علاوہ جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات بھی ہوں گے۔ مسجد میں بیسمنٹ بھی بنایا گیا ہے اور اندازہ ہے کہ یہاں تقریباً 5 ہزار نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ اس عظیم تعمیراتی کام کے لئے ڈیڑھ سے دو کروڑ روپے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے بھی اس نیک کام کے لئے اپنا اپنا حصہ ملایا۔

پھولوں سے لاد دیا یہاں سے ہمارا مدنی قافلہ سمارو پہنچا جہاں مجھے سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنا تھا۔ سمارو داخل ہونے پر اجتماع گاہ تک وہاں کے اسلامی بھائیوں نے بہت عزت اور پیار دیا، جگہ جگہ ہماری گاڑی پر پھولوں کی برسات ہوتی رہی اور پھر مجھے اتنے ہار پہنائے کہ گویا میں ان کے پیچھے چھپ گیا، ایسا لگتا تھا کہ شاید آج سمارو میں پھول ختم ہوگئے ہوں گے۔ یہاں ”عاشق ہو تو ایسا“ کے عنوان پر بیان کی سعادت ملی اور بیان کے دوران میں نے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی مدنی سوچ بیان کرنے کی کوشش کی کہ ہزاروں ہزار روپے پھولوں اور ہاروں پر خرچ کرنے کے بجائے اگر اس رقم کی کتابیں اور رسالے تقسیم کردیئے جائیں تو اِن شآءَ اللہ ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اسلامی بھائیوں کی دل جوئی کے لئے یہاں میں نے سندھی زبان میں نعت شریف بھی پڑھی۔ اجتماع کے آخر میں اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔

سفر کا دوسرا دن اگلے روز یعنی 8 جنوری بروز ہفتہ نمازِ ظہر سے پہلے زیرِ تعمیر جامع مسجد فیضانِ عشقِ رسول کنری روڈ سمارو سے متصل میدان میں شخصیات کے لئے سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں معجزۂ قراٰنِ کریم کے موضوع پر بیان کی سعادت ملی۔ بیان کے بعد ایک اسلامی بھائی کا نکاح پڑھایا اور پھر زیرِ تعمیر مسجد میں نمازِ ظہر ادا کی۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وِڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ ونگرانِ مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

سمارو سے کنری سمارو کے بعد ہم کنری شہر پہنچے جہاں شخصیات سے ملاقات کے بعد سنّتوں بھرے اجتماع میں ”قراٰن سے اثر لینے والے“ کے عنوان پر بیان کا موقع ملا۔

کنری میں ہی ہم ایک مسجد سے مشتمل مدرسے میں بھی حاضر ہوئے جہاں پڑھنے والے بچّوں کو کچھ مدنی پھول پیش کئے۔

اس کے بعد ایک شخصیت کے گھر جاکر ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

مِٹھی (Mithi) روانگی کنری کے بعد ہم مِٹھی کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک مقام پر کئی اسلامی بھائی ہمیں خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے، یہاں کچھ دیر رک کر ان کی دل جوئی کے لئے چند مدنی پھول دیئے اور پھر آگے کا سفر شروع کیا۔ کچھ مزید سفر کرنے کے بعد ایک مقام پر مسجد کے پاس رک کر نمازِ عصر باجماعت ادا کی گئی، اس کے بعد ہم چیلہار پہنچے جہاں FGRF کے پراجیکٹ نمبر 109 کا وزٹ کیا۔ یہاں کنواں کھود کر علاقے والوں کے لئے پانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ چونکہ اس علاقے میں بجلی موجود نہیں اس لئے ساتھ ہی سولر سسٹم بھی لگایا گیا ہے جس کے ذریعے بجلی کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ اس پراجیکٹ کے ساتھ موجود مسجد کے اطراف چار دیواری موجود نہیں تھی، ہم نے اس کے لئے بھی اسلامی بھائیوں کو تعاون کرنے کی ترغیب دلائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صحرائے تھر میں FGRF کے تحت اب تک ایک ہزار سے زیادہ پراجیکٹ لگائے جاچکے ہیں جن میں بالخصوص پانی کی قلت کا شکار علاقوں میں کنووں کی کھدائی سرِفہرست ہے۔

مِٹھی میں بھرپور استقبال اس کے بعد ہم مزید سفر کر کے مِٹھی کی حدود میں داخل ہوئے تو اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہمیں خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھی جو جلوس کی صورت میں ہمارے ساتھ اجتماع گاہ تک پہنچی۔ مِٹھی کے اجتماع میں ”عشقِ رسول کیوں ضروری ہے؟“ کے عنوان پر بیان کیا۔

چھاچھرو آمد اجتماع کے بعد ہم نے رات مِٹھی میں ہی آرام کیا اور پھر اگلے دن مزید سفر شروع کیا۔ نمازِ ظہر ہم نے فیضانِ مدینہ چھاچھرو میں ادا کی اور پھر ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں دعوتِ اسلامی کے لئے جمع کیا جانے والا عُشر اکٹھا کیا گیا تھا۔ یہاں عُشر جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی اور دعا کا سلسلہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی عُشر مجلس کی کاوشوں سے نہ صرف دعوتِ اسلامی کے لئے عُشر جمع ہوتا ہے بلکہ کاشت کار اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد کو ہمارے ان ذمہ داران کے ذریعے عُشر کے شرعی مسائل سیکھنے کو ملتے ہیں۔ اللہ کریم ہمارے ان ذمہ داران کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔

ذمہ دار اسلامی بھائی کی عیادت یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہم چھاچھرو کے ڈویژن ذمہ دار اسلامی بھائی شعبان عطاری کے گھر ان کی عیادت کے لئے پہنچے جو اجتماع کی تیاریوں کے دوران بیمار ہوگئے تھے۔

اسلامی بہنوں کیلئے عظیم مرکز بنانے کی تیاری ہم نے چھاچھرو میں اس 400 گز پر مشتمل پلاٹ کا بھی دورہ کیا جہاں اِنْ شَآءَ اللہ اسلامی بہنوں کے لئے ”فیضانِ صحابیات“ کے نام سے عظیم مرکز قائم کیا جائے گا جہاں اسلامی بہنوں کے لئے جامعۃُ المدینہ اور سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوگا۔ دور دراز سے آنے والی اسلامی بہنوں کے لئے ٹھہرنے کا بھی انتظام ہوگا اور مختلف تربیتی کورسز کی ترکیب بھی ہوگی۔ اندازہ ہے کہ اس مرکز کی تعمیر پر تقریباً ڈیڑھ سے 2 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین سے گزارش ہے کہ اپنے والدین اور دیگر مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے اس مرکز کی تعمیر میں ہمارے ساتھ تعاون کیجئے۔

چھاچھرو میں مزید مصروفیات یہاں سے ہم چھاچھرو میں ہی ایک مقام پر FGRF کے پراجیکٹ نمبر 1006 کا افتتاح (Opening) کرنے پہنچے جو یوکے سے حاجی محمد یونس عطّاری کے ایصالِ ثواب کے لئے ان کی فیملی نے بنوایا ہے۔

اس کے بعد ہم چھاچھرو کے ایک گراؤنڈ میں منعقد سنتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوئے جہاں اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد جمع تھی۔ اس اجتماع میں ”دل کو صاف کیجئے“ کے عنوان پر بیان ہوا جس میں کینہ اور حسد سے متعلق مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت ملی۔

یہاں سے ہم چھاچھرو کے قریب کیتا نامی گاؤں میں FGRF کے پراجیکٹ نمبر 101 کو دیکھنے پہنچے۔ یہ پراجیکٹ یوکے سے سید فیصل امین صاحب نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کے لئے بنوایا

تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ صبح 9 سے دوپہر 2 بجے تک گاؤں والے یہاں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ پراجیکٹ کے قریب ہی سولر پینل لگائے گئے ہیں جن سے حاصل ہونے والی بجلی سے موٹر چلا کر پانی نکالا جاتا ہے۔ جس وقت ہم یہاں پہنچے اس وقت بھی یہاں سے کئی اونٹ پانی پی رہے تھے۔

ایک بار پراجیکٹ بنادینا تو آسان ہے لیکن اس کی مستقل دیکھ بھال کرنا اور چلانا ایک مشکل کام ہے، اللہ کریم ہمارے ذمہ دار اسلامی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پانی کا صدقہ کرنے کا ثواب کمایئے اس کے بعد ہم "کھینسر" نامی گاؤں میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچے۔ فیضانِ مدینہ میں تعمیرات کا کافی کام باقی ہے جبکہ اس کے ساتھ ہی جامعۃُ المدینہ بھی زیرِ تعمیر ہے۔ یہاں سے واپسی کے لئے میں گاڑی میں بیٹھ چکا تھا کہ گاؤں کے بہت سے افراد وہاں جمع ہوگئے اور انہوں نے اپنے یہاں پانی کی کمی کے حوالے سے مسئلہ بتایا۔ میں نے کہا کہ دعوتِ اسلامی بہت سے مقامات پر ٹیوب ویل لگارہی ہے، آپ کے یہاں بھی لگادیتے ہیں۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ یہاں بہت گہری کھدائی کے بعد بھی کڑوا پانی نکلتا ہے، یہ کڑوا پانی نکالنے کے لئے بھی 15 لاکھ روپے کا خرچ ہے، اور پھر اسے میٹھا بنانے کے لئے RO Plant لگانے پر 10 لاکھ روپے مزید خرچ آئے گا، یعنی یہ تقریباً 25 لاکھ روپے کا پراجیکٹ ہے جبکہ ہمیں اسپانسر کرنے والے افراد عموماً یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈیڑھ دو لاکھ والا پراجیکٹ بتائیں۔

اس گاؤں میں تقریباً ایک ہزار گھر ہیں اور اکثریت نہایت غریب افراد پر مشتمل ہے۔ اس پراجیکٹ میں خرچ تو زیادہ ہے لیکن اتنے سارے لوگوں کی پریشانی حل کرنا اور ان کی دعائیں لینا کتنی بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: پانی سے بڑھ کر کوئی صدقہ زیادہ ثواب والا نہیں۔

(شعب الایمان، ج 3/ 222، حدیث:3378)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین سے میری درخواست ہے کہ اس گاؤں میں پانی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اللہ پاک کے عطا کردہ مال میں سے خرچ کریں اور دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پائیں۔

مدنی مراکز کا دورہ یہاں سے ہم صحرائے تھر کے ایک اور گاؤں "بگل" میں قائم فیضانِ مدینہ پہنچے جس کے ساتھ ہی مدرسۃُ المدینہ بھی قائم ہے۔

اس کے بعد ہم "وہراڑی" نام کے گاؤں میں واقع فیضانِ مدینہ پہنچے، اسے دیکھنے کے بعد قریب ہی ایک اسلامی بھائی کے گھر خیر خواہی کی دعوت پر حاضر ہوئے۔ اس کے بعد کچھ ہی فاصلے پر FGRF کے پراجیکٹ نمبر 840 کو دیکھنے گئے جو یوکے کی ایک اسلامی بہن نے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے بنوایا تھا۔ یہاں سے گاؤں والے پانی حاصل کرتے ہیں اور یہی پانی فیضانِ مدینہ تک بھی جاتا ہے جس سے نمازی وضو وغیرہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے "کیرلو" نامی گاؤں میں بھی فیضانِ مدینہ کا وزٹ کیا۔

اس کے بعد ہم صحرائے تھر کے آخری کونے میں "کھیمے جو پار" نامی علاقے میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حاضر ہوئے جہاں نمازِ مغرب کے بعد "معاف کرنے کی فضیلت" کے عنوان پر سنتوں بھرا بیان کیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم اپنے سفر کے آخری مقام سندھ کے مشہور شہر "عمر کوٹ" پہنچے جہاں رات تقریباً 9 بجے ایک عظیمُ الشان اجتماع میں "تلاوت کی فضیلت" کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کیا۔ اس اجتماع کے اختتام کے ساتھ ہی ہمارا صحرائے تھر کا تین روزہ مصروف ترین سفر بھی اختتام کو پہنچا۔

صحرائے تھر میں دینی کاموں کی ضرورت صحرائے تھر میں تین دن سفر سے ہم پر یہ بات مزید واضح ہوگئی کہ یہاں دعوتِ اسلامی کے دینی اور فلاحی کاموں کی کتنی شدید ضرورت ہے۔ متعدد چھوٹے چھوٹے گاؤں میں ذمہ داران کی کاوشوں سے فیضانِ مدینہ اور مدرسۃُ المدینہ قائم ہیں جن کے ذریعے دین کا پیغام عام ہورہا ہے لیکن اکثر مراکز میں تعمیری کاموں کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ یہاں بڑے پیمانے پر FGRF کے فلاحی کاموں کی ضرورت ہے۔ صحرائے تھر میں پانی اور غذا کی قلت بہت بڑا مسئلہ ہے جسے حل کرنے کے لئے کثیر مالی وسائل درکار ہیں۔

اللہ کریم یہاں دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ذمہ داران کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(New Writers)

نئے لکھاری

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم اور ذکرِ مکہ و مدینہ

عاکف عطّاری
(درجہ دورۂ حدیث مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد)

مکۂ مکرّمہ اور مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً وہ مبارک مقامات ہیں جنہیں محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی سکونت سے مشرّف فرمایا۔ اسی وجہ سے مکہ و مدینہ عاشقانِ رسول کے قلوب کے لئے باعثِ راحت وچین ہیں قراٰنِ مجید میں کئی مقامات پر مکہ و مدینہ کا ذکر فرمایا گیا جو کہ درج ذیل ہے:

قراٰنِ مجید میں ذکرِ مکۂ مکرّمہ:

(1) اوّل گھر: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ(۹۶)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:96)

یہودیوں نے کہا تھا کہ ”ہمارا قبلہ یعنی بیتُ المقدس کعبہ سے افضل ہے کیونکہ یہ گزشتہ انبیا علیہمُ السّلام کا قبلہ رہا ہے، نیز یہ خانہ کعبہ سے پرانا ہے“۔ ان کے رد میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن، اٰلِ عمرٰن، تحت الآیۃ:96، 1/274 ملتقطاً) اور بتا دیا گیا کہ روئے زمین پر عبادت کے لئے سب سے پہلے جو گھر تیار ہوا وہ خانہ کعبہ ہے۔

(2) مرجع الناس: ﴿وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ-وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ-وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔ (پ1، البقرۃ:125) آیتِ مبارکہ میں ”اَلْبَیْتَ“ سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے۔ ”مَثَابَةً“ سے مراد بار بار لوٹنے کی جگہ ہے۔ یہاں مسلمان بار بار لوٹ کر حج وعمرہ وزیارت کے لئے جاتے ہیں۔ اور امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرمِ کعبہ میں قتل وغارت حرام ہے۔ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: 125، ص77 ملخصاً) اور آیت میں مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان ہے، اسے نماز کا مقام بنانا مستحب ہے۔ (بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ:125، 1/398 ملخصاً)

(3) مکۂ مکرّمہ کی قسم یاد فرمانا: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (پ30، البلد:1، 2) صراطُ الجنان میں ان دو آیات کے متعلق ہے: اے پیارے حبیب! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے اِس شہرِ مکہ کی قسم! جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اے پیارے حبیب! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکۂ مکرّمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ (صراط الجنان، 10/678، 679 ملتقطاً)

قراٰنِ مجید میں مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کے فضائل:

(1) مدینہ طیبہ کا اچھی جگہ ہونا: ﴿وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةًؕ-وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُۘ-لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَۙ(۴۱)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے۔ (پ14، النحل:41)

صراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیتِ مبارکہ میں اچھی جگہ سے مراد مدینہ طیبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہجرت کی جگہ بنایا۔ اس آیت سے مدینۂ منوّرہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ یہاں اسے "حَسَنَةً (اچھی جگہ)" فرمایا گیا ہے۔(صراطُ الجنان، 5/318 ملتقطاً)

(2) ایمان کا گھر: ﴿وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنالیا۔(پ28، الحشر:9) اس آیت میں انصار صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی انتہائی مدح وثنا کی گئی چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری سے پہلے اس شہرِ مدینہ کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنالیا۔(صراطُ الجنان، 10/73)

اللہ پاک تمام عاشقانِ رسول کو بار بار حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ اٰمین!

مکۂ مکرّمہ کے 10 فضائل

شناور غنی بغدادی
(درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ امام غزالی، فیصل آباد)

اَلحمدُ لِلّٰہ مکۂ مکرّمہ بہت ہی برکت اور عظمت والا شہر ہے۔ ہر مسلمان اس کی حاضری کی تمنا رکھتا ہے اور اگر ثواب کی نیت بھی ہو تو یقیناً دیدارِ مکۂ مکرّمہ کی آرزو بھی عبادت ہے۔ آیئے مکۂ مکرّمہ جو کہ اللہ پاک کا بہت پیارا شہر ہے اس کے فضائل سنتے ہیں:

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد   وہ مکہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ

1 مکہ امن والا شہر ہے: قراٰنِ کریم میں متعدد مقامات پر مکۂ مکرّمہ کا بیان ہوا ہے۔ چنانچہ پارہ ایک، سورۃ البقرہ آیت نمبر:126 میں ہے: ترجمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کردے۔(پ1، البقرۃ:126)

2 رَمضانِ مکہ: حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: رَمَضَانُ بِمَكَّةَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ رَمَضَانَ بِغَيْرِ مَكَّةَ یعنی مکّے میں رَمضان گزارنا غیرِ مکہ میں ہزار رَمضان گزارنے سے افضل ہے۔

(مسند البزار، 12/303، حدیث:6144)

3 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا محبوب شہر: حضرت عبدُ اللہ بن عدی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ مقام حَزْوَرَہ کے پاس اپنی اونٹنی پر بیٹھے فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! تُو اللہ کی ساری زمین میں بہترین زمین ہے اور اللہ کی تمام زمین میں مجھے زیادہ پیاری ہے۔ خدا کی قسم! اگر مجھے اس جگہ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔(ابن ماجہ، 3/518، حدیث:3108)

4 مکۂ مکرّمہ کی زمین قیامت تک حرم ہے: حضرتِ صَفِیَّہ بِنْتِ شیبہ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فتحِ مکّہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اس شہر کو اُسی دن سے اللہ نے حرم بنا دیا ہے جس دن آسمان و زمین پیدا کئے لہٰذا یہ قیامت تک اللہ کے حرام فرمانے سے حرام (یعنی حُرمت والا) ہے۔

(ابن ماجہ، 3/519، حدیث:3109)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے   بارش اللہ کے کرم کی ہے

5 مکہ و مدینہ میں دجّال داخل نہیں ہوگا: مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخل نہیں ہوسکے گا۔

(مسند احمد، 10/85، حدیث:26106)

6 مکۂ مکرّمہ کی گرمی کی فضیلت: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰى حَرِّ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وقت مکّے کی گرمی پر صبر کرے جہنم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔(اخبار مکہ، 2/311، حدیث:1565)

7 مکۂ مکرّمہ میں بیمار ہونے والے کا اجر: حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایک دن مکّے میں بیمار ہو جائے اللہ پاک اُس کیلئے اسے اس نیک عمل کا ثواب عطا فرماتا ہے جو وہ سات سال سے کر رہا ہوتا ہے (لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکتا ہو) اور اگر وہ (بیمار) مسافر ہو تو اسے دُگنا اَجر عطا فرمائے گا۔(اخبار مکہ، 2/312، حدیث:1569)

8 مکۂ مکرّمہ میں فوت ہونے والے سے حساب نہیں ہوگا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو حَرَمین یعنی مکے یا مدینے میں موت آگئی تو اللہ پاک اسے بروزِ قیامت امن والے لوگوں میں اُٹھائے گا۔(مصنف عبد الرزاق، 9/174، حدیث:17479)

آمنہ کے مکاں پہ روز و شب   بارشِ اللہ کے کرم کی ہے

9 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جائے ولادت: مکۂ پاک کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی شہر میں پیدا ہوئے۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص200)

10 ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے: مسجدُ الحرام

شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص201)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے بہت سے نام کتابوں میں درج ہیں ان میں سے 10 یہ ہیں: (1) اَلْبَلَد (2) اَلْبَلَدُ الْاَمِین (3) اَلْبَلْدَہ (4) اَلْقَرْیَہ (5) اَلْقَادِسِیَّہ (6) اَلْبَیْتُ الْعَتِیق (7) مَعَاد (8) بَکّہ (9) اَلرَّأْس (10) اُمُّ الْقُرٰی۔ (العقد الثمین، 1/204)

دُعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو بار بار مکہ شریف کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدینۂ منوَّرہ کے 10 فضائل حدیث کی روشنی میں

غلام نبی عطّاری

(درجہ سابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن، حیدرآباد)

مدینۂ منوّرہ وہ مبارک شہر ہے جو تمام شہروں سے بہتر ہے۔ یہ شہر مرکزِ عشق و محبت ہے۔ یہ شہر امن کا گہوارہ ہے اور سب سے بڑی نعمت سیّد السادات، افضلُ الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہیں آرام فرما ہیں۔ جن کی اطاعت ربِّ کریم کی اطاعت ہے اور جن کے روضۂ مقدس کی زیارت حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِی کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی یعنی جس نے میری وفات کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (شعب الایمان، 3/489، حدیث:4154)

صدیوں سے عُشّاقِ مدینہ اپنے ملکوں، شہروں سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کیلئے چلے آرہے ہیں اور عاشقوں کی اصل حاضری اس پاک در کی ہے۔

مدینۂ منوّرہ وہ بابرکت شہر ہے جو تمام روئے زمین سے افضل ہے۔ سیّدی و مرشدی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں:

مکے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ

سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زَمیں سے
سُن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

مدینۂ منوّرہ کے فضائل و برکات قراٰنِ پاک اور احادیثِ طیبہ و اقوالِ سلف صالحین میں کثرت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ جن میں سے 10 احادیثِ طیبہ آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔

1 مدینۂ منوّرہ کا پہلا نام یثرب (بیماریوں وباؤں کی بستی) تھا لیکن جب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس شہر کی طرف ہجرت فرما کر گئے تو وہ طیبہ (پاکیزہ زمین) ہوا۔ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے اور وہ بستی لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (بخاری، 1/617، حدیث:1871)

2 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ نے مدینہ شریف کا نام طابہ (پاکیزہ زمین) رکھا ہے۔ (مسلم، ص550، حدیث:3357)

3 سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے مدینہ شریف کو یثرب کہا اسے چاہئے وہ اللہ سے استغفار کرے (یہ یثرب نہیں بلکہ) طیبہ ہے، طیبہ ہے۔ (مسند احمد، 6/409، حدیث:18544)

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سینکڑوں اسمائے مدینہ

4 حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مدینہ شریف مکہ سے افضل ہے۔ (معجم کبیر، 4/288، حدیث:4450)

5 مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اللہ جتنی مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دگنی عطا فرما۔

(بخاری، 1/620، حدیث:1885)

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

6 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مدینۂ منوّرہ کی غبار (مٹی مبارک) جُذام سے شفا دیتی ہے۔ (جامع صغیر، ص355، حدیث:5753)

خاکِ طیبہ میں رکّھی ہے رب نے شِفا
ساری بیماریوں کی ہے اس میں دَوا
اِس کی بَرکت سے ہر اِک مَرَض دُور ہے
میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

7 اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو حصّہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ہے وہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بخاری، 1/403، حدیث:1196)

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سَمْت منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

8 فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے اہلِ مدینہ کو ڈرایا، اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

(معجم کبیر، 7/143، حدیث:6632)

9 حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(شعب الایمان، 3/490، حدیث:4159)

10 رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور مدینہ میں مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا بروزِ قیامت میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(ترمذی، 5/483، حدیث:3943)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

اللہ پاک ہمیں بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اقدس کی بار بار باادب حاضری نصیب کرے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں شہادت کی موت، بروزِ قیامت حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت اور جنّتُ الفردوس میں رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب کرے۔ اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 108 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام **کراچی:** عبد اللہ ہاشم عطّاری مدنی، راحیل افضل، محمد منوّر عطّاری، اسماعیل عطّاری، محمد شاف عطّاری۔ **حیدرآباد:** حافظ ضمیر علی، اسامہ صدیقی مدنی، غلام نبی عطّاری۔ **فیصل آباد:** منیر حسین عطّاری مدنی، راحت علی، شناور غنی، عاکف عطّاری۔ **لاہور:** ابو الکلام الشیخ جواد قمر الجیلانی، محمد طیب جہانگیر، مبشر رضا عطّاری۔ **اسلام آباد:** قدرت اللہ عطّاری مدنی، احمد رضا عطّاری، **راولپنڈی:** شاکر حسین۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام **کراچی:** بنتِ شوکت عطّاریہ، بنتِ عبد المجید میمن، بنتِ جمیل احمد، بنتِ حبیب احمد، بنتِ سید محمد نثار احمد، بنتِ محمد صدیق، بنتِ عبد الجبّار، بنتِ عنایت علی، بنتِ کامران احمد، بنتِ منصور، بنتِ نسیم احمد، ام ورد عطّاریہ، بنتِ اسلم حیات، بنتِ محمد اکرم، بنتِ شمیم رضا عطّاری، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ محمد عاصم، ام قبیصہ عطاریہ، بنتِ محمد عدنان عطاری، بنتِ عمران، بنتِ فاروق، بنتِ محمد شاہد، بنتِ محمود عطّاریہ، بنتِ مظہر علی خان، بنتِ محمد موسیٰ، بنتِ محمد ندیم عطّاریہ، بنتِ شہاب الدین۔ **حیدر آباد:** بنتِ ایوب، بنتِ الیاس عطّاریہ، بنتِ محمد نعیم عطّاری، بنتِ محمد جاوید۔ **سیالکوٹ:** بنتِ طارق محمود، بنتِ محمد ثاقب، بنتِ محمد رمضان، بنتِ سعید احمد، بنتِ شبّیر حُسین عطّاریہ، بنتِ شبّیر احمد عطّاریہ، بنتِ لیاقت علی، بنتِ محمد رشید، بنتِ محمد مالک، بنتِ محمود رضا انصاری، بنتِ محمد نواز، بنتِ ساجد علی۔ **لاہور:** بنتِ شفیق عطّاریہ، بنتِ عبد الستار، بنتِ محمد نواز، بنتِ انصر جمیل، بنتِ احمد عطّاریہ، بنتِ حافظ علی محمد۔ **واہ کینٹ:** بنتِ شاہنواز، بنتِ آصف جاوید، بنتِ سلطان، بنتِ عثمان۔ **فیصل آباد:** بنتِ اصغر عطّاریہ، بنتِ اصغر علی۔ **رحیم یار خان:** بنتِ احمد عطّاریہ، بنتِ محمد فخر الدین عطّاریہ، بنتِ نذیر احمد۔ **گوجرانوالہ:** بنتِ محمد حسین، بنتِ نثار احمد۔ **گجرات:** بنتِ ندیم اختر، بنتِ عبد الرزاق عطّاریہ۔ **راولپنڈی:** بنتِ مدّثّر، بنتِ محمد شفیع خان، بنتِ خضر، **متفرق شہر:** بنتِ امجد علی (جہلم)، بنتِ صدیق (ہری پور)، بنتِ محمد انور خان (پنیالہ)، بنتِ محمد امین (محراب پور)، بنتِ دلپزیر عطّاریہ (میرپور)، بنتِ صابر (اسلام آباد)، بنتِ مشتاق احمد (حاصل پور)، بنتِ اسلم عطّاریہ (بہاولنگر)، بنتِ ایاز علی (اوکاڑہ) بنتِ فلک شیر عطّاریہ (جوہر آباد)۔ **اوورسیز:** ام حسان (اسٹریلیا)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 جولائی 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کردیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے اکتوبر 2022ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جولائی 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں ایمان والوں کے لئے 15 احکام 2 نمازِ باجماعت کی فضیلت کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم 3 دھوکے کی مذمت 5 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خواب

مولانا محمد اسد عطّاری مَدَنی*

محترم قارئین! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے خواب اللہ پاک کی جانب سے وَحی ہوا کرتے ہیں، اسی لئے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو بعض احکام خواب کے ذریعے بیان کئے جاتے ہیں۔ آج کے مضمون میں ہم خاتَمُ النّبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خواب کا ذکرِ خیر کریں گے۔

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خواب

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب کی حالت میں دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جارہے ہیں انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں، کسی کی قمیص سینے تک ہے اور کسی کی اس سے نیچے تک۔ پھر عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے دیکھا کہ ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟ فرمایا: دین۔ (ترمذی، 4/126، حدیث: 2292)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حضرت عمر (رضی اللہُ عنہ) کی قمیص ان کے قدموں سے نیچے تھی جو ان کے چلنے پر گھسٹ رہی تھی۔ حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے لباس کی تعبیر دین سے فرمائی کیونکہ لباس تو بدن کا ستر اور زینت ہے اور دین دل و جان کا ستر بھی ہے زینت بھی۔ اس خواب اور نبوی تعبیر سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر نہایت ہی کامل الایمان قوی دین والے ہیں۔ غالب یہ ہے کہ ان پیش ہونے والوں میں حضرت ابو بکر صدیق نہ ہوں گے۔ خیال رہے کہ دین یا ایمان کی مقدار میں زیادتی کمی نہیں ہوتی یعنی کوئی آدھا یا چوتھائی مسلمان نہیں ہوتا سارے پورے مومن ہوتے ہیں، ہاں کیفیت میں فرق ہوتا ہے، بعض مومن، بعض کامل مومن، بعض اکمل یعنی کامل تر مومن۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/363 ملتقطاً)

اس کے علاوہ بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی خواب ملاحظہ فرمائے جن میں سے بعض خواب اور ان کی تعبیر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے سامنے بیان فرمائی۔ اللہ کی قدرت کہ جس خواب کی جو تعبیر بیان فرمائی بعد میں 100 فیصد ویسا ہی ظاہر ہوا۔

آپ کے خوابوں کی تعبیر

خواب: میں اکثر یہ خواب دیکھتا رہتا ہوں کہ کسی سفر پر جا رہا ہوں اور گاڑی کا انتظار کر رہا ہوں، کبھی کبھار گاڑی میں جگہ مل جاتی ہے اور کبھی جگہ نہیں ملتی۔ برائے کرم اس خواب کی تعبیر بتا دیجئے۔

تعبیر: خواب میں سفر کرنا اچھا ہے، حالات کے بدلنے اور کامیابی کے ملنے کی علامت ہوتی ہے اسی لئے سفر کو وسیلۂ ظفر کہا جاتا ہے۔

خواب: میں نے خواب دیکھا کہ کوئی عورت مجھے سفید لباس دے رہی ہے اور میں لے لیتی ہوں۔ مہربانی فرما کر اس کی تعبیر بتا دیجئے۔ (بنتِ یونس، پاکپتن)

تعبیر: اچھا خواب ہے، گناہوں سے توبہ کی توفیق ملنے اور نیک بننے کی علامت ہے، اللہ پاک کا شکر ادا کریں اور مزید نیک اعمال کی کوشش کریں، اللہ پاک کی جانب سے نیکی کے کام پر توفیق ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

* نگرانِ مجلس مدنی چینل

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 بنتِ نصیر مدنیہ (ذمّہ دار جامعۃُ المدینہ گرلز فیضانِ عائشہ صدیقہ، مظفر پورہ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کی روشنی پھیلانے میں اپنی مثال آپ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں نیا سلسلہ "خوابوں کی دنیا" شامل کیا گیا ہے جو مجھے بہت پسند آیا، اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو مزید کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب فرمائے، اٰمین۔

2 محمد منیب رزّاق عطّاری (مدرس فیضان آن لائن اکیڈمی، ڈنگہ، ضلع گجرات): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے بہت زیادہ اپنی اصلاح ہوتی ہے اور اس سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی محبت دل میں مزید بڑھتی ہے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، اٰمین۔

3 سلیم الٰہی طالب النوری (اسکول ٹیچر، مریدکے، ضلع شیخوپورہ): میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مستقل قاری ہوں، اس کا علمی وادبی معیار اپنی مثال آپ ہے، اس عالیشان مجلے میں ایمان افروز مضامین مستند اور باحوالہ شاملِ اشاعت کئے جاتے ہیں۔

متفرق تأثرات

4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ وہ گوہرِ نایاب ہے کہ جس سے ہمیں کثیر علمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے۔ (نادر عطّاری، سکرنڈ) 5 ماشآءَ اللہ! دعوتِ اسلامی کی مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گھر گھر لوگوں کو علمِ دین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی صورت میں پہنچا کر بہت ہی پیارا کام کر رہی ہے، بچّوں کے مضمون شامل کر رہی ہے تاکہ بچّے بھی نیک کام کی طرف راغب ہوں۔ (محمد حسان رضا، اوکاڑہ) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت کا ایک نہایت ہی شاندار گلدستہ ہے، جو لوگ کتاب پڑھنے کی عادت بنانا چاہتے ہیں وہ اچھی اچھی نیتوں سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنا شروع کردیں، اِنْ شآءَ اللہ علمِ دین حاصل کرنے کی سعادت کے ساتھ ساتھ کتاب پڑھنے کی عادت بھی بن جائے گی۔ (احتشام حسین عطّاری، کندیاں، میانوالی) 7 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس سے ہماری شخصیات اسلامی بہنوں پر بہت اچھا تأثر پڑ رہا ہے اور وہ اس کے ذریعے علمِ دین سے فیضیاب ہو رہی ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2022ء میں کئی شخصیات اسلامی بہنوں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ بھی کروائی ہے۔ (بنتِ فضل عطاریہ، درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ غوث جیلانی، میرپور خاص) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی ایک اور بہت اچھی کاوش ہے، اس کا ہر موضوع بہت پیارا ہوتا ہے، ہر صفحہ پلٹتے وقت تجسس بڑھتا ہے کہ اس صفحہ پہ کیا ہوگا؟ سب مضامین بہت پیارے اور انوکھے ہوتے ہیں مگر مجھے اس کے چند مضامین "مدنی مذاکرے کے سوال جواب"، "دارُالافتاء اہلِ سنّت"، "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" بہت پیارے لگتے ہیں، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اور دعوتِ اسلامی کو خوب خوب ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ یعقوب، کوٹلی کشمیر) 9 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مطالعہ کرنے سے انسان کو ایک لطف اور خوشی حاصل ہوتی ہے، انسان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں، اس میں جو مسائل بیان کئے جاتے ہیں ان سے نئی معلومات حاصل ہوتی ہے اور ہمارے علم میں اضافہ ہوتا ہے، بزرگانِ دین کی سیرت کے بارے میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوتا ہے، آپ بھی اپنی زندگی میں اس کے مطالعہ کو لازم کرلیجئے۔

(بنتِ منور عطاریہ، درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ گرلز، برھان شریف)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

آبِ زَم زَم

مکی مدنی مصطفےٰ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

﴿زَمْزَمُ لِمَا شُرِبَ لَہٗ﴾

یعنی آبِ زم زم اسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔[1]

آبِ زم زم مبارک پانی ہے، پیٹ بھرنے والا اور بیماریوں سے شفا دینے والا ہے، امام مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر تو اسے پیاس بجھانے کے لئے پئے تو یہ پیاس بجھا دے گا، اگر بھوک مٹانے کے لئے پئے تو پیٹ بھر دے گا، اگر کوئی مریض صحت حاصل کرنے کے لئے پئے تو اسے شفا ہو گی۔[2] لہٰذا اس برکت والے پانی کو جس بھی جائز مقصد کے لئے پیا جائے اسی میں نفع دے گا۔ اِن شآءَ اللہ

آبِ زَم زَم کی برکت سے زندگی مل گئی مکۂ مکرّمہ میں کسی آدمی نے ستو کھائے، اس میں سوئی تھی جو اس کے حلق میں چُبھ گئی اور اس کی جان پر بَن گئی، جب اس مصیبت سے چھٹکارے کی نیت سے اسے آبِ زم زم پینے کا مشورہ دیا گیا تو آبِ زم زم پینے کی برکت سے وہ صحت یاب ہو گیا۔[3]

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے[4]

اس پانی کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں غِذا کی سی صلاحیت ہے، حدیث میں ہے: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہُ عنہ نے ظہورِ اسلام سے پہلے مہینا بھر صرف آبِ زمزم پیا مکہ میں پوشیدہ تھے کچھ کھانے کو نہ ملتا تھا اس مبارک پانی نے کھانے پانی دونوں کا کام دیا اور بدن نہایت تروتازہ اور فربہ ہو گیا۔[5]

پیارے بچّو! آبِ زَم زَم بہت ہی فضیلت اور عظمت والا پانی ہے، اس کی تعظیم (عزت) دو سبب سے ہے ایک یہ کہ اللہ کے نبی حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اس میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لُعاب (مبارک تھوک) ملا ہوا ہے، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار زم زم شریف پی کر باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔[6] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس پانی کا ادب و احترام کریں، جب بھی پئیں تو سیدھے ہاتھ سے، کھڑے ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے، تین سانس میں پئیں اور اسے ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بہارِ شریعت میں ہے: آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔[7]

اللہ پاک ہمیں مقدّس و برکت والی چیزوں کا ادب کرنے اور ان سے برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ابن ماجہ، 3 / 490، حدیث: 3062 (2) شرح صحیح بخاری لابن بطال، 4 / 316 ملخصاً (3) شفاء الغرام، 1 / 255 ملخصاً (4) ذوقِ نعت، ص254 (5) فضائل دعا، ص122 ملخصاً، مسلم، ص1031، حدیث: 6359 (6) مراٰۃ المناجیح، 6 / 71 ملخصاً (7) بہار شریعت، حصہ 16، 5 / 384

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

جانوروں پر ظلم مت کیجئے!

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

جانوروں پر ظلم کرنے سے بچنا چاہئے اور اُن پر رَحم کرنا چاہئے کہ یہ بے چارے اپنے اُوپر ہونے والے ظلم کی کسی بندے سے فریاد نہیں کرسکتے اور ایسی بے کسی و بے بسی کے عالَم میں اللہ کی جناب میں فریاد کرتے ہیں۔ بچّوں کو بھی روکنا چاہئے کہ بعض بچے چیونٹیاں مار دیتے ہیں، تتلی کے پیچھے بھاگ کر اُسے پکڑتے ہیں جس کے نتیجے میں اُس کے پَر ٹوٹ جاتے ہیں اور وہ کہیں کی نہیں رہتی، یوں ہی مکوڑے مارتے رہتے ہیں، تو جو چیز بے ضَرَر یعنی تکلیف دینے والی نہ ہو اُس کو نہیں مار سکتے۔ ہاں! مچھر وغیرہ جو چیزیں اِیذا دیں اُن کو مار دینا چاہئے۔ اللہ کریم ہم سب کو بندوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں پر بھی ظلم کرنے سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:92)، بچوں کو عطر لگانا کیسا؟، ص15)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ جانوروں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے، بعض بچے قربانی کے جانوروں مثلاً بکرا، دنبہ، مینڈھا، گائے وغیرہ کو گھماتے ہیں اور جب یہ نہیں چلتے تو ان کو مارتے ہیں یا ان کی رسی کو زور سے کھینچ رہے ہوتے ہیں جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے، ایسے جانور کو چوٹ لگنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں جانوروں پر رحم کرتے ہوئے ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنا چاہئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! اسلامی مہینے 12 ہوتے ہیں، بارھویں مہینے کا نام ذُوالحِجَّۃ ہے۔ اس مہینے میں لوگ حج کرتے ہیں، اسی لئے اسے ذُوالحجہ کہتے ہیں۔ مسلمان حج کرنے کیلئے مکۂ مکرمہ جاتے ہیں۔ ذُوالحجہ کی 10 تاریخ کو مسلمان بقر عید مناتے ہیں اور قربانی بھی کرتے ہیں۔ قربانی کرنے کی 3 تاریخیں ہوتی ہیں، ذُوالحجہ کی 10، 11 اور 12۔

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 الفاظ تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "مسلمان" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ اب یہ الفاظ تلاش کیجئے:

(1) اسلامی (2) ذوالحجہ (3) حج (4) قربانی (5) عید۔

ی	ئ	ق	ے	ت	ر	ع	و	ق
ہ	پ	ر	م	ج	ھ	گ	ف	د
ل	ک	ب	س	چ	ش	ز	ا	س
ذ	و	ا	ل	ح	ج	ہ	ص	ڈ
ط	ب	ن	م	ج	ن	م	ٹ	ڑ
ذ	ژ	ی	ا	س	ل	ا	م	ی
ش	ظ	و	ن	ع	ی	د	ب	ا
ا	س	ص	د	ڈ	ف	غ	ح	ض

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

رَش نہیں لگاؤ

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

آج خُبیب اور صہیب کے گھر پر قربانی تھی، دادا جان اپنے دوست کے گھر گوشت دینے گئے تو وہ دونوں بھی ساتھ ساتھ چلے گئے۔ صہیب نے راستے میں کہا: داداجان آنے والی عید پر ہم اونٹ ذبح کریں گے۔ میں نے ابھی تک اونٹ ذبح ہوتے نہیں دیکھا۔

واپسی پر صہیب نے کہا: وہ دیکھیں داداجان، وہ دیکھیں! اونٹ ذبح ہورہا ہے، ہم وہاں چلتے ہیں، ویسے بھی میرا بہت دل کررہا تھا۔ داداجان نے صہیب سے پوچھا: کیا تم اونٹ ذبح کروگے؟ صہیب نے کہا: نہیں داداجان! مجھے تو اونٹ ذبح کرنا نہیں آتا، داداجان نے پھر کہا: اچھا یہ بتاؤ کیا تم ان لوگوں کی مدد کروگے؟ صہیب نے کہا: داداجان میں تو چھوٹا سا بچہ ہوں، میں تو ان کی مدد بھی نہیں کرسکتا۔ یہ سب کام تو بڑوں کے ہیں۔

داداجان نے صہیب کو سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا جب آپ کوئی بھی کام نہیں کرسکتے تو پھر رکنے کا کیا فائدہ؟ صہیب نے ضد کرتے ہوئے کہا: داداجان ایک فائدہ تو ہوگا، داداجان نے صہیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: کیا فائدہ؟ صہیب نے کہا: مجھے مزہ آئے گا۔ داداجان نے کہا: بیٹا! **صرف مزہ، انجوائے اور تفریح کے لئے قربانی دیکھنا اچھی بات نہیں ہوتی۔**

داداجان نے مزید کہا: قربانی کے بارے میں اور بھی باتیں ہیں وہ میں گھر چل کر بتاؤں گا۔ صہیب نے ایک بار پھر کہا: اچھا دادا جان! اونٹ ذبح ہونے والا ہے پہلے ہم یہ دیکھ لیتے ہیں، پھر گھر چلیں گے۔ خبیب نے صہیب کو سمجھاتے ہوئے کہا: ابھی دادا جان نے سمجھایا ہے، پھر بھی ضد کررہے ہو، ضد کرنا اچھی بات نہیں ہوتی۔

گھر پہنچ کر خبیب نے کہا: داداجان! آپ نے قربانی کے بارے میں کچھ بتانا تھا۔ داداجان نے سمجھاتے ہوئے کہا: جب جانور کی قربانی ہوتی ہے تو بچے گلی اور روڈ پر جمع ہوجاتے ہیں اور رش لگالیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے، صہیب نے کہا: رش لگانے سے کیا ہوتا ہے؟

داداجان نے کہا: 1 رش لگانے سے جانور ڈر جاتا ہے 2 اس وقت جانور بہت خطرناک ہوجاتا ہے 3 اِدھر اُدھر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے 4 ٹکریں اور لاتیں مارتا ہے 5 کبھی کبھار تو ذبح ہونے سے پہلے بھاگ بھی جاتا ہے 6 جو بھی سامنے آتا ہے اسے مارتا چلا جاتا ہے۔

خبیب نے کہا: جی داداجان! **وقاص بھائی کی ٹانگ بھی ایسے ہی ٹوٹی تھی، وہ بھی گلی میں کھڑے قربانی دیکھ رہے تھے۔**

اُمِّ حبیبہ نے کمرے میں آکر کہا: صہیب! آپ کا دوست اویس آیا ہے، وہ باہر بلارہا ہے، صہیب نے کہا: آپی اویس سے بولیں:

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

اندر آجائے، ہم داداجان کی باتیں سن رہے ہیں۔

اویس نے اندر آتے ہی صہیب سے کہا: اونٹ نے جانور ذبح کرنے والے کو لات مار کر گرادیا، وہ تو بھاگنے کی کوشش بھی کر رہا تھا، صہیب نے حیرت سے پوچھا: پھر کیا ہوا؟ اویس نے کہا: مجھے نہیں پتا، میں تو جلدی سے بھاگ کر یہاں آگیا۔

خبیب نے صہیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: اچھا ہوا ہم نہیں گئے، صہیب کو سمجھاتے ہوئے کہا: **بڑوں کی باتیں ماننے میں ہی فائدہ ہوتا ہے۔** داداجان نے بچّوں کی طرف دیکھ کر کہا: میں آپ کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اونٹوں والا ایک معجزہ سناتا ہوں۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قربانی کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے جانور ذبح کرتے تھے۔ ایک بار ہمارے پیارے نبی کی بارگاہ میں پانچ یا چھ اونٹ ذبح کے لئے پیش کئے گئے۔

داداجان نے کہا: دیکھو! ہر جاندار چھری سے بھاگتا ہے، کیونکہ ہر کسی کو جان پیاری ہوتی ہے۔ لیکن یہاں پر ایسا نہیں تھا، جب اونٹوں نے دیکھا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ذبح کریں گے تو اونٹ خود ذبح ہونے کے لئے آگے آگے آرہے تھے۔ یوں سمجھو! ہر اونٹ یہی چاہتا تھا کہ سب سے پہلے ہمارے نبی مجھے ذبح کریں۔ (ابوداؤد، 2/425، حدیث:1762)

خبیب نے کہا: داداجان! یہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہی معجزہ تھا، آج تو ایک جانور ذبح کرنے کے لئے دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ آدمی ہوتے ہیں، جانور کی گردن اور پاؤں میں رسی ہوتی ہے پھر جاکر جانور ذبح ہوتا ہے۔ داداجان نے گردن ہلاتے ہوئے کہا: ہاں خبیب آپ ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اُمِّ حبیبہ نے کہا: میں نے دسترخوان لگادیا ہے، اب سب لوگ کھانا کھالیجئے۔ پھر سب لوگ کھانا کھانے چلے گئے۔

میٹھے پانی کا کنواں

مولانا حیدر علی مدنی

عیدِ قُرباں کی آمد ہونے والی تھی اسی لئے ننھے میاں آج کل خوشیوں کے ساتویں آسمان پر ہی رہتے تھے لیکن اسی کے ساتھ ننھے میاں کی اصل خوشی کی وجہ کچھ اور تھی۔ دَراَصل ننھے میاں کی پھپھو جان ہر سال عیدِ قُرباں اپنے بھائی اور امّی جان کے گھر مناتی تھیں۔ ننھے میاں کو تو ویسے بھی وہ پھپھو کی جان کہہ کر بلاتی تھیں اور ننھے میاں بھی پھپھو کا بہت خیال کرتے تھے۔ پورے گھر کو معلوم تھا کہ ان میں سے کسی کی کوئی بھی بات جو ننھے میاں نہ مان رہے ہوں انہیں چاہئے پھپھو جان کی سفارش کروادیں ننھے میاں جھٹ سے وہ کام کر دیں گے۔

شام کا وقت تھا امی جان نے صحن دھو کر چارپائیاں وہیں بچھا دی تھیں، ایک چارپائی پر ننھے میاں کی آپی پھپھو جان کی بیٹی کنیز

فاطمہ کو گود میں لئے کِھلا رہی تھی اور ننھے میاں سامنے بیٹھے آپی کو گھورے جارہے تھے کیونکہ کافی دیر سے کنیز فاطمہ آپی کے پاس تھی اور انہیں اٹھانے نہیں دے رہی تھی۔ پھپھو جان کی بیٹی کنیز فاطمہ بالکل گڑیا جیسی تھی، چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں، نرم روئی جیسے گال اور پھر پیاری کِلکَاریاں (یعنی آوازیں نکالنا)۔ کنیز فاطمہ کے آنے سے تو گھر میں رونق آگئی تھی۔ اتنے میں اندر سے پھپھو اپنے بیٹے ثوبان کا ہاتھ پکڑے باہر آئیں تو ننھے میاں منہ بسورتے ہوئے بولے: دیکھیں پھپھو جان! اتنی دیر سے آپی نے کنیز فاطمہ کو اٹھایا ہوا ہے مجھے دے ہی نہیں رہی آپ مجھے دوسری کنیز فاطمہ لادیں۔

ننھے میاں کی بات پر پھپھو جان ہنس پڑیں اور پھر آپی سے کہنے لگیں: چلو بھئی آپی! اب ہمارے ننھے میاں کی باری ہے انہیں کنیز فاطمہ کے ساتھ کھیلنے دیں۔ پھپھو جان کی بات سُن کر آپی بولیں: اچھا پھپھو جان! ننھے میاں بس مجھے اندر سے ایک گلاس پانی لادو پھر آکر کنیز فاطمہ کو لے لینا۔

پانی کی فرمائش پر تو جیسے ننھے میاں کا غصہ اور تیز ہو گیا جلدی سے بولے: اچھا تو اب آپ کو پانی میں لاکر دوں؟ بھول گئیں وہ دن جب اسکول سے واپسی پر میں نے آپ کی بوتل سے پانی مانگا تھا اور آپ نے منع کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ننھے میاں نے وہ دن بھی بتادیا۔

آپی نے جواب دیا: ارے ننھے میاں میں نے پانی سے منع نہیں کیا تھا صرف یہ کہا تھا کہ چاچو باہر ہمیں لینے آچکے ہیں اور دھوپ میں کھڑے ہیں اس لئے جلدی چلو اور گھر جا کر پی لینا۔ تکرار مزید بڑھنے سے پہلے ہی پھپھو جان بیچ میں آگئیں اور کہا: ننھے میاں ایسے نہیں کہتے آپی سے، جاؤ جلدی سے پانی لادو۔

آفس سے واپسی پر ابو جی کھوئے والی قلفیاں لیتے آئے تھے، کھانے کے بعد بچے پھپھو کے پاس بیٹھے قلفیاں کھارہے تھے کہ پھپھو نے پوچھا: بچّو آپ کو پتا ہے کہ یہ کون سا اسلامی مہینا ہے؟

ننھے میاں جلدی سے بولے: حج کا مہینا۔

پھپھو مسکراتے ہوئے بولیں: جی بیٹا حج والا مہینا لیکن اس کا نام ہے ذُوالحِجّہ۔ اس مہینے میں ہم حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے خلیفہ حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو بھی یاد کرتے ہیں۔

آپی جلدی سے کہنے لگیں: جی ہاں ہماری ٹیچر نے بتایا تھا کہ آپ کو اسی مہینے میں شہید کیا گیا تھا۔

جی ہاں، آئیں میں آپ کو حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کی سخاوت کا ایک واقعہ سناتی ہوں: آپ کو پتا ہے پہلے لوگ کنوؤں (Wells) سے پانی حاصل کرتے تھے تو جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو پانی کی بہت تنگی تھی، میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا جسے بِئرِ رُومَہ کہتے تھے اور اس کا مالک کنویں کا پانی پیسوں کے بدلے فروخت کرتا تھا۔ ساری دنیا کے لئے رَحْمت بَن کر آنے والے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مسلمانوں کی پریشانی دیکھی نہ گئی تو فرمایا: جو کوئی رُومَہ کنواں خرید کر اس میں مسلمانوں کا حصہ بھی مقرر کر دے گا تو اس کے لئے جنّت میں اس سے بھی بہتر صِلہ ہو گا۔ جب حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ہزاروں درہم خرچ کر کے وہ کنواں خریدا اور سبھی مسلمانوں کو مفت میں پانی بھرنے کی اجازت دے دی۔ تو بچّو ہم حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سمیت سارے صحابہ سے پیار کرتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ دوسروں کو پانی پلانے سے منع نہ کریں۔

پھپھو جان سے آج کا واقعہ سُن کر ننھے میاں اپنی غلطی پر شرمندہ ہو رہے تھے۔

دشمن بنے دوست

مولانا سیّد عدیل ذاکر چشتی*

گرمی کا موسم تھا، ایک گھنے درخت کے سائے میں نیولا آرام کررہا تھا۔

موتی سردار! موتی سردار! نیولے کے کانوں میں آواز گونجی۔

موتی سردار اٹھو! اٹھو موتی سردار!

موتی سردار نے چِلّاتے ہوئے کہا: کیا ہے! کیوں تنگ کررہے ہو چھوٹے؟ سونے کیوں نہیں دیتے۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔! چھوٹے چوہے کا سانس پھول رہا تھا۔

موتی نیولے نے کہا: وہ، وہ کیا کر رہے ہو؟ جلدی بولو کیا ہوا؟

چھوٹا چوہا فر فر بولا: سردار وہ آپ کا دشمن، کَلُّو سانپ! اسے میں نے دیکھا ہے، اسی لئے بھاگتا ہوا آپ کے پاس آیا ہوں۔

موتی نیولے نے سر ہلاتے ہوئے کہا: اچھا! تو یہ بات ہے۔ آج وہ موتی کے علاقے میں آہی گیا۔

چھوٹے چوہے نے کہا: سردار! میں تو کہتا ہوں، آج اس کا کام تمام کرہی دیں۔

درخت پر بیٹھی ماسی چڑیا نے یہ باتیں سنیں تو کہا: بیٹا نیولے! یہ چھوٹا تمہیں غلط مشورہ دے رہا ہے۔ **لڑنا جھگڑنا بری بات ہے۔ ہم سب جانوروں کو مل جل کر رہنا چاہئے۔** تم ایسا کوئی کام نہیں کرنا۔ موتی نیولے نے ماسی چڑیا سے کہا: آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، مگر وہ میرا دشمن ہے۔ مجھے اس سے نفرت ہے۔

چھوٹے چوہے نے کہا: سوچ کیا رہے ہو سردار! بہت اچھا موقع ہے، ایسا موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ ماسی چڑیا کی بات نہیں مانو۔ کَلُّو سانپ ایک بار ہاتھ سے نکل گیا تو بعد میں افسوس کرنا پڑے گا۔

* شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

موتی نے کہا: دیکھو چھوٹا! تمہارا دماغ تو ٹھیک کام کرتا نہیں، مگر تم نے یہ بات صحیح بولی ہے۔ چھوٹا دانت نکال کے ہنسا۔

موتی نے اِتراتے ہوئے کہا: میں ابھی اس کَلّو کا کام تمام کر دیتا ہوں۔

چلو چھوٹا۔۔۔ چلو، اس کلّو کو آج سبق سِکھا ہی دیتا ہوں۔

کَلّو سانپ اپنے بچّوں کو آئس کریم کھلانے کے لئے گھر سے نکلا، آئس کریم کی دکان موتی کے علاقے میں تھی۔ کلّو اپنے بچوں کی خوشی کے لئے انہیں موتی کے علاقے میں لے آیا۔

چنّو نے کہا: پاپا! پاپا! میں تو اسٹابری والی آئس کریم کھاؤں گا۔ مُنّی نے کَلّو پاپا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: اور میں۔۔۔ میں تو چاکلیٹ والی۔۔۔ مُنّی نے پھر سوچتے ہوئے کہا: نہیں پاپا نہیں بلکہ میں۔۔۔ مینگو والی کھاؤں گی، مجھے مینگو بہت پسند ہے۔

موتی نیولے نے چلاتے ہوئے کہا: آج تو تمہارا کام ختم کر کے ہی رہوں گا کَلّو! کَلّو سانپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو موتی نیولا بھاگتے ہوئے اس کے پاس آرہا تھا۔

کَلّو نے جلدی سے اپنے بچّوں کو کہا: تم دونوں فوراً درخت کے پیچھے چھپ جاؤ۔ اور جب تک میں نہ کہوں باہر مت آنا۔

موتی نے کہا: آخر تم مل ہی گئے کَلّو۔ کافی ٹائم سے تمہارا انتظار تھا۔ پچھلی بار تو تم میری آنکھوں میں مٹی پھینک کے بھاگ گئے تھے۔ مگر اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

کَلّو سانپ نے کہا: دیکھو موتی! آج میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا، میرے ساتھ بچے ہیں۔

ہاہاہا! ہاہاہا! موتی نیولے نے کہا: لڑنا نہیں چاہتے؟ اتنے دنوں بعد ہاتھ آئے ہو تم اور ایسے ہی جانے دوں؟ پاگل سمجھا ہے کیا؟ تمہیں تو میں مزہ چکھا کے ہی رہوں گا اور رہے تمہارے بچے، انہیں میں اپنا نوکر بنا کے اپنے پاؤں دبواؤں گا۔

کَلّو نے غصے میں بولا: میرے زندہ ہوتے ہوئے تم انہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔

موتی نے کہا: تو تمہارے مرنے کے بعد ہی سہی! یہ کہتے ہی موتی نیولے نے سانپ پر حملہ کر دیا۔ لڑتے لڑتے اچانک موتی نیولا کانٹوں میں پھنس گیا۔ اس نے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر وہ اور زخمی ہو گیا اور ہمت ہار گیا۔ آخر کار موتی اپنے دشمن کلو سانپ کی طرف یوں دیکھنے لگا کہ شاید کلو سانپ اس کی مدد کر دے لیکن جب کلو سانپ اس سے منہ پھیر کر جانے لگا تو موتی نے کہا: کَلّو مجھے بچالو! ورنہ میں مر جاؤں گا۔ کَلّو نے غصے سے کہا: نہیں، نہیں بچاؤں گا۔

موتی نے معافی مانگتے ہوئے کہا: مجھے بچالو کَلّو! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میرے بعد ان کا کیا ہوگا؟

ماسی چڑیا جو یہ سب دیکھ رہی تھی، اس نے کَلّو سے کہا: بیٹا کَلّو! جب کوئی پریشان ہو، مصیبت میں ہو، اس کی مدد کرنا چاہئے، چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔

کَلّو نے ماسی چڑیا کی بات سُن کر دل ہی دل میں کہا: ماسی صحیح کہتی ہیں۔ میرے بھی چھوٹے بچے ہیں، اگر موتی مجھے مار دیتا تو میرے بچّوں کا کیا ہوتا۔ موتی میرا دشمن ہی سہی مگر میں مصیبت میں اس کی مدد کروں گا، میں اسے مرنے نہیں دوں گا۔

کَلّو نے بڑی مشکل سے موتی کو باہر نکالا۔ موتی نیولے نے کہا: کَلّو بھائی! مجھے معاف کر دو، میں تمہیں مارنا چاہتا تھا، مگر تم نے میری جان بچائی۔

ماسی چڑیا نے کہا: موتی بیٹا! میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی، لڑنا جھگڑنا اچھی بات نہیں۔ اس میں کسی کا فائدہ نہیں، نقصان ہی ہوتا ہے۔ تم پہلے ہی میری بات مان جاتے تو اتنے زخمی نہیں ہوتے۔

موتی نے کَلّو کو گلے لگاتے ہوئے کہا: میں آج سے یہ دشمنی ختم کرتا ہوں اور تمہارا دوست بنتا ہوں۔ یہ لو تم بھی آئسکریم کھاؤ، اور اپنے بچّوں کے لئے بھی آئسکریم لے جاؤ۔ اور پھر دونوں خوشی خوشی اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

اللہ مجھے حافظِ قراٰن بنادے
قراٰن کے احکام پہ بھی مجھ کو چلادے

مدرسۃُ المدینہ گلشنِ راوی (لاہور)

دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں حفظِ قراٰن اور ناظرہ کی تعلیم فی سبیلِ اللہ دی جاتی ہے۔ اسی کی ایک کڑی مدرسۃُ المدینہ گلشنِ راوی (لاہور) بھی ہے۔

اس مدرسۃُ المدینہ کی تعمیر کا آغاز 1993ء میں ہوا اسی سال تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ اس مدرسہ کا افتتاح بزرگ شخصیت سید عثمان رضا رضوی (مرحوم) نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے کیا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 2 جبکہ حفظ کی 5 کلاسز ہیں۔ فی الحال 157 طلبہ یہاں پر زیورِ علم سے آراستہ ہو رہے ہیں جبکہ اس درسگاہ سے حفظِ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 925 اور ناظرہ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 1545 ہے۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فراغت پانے والے طلبہ میں سے 310 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا فضلِ خداوندی سے 120 طلبہ یہ کورس مکمل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ گلشنِ راوی (لاہور)" کو ترقّی وعُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 تفریح کے لئے قربانی دیکھنا اچھی بات نہیں۔ 2 مسلمانوں کو مفت میں پانی بھرنے کی اجازت دے دی۔ 3 بعض بچے چونٹیاں مار دیتے ہیں۔ 4 مسلمان حج کرنے کیلئے مکۂ مکرمہ جاتے ہیں۔ 5 آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد جواب درست ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (جولائی 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وعظ و نصیحت کے لئے جمعرات کا دن مقرر کرنے والے صحابی کون تھے؟

سوال 02: حضرت امام حسن نے حضرت عثمان غنی کے دشمنوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › 3 سے زائد جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیرمعمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ گلشنِ راوی (لاہور)“ میں بھی کئی ہونہار مدنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے محمد آصف صابر کے تعلیمی واخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلحمدُ لِلّٰہ! انہوں نے 7 ماہ تین دن میں حفظِ قراٰن مکمل کیا۔ ان کے استاذِ محترم (مولانا قاری محمد اسلم عطاری صاحب) ان کے بارے میں تأثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: محمد آصف صابر عطّاری ذہین، انتہائی نفاست پسند، کم گو، باوقار اور وقت کی پابندی کرنے والا طالب علم ہے۔ حفظِ قراٰن مکمل کرنے کے بعد تراویح میں بھی قراٰنِ کریم سنا چکے ہیں۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جولائی 2022ء)

نام مع ولدیت:................ عمر:...... مکمل پتا:..

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................... (1) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (جولائی 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جولائی 2022ء)

جواب 1:.................................... جواب 2:....................................

نام:.................... ولدیت:.................... موبائل / واٹس ایپ نمبر:....................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

ماں باپ کے نام

اپنا انداز بدلئے

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

اپنی اولاد سے سب ہی والدین کو محبت ہوتی ہے، ان کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ ان کا بچّہ معاشرے کا بہترین فرد بنے اور اس کے لئے وہ اپنے حساب سے تربیت کی کوشش بھی کرتے ہیں، لیکن اس کوشش میں بھی والدین کچھ ایسے انداز اپناتے ہیں جن کا بچوں کی شخصیت پر غلط اثر پڑتا ہے۔ والدین کو اپنے ان جملوں اور انداز میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔

ہر بات پر شاباشی دینا جب بچّے کوئی نئی بات سیکھتے ہیں یا کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں تو عموماً والدین بچّوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے ان کی ہر کامیابی پر ہی انہیں شاباش دیتے نظر آتے ہیں، جبکہ ماہرین کہتے ہیں اس طرح بچّہ تعریف کا محتاج بن جاتا ہے جو آگے چل کر اس کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہے، چنانچہ بچوں کی کامیابی پر ان کی حوصلہ افزائی ضرور کریں لیکن بہت مبالغے سے پرہیز کریں اور احتیاط رکھیں کہ کہیں بچے ہر بار صرف شاباش ہی کے محتاج نہ بن جائیں۔

تم نے یہ کیا کر دیا عموماً بچّے اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھرپور محنت کر رہے ہوتے ہیں، کوئی ڈرائنگ بنانی ہو، یا پھر کوئی ٹیسٹ یاد کرنا ہو۔ اگر بچے سے ان معاملات میں کوئی غلطی ہو جائے یا کمی رہ جائے تو فوراً یہ کہہ دینا کہ **"تم نے ڈرائنگ صحیح نہیں بنائی، یا ٹیسٹ یاد نہیں کیا یا تم نے یہ کیا کر دیا"** اس طرح کے جملوں سے اس کا حوصلہ بھی ٹوٹ سکتا ہے اور وہ احساسِ کمتری کا شکار بھی ہو سکتا ہے، اس کے بجائے اس کی محنت کی تعریف کرتے ہوئے اسے مزید محنت کی ترغیب دلائیں مثلاً **"ماشآءَ اللہ! آپ نے اچھی کوشش کی ہے بس تھوڑا سا کلر اور بہتر ہونا چاہیے تھا۔"**

جلدی کرو بچّے اپنے کام کرتے ہیں اور اپنی رفتار سے کرتے ہیں، اگر ان پر ذہنی دباؤ بڑھ جائے تو کام خراب بھی ہو سکتا ہے اور وہی کام لیٹ بھی ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر بچہ ہوم ورک کر رہا ہے لیکن آپ چاہتے ہیں کہ وہ جلدی کام ختم کر لے تاکہ آپ صفائی کر لیں، اس وقت اگر **"آپ جلدی کام مکمل کرنے کی رٹ لگائیں گے"** تو بچے پر ذہنی دباؤ بڑھ جائے گا اور اس کا ہوم ورک خراب ہونے کا بھی امکان ہے، لہٰذا **"جلدی کرو جلدی کرو"** کی تکرار کے بجائے مثبت انداز اختیار کیا جا سکتا ہے مثلاً آپ یوں کہہ سکتے ہیں **"دیکھتے ہیں آپ 15 منٹ میں ہوم ورک مکمل کر سکتے ہیں یا نہیں"** اس طرح بچہ خوشی خوشی کام مکمل کرنے کی کوشش کرے گا اور آپ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

پیسے نہیں ہیں پیسے نہیں ہیں بچّے عموماً فرمائشیں کرتے رہتے ہیں، ان کی فرمائشوں پر اگر آپ اکثر یہ کہتے ہیں کہ **"بیٹا ابھی پیسے نہیں ہیں"** تو یہ جملے بچّے میں احساسِ کمتری کا سبب بن سکتے ہیں، اس طرح کے جملوں کے بجائے انہیں دیگر ضروری اخراجات کی جانب توجّہ دلا دی جائے تاکہ جھوٹ بھی نہ ہو اور بچوں میں اپنی خواہشات کی بجائے گھریلو ضروریات کا احساس بھی بیدار ہو۔ اس طرح بچے احساسِ کمتری سے محفوظ رہیں گے اور ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ گھریلو ضروریات پہلے ہیں خواہشات بعد میں۔

یہ چند مثالیں ہیں، اگر والدین اپنا جائزہ لیں گے تو انہیں اور بھی بہت سی باتیں نظر آجائیں گی جن میں تبدیلی کی ضرورت ہو گی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی
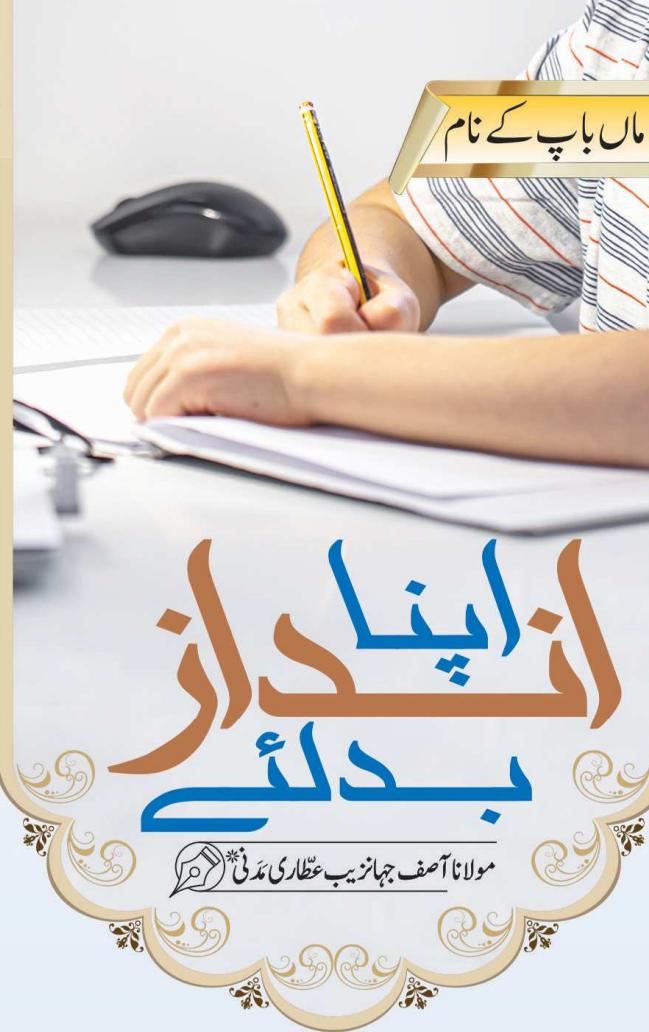
جہنم میں عورتوں کی کثرت کیوں ہوگی؟

اُمِّ مِیلاد عطّاریہ*

دینِ اسلام مرد و خواتین دونوں کو فلاح و کامرانی کے اصول بتاتا ہے اور دونوں کو جہنم کے راستے سے بچانا چاہتا ہے اس لئے جو کوتاہیاں مردوں میں ہیں ان میں مردوں کی اصلاح فرماتا ہے اور جو خامیاں عورتوں میں ہیں ان میں عورتوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ جہنم میں عورتوں کی کثرت کیوں ہوگی؟ اس کی وجوہات آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے بیان فرمائی ہیں اس مضمون میں اسی حوالے سے چند اہم باتیں ذکر کی جائیں گی چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میں نے جنّت میں جھانکا تو اس میں اکثر لوگ فقرا تھے اور میں نے جہنم میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔[1] نیز ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے عورتوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنمی دیکھا ہے۔ تو خواتین نے عرض کی اس کی کیا وجہ ہے؟ (آپ نے اس کی 2 وجہیں بیان فرمائیں) 1 تم لعن طعن بہت کرتی ہو 2 اور تم شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔[2]

1 کثرتِ لعن طعن بہت سی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کو یا اپنے شوہر کو، اپنی خادماؤں کو یا اپنی اولاد کو لعن طعن کرتی رہتی ہیں اور انہیں بد دعائیں دیتی ہیں ایسی خواتین کو چاہئے کہ لعن طعن والی عادت سے خود کو بچائیں کہ اسلام میں اس کی سختی سے ممانعت ہے۔

2 شوہروں کی ناشکری کئی عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ شوہروں کی ناشکری ہی کرتی رہتی ہیں چاہے شوہر ان کے لئے جتنی بھی محنت کرلے اور اپنی استطاعت کے مطابق جتنی ہی ان کے ساتھ بھلائی کرلے لیکن پھر بھی خواتین صبر و شکر کے بجائے ناشکری ہی کرتی رہتی ہیں جس کے انتہائی بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں، ایسی عورتوں کو احسان فراموشی، ان کی ناشکری، زبان کی بدتہذیبی اور بدتمیزی کی وجہ سے بسا اوقات دنیا میں یہ سزا ملتی ہے کہ شوہر تنگ آکر ان کو چھوڑ دیتا ہے اور پھر انہیں ساری عمر پچھتاوے کے ساتھ اور گھر والوں کی ڈانٹ ڈپٹ اور طعنے سن کر گزارنا پڑتی ہے، اس لئے خواتین کو چاہئے کہ ایسی حرکتوں سے پہلی فرصت میں توبہ کریں اور جس حال میں اللہ پاک نے شوہر کے ساتھ رکھا ہے اس کو غنیمت جانیں اور دنیوی اعتبار سے اپنے سے کم مرتبے والوں کی طرف نظر کریں تاکہ صبر و شکر کی کیفیت پیدا ہو۔

ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا، تو عورتوں نے عرض کی کہ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے کوئی عورت طویل عرصے تک بغیر شوہر کے اپنے والدین کے پاس بیٹھی رہتی اور بوڑھی ہوجاتی لیکن اللہ پاک نے اسے شوہر عطا فرمایا اور اس کے سبب مال اور اولاد کی نعمت سے نوازا اس کے باوجود جب وہ غصے میں آتی ہے تو کہتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔[3]

اسی طرح بے حیائی اور بے پردگی کرنا غیر مَردوں کی طرف مائل ہونا یا ان کو اپنی طرف مائل کرنا بھی ایسے کام ہیں جن سے متعلق احادیث میں وعید آئی ہے اور فرمایا گیا ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے آتی ہوگی۔[4] اللہ پاک ہمیں اپنی ناراضی والے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(1) بخاری، 3 / 463، حدیث: 5198 (2) بخاری، 1 / 123 حدیث: 304 (3) مسند احمد، 10 / 433، حدیث: 27632 (4) مسلم، ص 906، حدیث: 5582 ملخصاً۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

طوافِ زیارت کے بعد مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو!

مفتی محمد قاسم عطاری*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایک خاتون نے حج کیا، طوافِ زیارت کے بعد آرام کرنے کے لئے ہوٹل آئی، تو ہوٹل پہنچنے کے بعد اسے حیض آگیا، اس نے کسی سے مسئلہ پوچھا، تو بتایا گیا کہ ناپاکی کی حالت میں سعی کرنا درست نہیں ہے، لہٰذا وہ مکہ شریف میں ہوٹل میں ہی ٹھہری رہی، جب پانچ چھ دن بعد حیض سے پاک ہوئی، تو اس نے سعی کی اور اپنے وطن آگئی، تو اس صورت میں کیا اس کا حج ادا ہو گیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم ہو گا؟ طوافِ زیارت پاکی کی حالت میں ہی کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس خاتون کا حج (دیگر شرائط کی موجودگی میں) ادا ہو گیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی گناہ یا کفارہ لازم نہ آیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا حج کے واجبات میں سے ہے، لیکن حج کا یہ واجب غیر مؤقت ہے، یعنی اس کی ادائیگی کے لئے کوئی انتہائی وقت مقرر نہیں، لہٰذا جس طواف کے بعد سعی کر سکتے ہیں، اس طواف کے بعد کتنی ہی تاخیر ہو جائے، یہ واجب ساقط نہیں ہو گا، حتی کہ اگر کسی نے مناسکِ حج ادا کئے اور سعی کئے بغیر اپنے وطن لوٹ آیا، پھر واپس جا کر سعی کر لی، تو اس کا واجب ادا ہو جائے گا، لیکن خیال رہے! بلا عذرِ شرعی سعی کا ترک گناہ اور دَم لازم ہونے کا سبب ہے۔ یہاں ترکِ سعی کا تحقق خروجِ مکہ سے ہو گا، یعنی جب تک مکہ میں ہے، سعی کا تارک نہیں کہلائے گا، لہٰذا مکہ میں جتنا عرصہ رہے، سعی میں تاخیر کی وجہ سے نہ گناہ گار ہے اور نہ دم لازم ہو گا، (البتہ بغیر عذر اسے طواف سے مؤخر کرنا مکروہ و خلافِ سنت ہے) اور اگر سعی چھوڑ کر مکہ سے چلا آئے، تو اب سعی کا تارک قرار پائے گا اور بلا عذرِ شرعی ایسا کرنے پر گناہ گار ہو گا اور اس پر دَم بھی واجب ہو جائے گا، ہاں! اگر واپس آکر سعی کر لے، تو واجب ادا ہو جانے کی وجہ سے لازم شدہ دَم ساقط ہو جائے گا اور جو گناہ ہوا اس سے توبہ بھی کرے۔

اس تفصیل سے صورتِ مسئولہ کا جواب واضح ہو گیا کہ جب وہ خاتون طوافِ زیارت کے بعد مکہ شریف میں ہی ٹھہری رہی اور اس نے مکہ سے نکلنے اور وطن واپس آنے سے پہلے سعی کر لی، تو بلاشبہ اس کا واجب ادا ہو گیا اور اس تاخیر کی وجہ سے نہ سعی کی تارک کہلائی اور نہ کوئی گناہ یا کفارہ لازم آیا۔

نوٹ: جس نے حیض کی حالت میں سعی درست نہ ہونے کا مسئلہ بتایا، اس نے غلط کہا۔ درست مسئلہ یہ ہے سعی کے لئے طہارت شرط نہیں، لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر وہ خاتون حیض کی حالت میں بھی سعی کر لیتی، تب بھی سعی ادا ہو جاتی۔

تنبیہ: سعی چھوڑ کر مکہ سے چلے جانے اور پھر واپس آکر سعی کرنے پر یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اگر میقات کے اندر سے ہی واپس لوٹے، تو بغیر احرام کے بھی آسکتا ہے، البتہ اگر میقات کے باہر سے واپس آئے، تو احرام کے ساتھ آنا ہو گا کما فی عامۃ الکتب۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

حضرتِ اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا بنتِ حارثہ بن نعمان

مولانا وسیم اکرم عطّاری مدنی*

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا صحابیہ ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلۂ انصار سے ہے۔[1] آپ کے والدِ ماجد مشہور صحابیِ رسول حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہُ عنہ اور والدہ صحابیۂ رسول حضرت اُمِّ خالد بنتِ خالد رضی اللہُ عنہا ہیں۔[2]

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا کا شمار بیعتِ رضوان میں شرکت کرنے والی خوش نصیب خواتین میں ہوتا ہے۔[3] آپ حضرت عمرہ بنتِ عبد الرّحمٰن رضی اللہُ عنہا کی ماں شریک بہن ہیں[4] جو فقیہہ ہونے کے ساتھ ساتھ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کی تربیت یافتہ شاگردہ اور تابعیہ تھیں، نیز ان سے احادیث بھی روایت کرتی تھیں۔[5]

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا کو نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے براہِ راست احادیثِ مبارکہ روایت کرنے کا شرفِ عظیم بھی نصیب ہوا۔ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں آپ کی ہمشیرہ حضرت عَمرہ، محمد بن عبد الرّحمٰن،[6] عبد الرّحمٰن بن سعد، خُبیب بن عبد الرّحمٰن ہیں[7] جبکہ آپ کی روایت کردہ احادیث امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابنِ ماجہ رحمہم اللہ نے اپنی کتب میں جمع کی ہیں۔[8]

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا کو قراٰنِ کریم کی سورۂ قٓ مکمل حفظ تھی، چنانچہ فرماتی ہیں: میں نے سورۂ قٓ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زبان سے سُن کر ہی یاد کی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سورت کو ہر جمعہ میں خطبے کے اندر پڑھتے تھے۔[9] مراٰۃ المناجیح میں ہے: اس طرح کہ کسی خطبہ میں سورۂ قٓ کی کوئی آیت اور کسی میں دوسری آیت کیونکہ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوری سورۂ قٓ کسی خطبہ میں نہیں پڑھی یہ چونکہ جمعہ میں حاضر رہتی تھیں[10] اس لئے سنتے سنتے اس سورت کی حافظہ ہوگئیں۔[11]

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہ عنہا احوالِ مصطفےٰ کو بخوبی جانتی تھیں، چنانچہ آپ فرماتی ہیں: ہمارا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تنور دو سال یا ایک سال چند ماہ تک ایک ہی تھا۔[12] امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ مذکور کے تحت لکھتے ہیں: حضرت اُمِّ ہشام بنتِ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ نہ صرف رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احوال کی پہچان رکھتی تھیں بلکہ انہیں اپنے حافظے کی زینت بھی بنایا ہوا تھا، نیز آپ کو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مکانِ عالی شان کے ساتھ بھی (خاص) قرب حاصل تھا۔[13]

---

(1) تہذیب التہذیب، 10/533 ماخوذاً (2) طبقات ابنِ سعد، 8/325 ملتقطاً (3) اسد الغابۃ، 7/441 ماخوذاً (4) تقریب التہذیب، ص1386 (5) سیر اعلام النبلاء، 5/416، الاعلام للزرکلی، 5/72 (6) تہذیب التہذیب، 10/533 (7) اسد الغابۃ، 7/441 (8) شرح سنن ابی داؤد، 4/442 ماخوذاً (9) مسلم، ص336، حدیث: 2015 (10) شروع میں عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت تھی مگر بعد میں حضرات صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے اتفاق سے اس سے ممانعت کردی گئی، یہی قول حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے فتاوٰی فیض الرسول، جلد2/صفحہ 635 ملاحظہ کیجئے۔ (11) مراٰۃ المناجیح، 2/344 ملخصاً (12) مسلم، ص336، حدیث: 2015 (13) شرح مسلم للنووی، 6/161 ماخوذاً

تذکرۂ صالحات

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

جشنِ ولادتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر ”اجتماعِ افتتاحِ بخاری“ کا انعقاد

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک کی شرح بیان فرمائی

مجلس جامعۃُ المدینہ کی جانب سے 10 شوالُ المکرم 1442ھ بمطابق 12 مئی 2022ء بروز جمعرات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں امامِ اہلِ سنّت، مُجدّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے یومِ ولادت کے موقع پر ”اجتماعِ افتتاحِ بخاری“ کا انعقاد کیا گیا۔ اجتماعِ پاک کا آغاز تلاوت و نعت سے کیا گیا۔ اس موقع پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے حدیثِ پاک کی کتاب بخاری شریف کے مکمل نام اور اُسے لکھنے کی وجوہات کے بارے میں طلبہ کو معلومات فراہم کیں اور ”بخاری شریف“ کی پہلی حدیث پڑھ کر اُس کی تفصیلاً تشریح بھی بیان فرمائی۔ اس اجتماع میں امیرِ اہلِ سنّت نے درجاتِ حدیث پر بھی مختصراً کلام فرمایا۔ تقریب میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے بھی بیان فرمایا اور طلبہ کو 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی جس پر کئی طلبہ 12 ماہ کے قافلے میں سفر کے لئے تیار ہوگئے۔ مذکورہ تقریب میں جامعۃُ الاظہر مصر سے تشریف لائے ہوئے ڈاکٹر شیخ جمال فاروق دقاق حفظہ اللہ سمیت کئی مفتیانِ و علمائے کرام اور دورۃُ الحدیث شریف کے طلبہ و اساتذۂ کرام بھی موجود تھے۔ واضح رہے کہ اس سال ملک و بیرونِ ملک میں قائم دورۃُ الحدیث شریف کے درجات میں 1670 بوائز اسٹوڈنٹس اور 3211 گرلز اسٹوڈنٹس شریک ہیں اور اِن شآءَ اللہ اس سال کے آخر میں عاشقانِ رسول کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی اُمّت کو تقریباً 5 ہزار علمائے کرام کا تحفہ پیش کرے گی۔

مڈلینڈ سٹی ڈڈلی یوکے میں غیر مسلموں کی عبادت گاہ کو خرید کر مسجد میں تبدیل کر دیا گیا

مسجد کا نام امیرِ اہلِ سنت نے ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ رکھا ہے

کچھ عرصہ قبل ڈڈلی Dudley ویسٹ مڈلینڈ یوکے میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے غیر مسلموں کی عبادت گاہ کو خرید کر اس جگہ پر مسجد کے تعمیراتی کاموں کا آغاز کر دیا گیا تھا، جو اب عالی شان مسجد بن کر تیار ہو چکی ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اس مسجد کا نام ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ رکھا ہے۔ مسجد کا افتتاح یکم اپریل 2022ء کو نمازِ جمعہ پڑھا کر کیا گیا۔ جمعہ کی نماز سے قبل سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبے سے تعلق رکھنے والی شخصیات اور دیگر عاشقانِ رسول سمیت ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ نگرانِ ویلز حاجی سید فضیل رضا عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

دلائی۔ اجتماع کے بعد مسجد میں پہلی اذان دی گئی اور پہلی نماز بھی ادا کی گئی۔ آخر میں نگرانِ ویلز نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی کی۔ افتتاحی تقریب میں شریک مولانا میر مصباحی صاحب مُدَّ ظِلُّہُ العالی، مولانا نیاز احمد مصطفوی مُدَّ ظِلُّہُ العالی اور کونسلر شوکت علی نے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو مبارک باد دیتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں سات دن کے ”مسائلِ نماز کورس“ کا اہتمام

نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے شرکا کی تربیت فرمائی

3 تا 9 مئی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں اسلامی بھائیوں کی تربیت کے سلسلے میں سات دن پر مشتمل ”مسائلِ نماز کورس“ کا اہتمام کیا گیا۔ نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے اس کورس میں اسلامی بھائیوں کو نماز کے اہم مسائل اور نماز کا عملی طریقہ سکھایا، اس کے علاوہ وضو، غسل اور تیمم کے مسائل بھی بیان کئے۔ کورس کے اختتام پر اسلامی بھائیوں کا ٹیسٹ لیا گیا اور 1st، 2nd، 3rd آنے والے اسلامی بھائیوں کو نگرانِ پاکستان کے ہاتھوں دینی کتابوں کا سیٹ اور فیضان ڈیجیٹل قراٰن تحفے میں دیا گیا۔

پتوکی میں فیضان اسلامک اسکول سسٹم کی برانچ کے افتتاح کے موقع پر تقریب کا انعقاد

خطیب داتا دربار مسجد لاہور مفتی محمد رمضان سیالوی صاحب اور رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری کی تقریب میں شرکت

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 6 مئی 2022ء بروز جمعہ پتوکی میں فیضان اسلامک اسکول سسٹم کی نئی برانچ کے افتتاح کے سلسلے میں پُروقار تقریب منعقد کی گئی جس میں مقامی ذمہ داران اور سرپرستوں سمیت مختلف شخصیات نے شرکت کی۔ اس تقریب میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے وہاں موجود عاشقانِ رسول کو بچوں کی اخلاقی تربیت کرنے کے لئے دینی ادارے بنانے کی اہمیت و ضرورت بیان کی۔ اس موقع پر داتا دربار مسجد لاہور کے خطیب مفتی محمد رمضان سیالوی صاحب کی بھی تشریف آوری ہوئی، دورانِ تقریب انہوں نے دعوتِ اسلامی کی دینی و فلاحی خدمات کو سراہتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ڈائریکٹر پنجاب اسمبلی سجاد احمد صدیقی کی والدۂ مرحومہ کے لئے ایصالِ ثواب اجتماع کا اہتمام

رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری کا اجتماع میں خصوصی بیان

6 مئی 2022ء بروز جمعہ کو ڈائریکٹر پنجاب اسمبلی سجاد احمد صدیقی، Controller PTV محمد عمران صدیقی اور جنرل کونسلر شوکت صدیقی کی والدہ کے ایصالِ ثواب کے لئے پتوکی میں سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں شخصیات سمیت دیگر عاشقانِ رسول کی شرکت رہی۔ اس اجتماعِ پاک میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی یعفور رضا عطّاری نے ”وفات کے بعد والدین کے حقوق کیا ہیں؟“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے اسلامی بھائیوں کی تربیت کی۔ اس موقع پر مفتی رمضان سیالوی صاحب (خطیب داتا دربار لاہور) بھی موجود تھے۔

12 روزہ ”فنِّ تخریجِ حدیث کورس“ کا انعقاد

اسلامک اسکالرز کو تخریجِ حدیث کے حوالے سے تربیت دی گئی

المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی میں قائم شعبہ ”ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ“ کے تحت المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) فیصل آباد کے اسلامی اسکالرز کیلئے آن لائن 12 روزہ ”فنِ تخریجِ حدیث کورس“ کا انعقاد کیا گیا، کورس کی ڈیزائننگ اور ٹریننگ کے فرائض مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مدنی (ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ و ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ) نے انجام دیئے۔ کورس کا اصل مقصد تخریجِ حدیث کے Scientific اور Professional انداز کی تربیت اور کتبِ حدیث و تخریج سے گہری آگاہی اور علمائے کرام کو فنِّ تخریجِ حدیث میں مضبوط اور تجربہ کار بنانا ہے۔ اس کورس میں ❄ تخریجِ حدیث کے 10 سے زائد پروفیشنل اور ٹیکنیکل طریقے سکھائے گئے ❄ کئی کتبِ حدیث اور موسوعات و معاجم کا تعارف اور ان کے استعمال کا پریکٹیکل کروایا گیا ❄ احادیث کے مصادرِ اصلیہ و فرعیہ کی تفصیلی تقسیم کاری سمجھائی گئی ❄ تمام لیکچرز کو سلائیڈز کے ذریعے آسان سے آسان بنانے کی کوشش کی گئی ❄ پریکٹیکل کے طور پر احادیث مبارکہ کی تخریج کروائی گئی ❄ کئی کتبِ حدیث اور موسوعات کے اسالیب و مناہج پر تعارفی مقالات لکھوائے گئے جو کہ مقالہ نگاروں نے سیشن میں پڑھ کر سنائے ❄ تدریسی لیکچرز کے بعد اسکالرز سے پریکٹیکل لیکچرز بھی دلوائے گئے۔

4 ذوالحجۃ الحرام 1401ھ یومِ وِصال
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438، 1439، ربیعُ الآخر 1441ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **”سیّدی قطبِ مدینہ“** پڑھئے۔

7 ذوالحجۃ الحرام 114ھ یومِ وِصال
تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا امام محمد باقر بن زینُ العابدین رحمۃُ اللہِ علیہما
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”شرح شجرۂ قادریہ رضویہ، صفحہ 54“** پڑھئے۔

14 ذوالحجۃ الحرام 1370ھ یومِ وِصال
امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم حاجی عبدُ الرحمٰن قادری رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **”تعارف امیرِ اہلِ سنّت“** پڑھئے۔

18 ذوالحجۃ الحرام 35ھ یومِ شہادت
مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدُنا عثمان ذوالنورین رضی اللہُ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438 تا 1442ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **”کراماتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ“** پڑھئے۔

18 ذوالحجۃ الحرام 1296ھ یومِ وِصال
مرشدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438ھ پڑھئے۔

19 ذوالحجۃ الحرام 1368ھ یومِ وِصال
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ سید محمد نعیمُ الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

20، 21، 22 ذوالحجۃ الحرام عرسِ مبارک
عظیم صوفی بزرگ حضرت سیّد عبد اللہ شاہ غازی حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1438ھ پڑھئے۔

ذوالحجۃ الحرام 6ھ وِصالِ مبارک
نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوش دامن، حضرت بی بی اُمِّ رومان رضی اللہُ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1439 اور 1440ھ پڑھئے۔

ذوالحجۃ الحرام 10ھ حجۃ الوداع
رسولِ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک لاکھ سے زائد
صحابۂ کرام کے ساتھ حج فرض ادا فرمایا
مزید معلومات کے لئے
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 526 تا 533“** پڑھئے۔

ذوالحجۃ الحرام 44ھ وِصالِ مبارک
حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1440ھ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
July 2022

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2022ء

قربانی کا جانور کہاں ذبح کریں؟

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

قُربانی کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قُربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، 3/261، حدیث:8941) اے عاشقانِ رسول! اس عظیم نیکی کے کرنے میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بعض لوگ قربانی کے جانور روڈ پر ذبح کردیتے ہیں، جس کے سبب اسکوٹریں وغیرہ پھسلنے، چوٹ لگنے، راہ گیروں کے کپڑے خراب ہونے اور آنے جانے والوں کے لئے راستہ تنگ ہونے وغیرہ وغیرہ مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ دیکھئے جان بوجھ کر کسی کو تکلیف پہنچانے میں حقوق العباد ضائع ہوتے ہیں، اللہ کریم کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (مسلم، ص1394، حدیث:2582) مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لامحالہ (یعنی ہر صورت میں) قیامت میں ادا کروگے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کردو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ (ظلم کا انجام، ص9) اس لئے اے عاشقانِ رسول! جانور ایسی جگہ ذبح کریں کہ جہاں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ مثلاً کسی کے گھر کے آگے بھی جانور باندھنے اور ذبح کرنے سے پرہیز کریں کہ اس کے مُوت گوبر وغیرہ سے بے چاروں کا راستہ بند ہوگا، یا دیواریں دروازے خراب اور آلودہ ہوں گے۔ اگر پہلے کبھی ایسا ہوگیا ہے تو توبہ کرلیجئے اور جس کو تکلیف پہنچائی اس سے معافی مانگ کر اسے دنیا ہی میں راضی کرلیجئے۔ اسے دیوار وغیرہ پر رنگ کروادینے کی آفر کردیجئے، ہوسکتا ہے وہ آپ کے معافی مانگنے ہی سے راضی ہوجائے اور رنگ کروادینے کی آفر قبول نہ کرے۔ ایک بار ہمارے ساتھ ایسا ہوا تھا کہ قربانی کا جانور ذبح کرنے کے سبب چھینٹے وغیرہ سامنے والوں کی کوٹھی کی باہری دیوار پر جا پڑے تھے تو میں نے اپنے بیٹے حاجی عبید رضا مدنی سے کہہ دیا تھا کہ ان لوگوں سے معافی کے لئے رابطہ کریں اور آفر بھی کریں کہ ہم رنگ کروادیتے ہیں، جب حاجی رضا نے اُن سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی بات نہیں۔ یعنی انہوں نے معاف کردیا۔ یاد رکھئے کہ اس معاملے میں مالک مکان یا اس گھر کے بڑے ہی سے رابطہ کریں اس کے نوکر، مالی، بچوں یا کرائے دار سے نہیں۔ دعوتِ اسلامی کا دینی کام کرنے والے مبلغین کو زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر آپ حقوقُ العباد ضائع کریں گے تو لوگ آپ سے بدظن ہوں گے اور قریب آنے سے کترائیں گے اور اگر ہمارا رویّہ درست ہوگا، ہم حقوق العباد کا خیال رکھیں گے اور غلطی ہوجانے پر اپنے انداز میں معافی مانگ لیں گے تو لوگوں پر اچھا امپریشن پڑے گا اور وہ ہماری نیکی کی دعوت بھی جلدی قبول کریں گے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم!

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے اور احتیاط سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون پہلی ذوالحجۃ الحرام 1441 ہجری کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net